گلدستہ اصلاح

اس رسالہ مین مختصر طور پر سوشیل اور مارل اصلاح پر

مضامین لکھے گئے ہین ۔

مصنف د-د- ورما

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۳۹۹۰

[illegible]

All right reserved

۱۸۷۶ء

گولڈ اسٹیم پریس چھاؤنی فیروزپور مین چھپا

[illegible] .... بار اول

१७-२६४

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرفاؤن اور تعلیمیافتون کا سدّ راہ کیا جنپر ملک اور قوم کا آسرا ہے۔ مگر اول الذکر کبہی جاہلیتین

معاریکے قابل نہین ہین۔ بلکہ انکی ہمت مردانہ پر ہزار آفرین کہنا چاہئے جنہون نے جاہلون کو

سیدہا کیا۔ تُلسی داس کے فقط اس دوہے پر بہت سے گنوار ایسا عمل کرتے ہین کہ عمدہ صفائی

صد ہا پڑہے لکہے آدمیون سے کہین آگے نکلجاتے ہین۔ دوہا

ست بچن آدہین تت پر تریا مات سمان ؛

اتنے پر ہر نان ملین تو تُلسی داس ضمان ؛

اس دوہے کی خوبیان ان لوگونکی سمجھ پر ایسا اثر کرتی ہین جیسے خشک کہیتاین پانی

اور پرماتما کا خوف انکے دلونمین بہت سے ادہورے گیانیون سے جنکا اعتقاد ڈانواڈول ہوتا ہے

بہت مضبوط ہوتا ہے۔ ؛

ایک وہ زمانہ تہا کہ آج ورت کُل رُوئے زمین کا سرتاج تہا۔ کل عالم کو ست گیان اور

اُتم ودیا سے فیض پہنچاتا تہا۔ ایک یہہ زمانہ ہے کہ دوسرونکو سکہلانا تو درکنار اپنے ہی

کیئے کی اوہیڑ بُن مین غلطان وپیچان ہے۔ سچ ہے جسنے سرکشی کی اور اپنے آپ کو

بہرشٹ کر دیا۔ اسنے اپنے کیئے کا آپ پہل پایا۔ بہت سی قومین اور ملک اُٹہے اور اُٹہکر

گر پڑے۔ آخرش معلوم ہوا کہ انکی جڑہ مین دہرم نہین تہا۔ پاپ اور ادہرم جہان پردیش

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہمیشہ رکھنے مین وہ مفید ثابت نہین ہوئی - اور اُسکا بدستور ہمیشہ کے لئے رہنا بہی محال ہے
کیونکہ اُسکو حد ہے - آجکل جو دہرم و شتی مین کشاکشی پڑرہی ہے اُسکا زیادہ تر باعث وہ
حکمت عملیان ہین جو اپنی میعاد مقررہ پر پہنچکر اپنی ترمیم کی ضرورت کو ثابت کر رہی ہین۔
نازک معاملہ اسمین یہہ ہے کہ کچھ حکمت عملیان بوجہہ انقلاب زمانہ دہرم کے ساتھہ ملکر
اُسکا ایک جزو بنگئی ہین - جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اب بہت سے پُرش انکو تبدیل کرنے مین اپنے
دہرم کو چہوڑنا سمجھتے ہین - جسکا علاج یہہ ہوگا کہ جون جون مہاتما اور ہمارے اُپدیشک
سرتلاُست سے دہرم کا اُپدیش کرینگے - اور متانت سے اُن حکمت عملیون کی تشریح کرینگے
اور اُنکے بدلنے کی ضرورت کو ثابت کر دکہائینگے - ویسے ہی وہ پُرش درجہ بدرجہ اُن کو
تغیر کرتے جائینگے - اسلئے کیا اچہا ہو کہ ہمارے مہاتما جن ایسی ایسی حکمت عملیون کے
پوست کندہ تشریح کرنے مین زیادہ زور دین اور دور اندیشی دکہلا کر یہہ بات سامعین کے
ذہن نشین کیجاوے کہ اگر موجودہ حالت برقرار رہی تو کیا کیا ہرج اور نقصان لاحق ہونگے۔
دیکھئے! آبادی کے اردگرد حفظ صحت اور تفریح طبع کے لئے باغیچون اور پہلواڑی کا ہونا
ضروری ہے - جہان صبح و شام لوگ ہوا خوری کے لئے جاسکین اور قدرت کے اصلی نظارہ کو
مشاہدہ کرسکین - سنیاسی مہنتون کے ٹھہرنیکے لئے ایسے مقام نہایت موزون ہوتے ہین -

اور اپنی ایشور شکتی (ڈکیل ہوا کے چلنے) بڑی خوبی سے ہوتے ہیں - ہری ہری گھاس کا زمردین
فرش ہو - اور پاس کیاریوں میں مصفا پانی بہتا ہو تو سندھیا یا بآسانی کے لئے اس سے عمدہ
کوئی جگہہ نہیں ہو سکتی - روح کو ازحد فرحت حاصل ہوتی ہے - جوں جوں روحانی طاقت
ترقی کرتی جاتی ہے ویسے ہی نفیس اور اعلےٰ خیالات دماغ میں پیدا ہو کر انسانکو اس کی
ہستی کا اصلی مقصد بتلاتے رہتے ہیں - اس کارج کو باعمل اور عام فہم کرنیکے لئے بزرگوں نے
یہہ بات مذہبی پیرایہ میں ظاہر کی تہی کہ درخت کے لگانیکا بڑا مہاتم ہے جسطرح پہل کہاتا ہے
اسیطرح اسکے لگانیوالے کو ثواب پہنچتا ہے - وغیرہ - واقعی اسکا اثر اچھا ہوا - مگر اسوقت
جبکہ اس حکمت عملی کی میعاد ختم ہو چکی ہے اسلئے ترمیم کی ضرورت حایل ہے - کیونکہ کرم بغیر
گیان کے دیرتک مفید نہیں رہ سکتے - چونکہ بہت سے پُرش اسے بغیر نفع نقصان سوچے
ویسے ہی کئے جاتے ہیں - یعنے آبادی کے قریب یا کچہہ فاصلہ پر آم کے درخت لگوا دئے -
پیپل کے درخت کے نیچے کچہہ بتھے مورتیاں رکہوا دیں - یہیں چہوٹا سا شوالہ بنا کر کسی نرکشر
برہمن کو پجن کر دیا - یا کسی منڈے ہوئے سادہو کو بٹھلا دیا جس سے بجائے نفع کے بہت سی
خرابیاں برپا ہوتی ہیں - ایسے کارج کی اصلیت کو شناد ہرم کے خلاف سمجھتے ہیں - اس لئے
بوجہ زائد المیعاد ہو جانے کے انمیں نقص عاید ہو رہے ہیں - اور وہ صرف نہیں رہی جیسی ہونی چاہئیے

آگے استری پرشون کو پھولون اور پودون سے نہایت پریم ہوتا تھا - ہم آج دہرم کی کارگزین
مباحث کا اندازہ کر سکتے ہین کہ انپر شپونکی کسقدر ضرورت اور قدر ہوتی ہے - باتون سے معلوم ہوتا ہے
کہ مکانون مین پھولدار اور تھوڑے بہت میوہ دار درخت ضرور لگائے جاتے تہے -
خاصکر بچونکو کھیلنے اور دل بہلانیکا اسمین اچھا موقع ملتا تھا - اپنے ہاتھ سے زمین درست
کرنے اور پانی دینے مین بڑی دلچسپی ظاہر کرتے تھے مگر آجکل کی عمارات مین سوائے مکان کو
دو منزلہ چو منزلہ اٹھانے اور ظاہری نقش و نگار کے اور کچھہ خیال نہین رکھتے - مانا کہ
قطعہ اراضی تھوڑا ہے مگر ہوادار ہونیکا تو ضرور خیال رکھنا چاہئے - باغیچہ کو جگہہ نہین تو
گول چکر اور گملون سے کام لے سکتے ہین - مگر پھول وغیرہ کے پودے گھر مین نہ لگانے کی
اصلی وجہ اور ہی معلوم ہوتی ہے - ڈرتے ہین کہ آسیب کا خلل ہو جاوے - کسی بچہ کو دونون وقت
ملتے کوئی بھوت چڑیل نہ چپٹ جاوے - اگر کسی صاحب نے شوق بھی کیا تو گلاباس کا درخت لگا دیا
جو جگہہ تو بہت گھیرے اور خوشبو نام کو نہو - اور نیز موسم برسات مین زہریلے کیڑون کا ڈر
رہتا ہے - یہان دیہون مین کثرت سے کوٹھیان جو انگریزونکی رہایش کے لئے بنائی جاتی ہین
وہ زیادہ ولیسیونکی ملکیت ہوتی ہین - اگر انکی اپنی رہایش کے مکانونکو دیکھا جاوے تو
افسوس آتا ہے - صحن مین نابدان کا پانی چل رہا ہے - اوپر چارپائی بچھائے بیٹھے ہین -

یا تو کچا کنوان نشیب مین بنلتے ہین یا درختونکے بیچ مین نیچے جہان بہتے پانی مین گر گر کر سڑتے
رہتے ہین اور وہ پینے کے قابل نہین رہتا - یہ مطلب نہین ہے کہ آم یا میوہ دار بڑے درخت
نہ لگائے جاوین مگر آبادی سے کسیقدر فاصلہ پر تاکہ باشندگان کی آسایش مین خلل نہ آوے
ساتھہ ہی ایک بڑی شکایت اور افسوس کا اظہار کئے بغیر نہین رہا جاتا - یعنے ہندوستان کی
اردو فارسی کی شاعری نے باغون اور پہولون کی بڑی طرح مٹی خراب کی ہے جسنے
انکے اصلی مطلب اور خوبصورتی کو کہو دیا - کسی گلزار پر بہار مین جاکر بجائے اسکے کہ قدرت کے
چمن کا نظارہ کرین دل و دماغ کو فرحت دین - ابھی بات تو نہ عقل دوڑائین - اپنے آپ کو
سودائی اور دیوانہ بنالیتے ہین - صدہا اشعار جو تہذیب و اخلاق سے بعید جہوٹے
اور وہمی خیالات سے مملو ہین - لہرا لہرا کر پڑہتے ہین - جن سے جناب عاشق مزاج سمجہین
عشق کے پردے بننے کے لئے اپنے آپ کو بلبل و قمری سے تشبیہ دیتے ہین - سرو مین فرضی
معشوق کا اکڑنا اور رفتار ملاحظہ فرماتے ہین نرگس سے آنکہ - سوسن سے زبان -
سنبل سے زلفون کا بکھرنا مشاہدہ فرماتے ہین (اگر غور کیا جاوے تو یہہ مناسبت محض
واہیات ثابت ہوگی - گر عذر کردیا جاتا ہے کہ نہ اب وہ بلبلین رہین اور نہ وہ گل رہے)
صد برگ کو دیکہکر گریبان چاک اور چنگے بہلے کپڑے پہاڑنیکی سوجھتی ہے - تنقا بانی کی

حوض کو دیکھکر آنکھین پرنم کرنا اور رونے کی فکر ہوتی ہے گل لالہ کو دیکھکر جام و صبوحی یاد آتی ہے
اُسکے سیاہ زیرے کو دیکھکر اپنے کلیجے کو داغدار تصور کرتے ہین - گل و خار کے واہیات
جھگڑے سے دفتر کے دفتر نوک زبان ہین - غرضکہ کہانتک لکھا جاوے آخر یہی کہنا پڑتا ہے کہ
تف برین زندگی و خاک برین سیم و گہر - اسطرف کبھی بھول کر بھی توجہ نہین ہوئی کہ باغبانی
و علم نباتات کو بڑہاین سبزہ زار و مصار کی پھول کو دے یہان پیدا کرنیکی کوشش کرین - موجودہ
ترکاریون اور پھولونکی حالت کو ترقی دین - کوئی فدولوجیکل گارڈن بناوین (ایک قسم کا باغ
جہان ہر ملک کے پرند رکہے جاتے ہین) جسکے دیکھنے سے پبلک کو نئی نئی باتین حاصل ہون تفریح طبع
بھی ہو اور فائدہ بھی اٹھاوین - نسبت رتوین عطر کا بایں کہنا ازروئے وید کے جائز ہے -
اسلئے آگے پھولونکی خوب کاشت ہوتی تھی - ہوا بھی دو رنگ معطر رہتی تھی اور فائدہ بھی
اٹھاتے تھے - پان کہانا کہانیکے بعد ایک عمدہ نسخہ تھا - بڑی ترکیب سے طیار کیا گیا تھا - معدہ مین
چکناہٹ جو تبخیر کبھو جہہ سے ہو جاتی ہے اسکو چونہ فنا کر دیتا ہے کتھہ اسکو ٹھنڈک پہنچاتا ہے
سپاری دانتونکے لئے مفید ہے - برگ پان خود مصفی خون ہے - اور مصالحے خوشبو اور
فرحت کے لئے رکھے جاتے ہین - مگر جون جون یہ عیاشی کے سامان ہوتے گئے - بہلے انسون کے
نزدیک معیوب تھانسے ہوتے گئے اور اب یہ نوبت پہنچی کہ یہ زیادہ تر زندگی بگڑ رونیکے حصہ مین آگئے ⁂

بزرگون نے از راہ حکمت عملی بہات کی ممانعت کی تہی کہ کلالون کے
ساتہہ برتاؤ نہ کیا جاوے - اسلئے اُم ورن اُنکے ساتہہ خورد ونوش مین اجتناب کرتے تھے
وجہ یہہ کہ وہ لوگ شراب کو بیچتے تہے مگر آجکل قضیہ برعکس پایا جاتا ہے کلال بیچارے
اسکام پر لعنت بہیجتے جاتے ہین اور لائق بنتے جاتے ہین - اچہے اچہے کام پڑہ لکہکر کرنے
لگے - مگر برہمن اسد بنئے جنکا کہ اطرف رجوع ہونا شان وگمان سے بہی باہر تہا - اُن کے
جانشین ہوتے جاتے ہین کہان ہین؟ ذات اور برادری سے خارج کرنیکی
دہمکی دینے والے لوگ ادہر آئین - ہم اُنکو دکہاتے ہین کہ دوزخ کی گدی پر (مراد
آبکاری سے ہے) سرخ چندن کی کہور لگائے ہوئے ایک جنم کے برہمن دیوتا براجرہے ہین
گلے مین جنیو اور رودراچ کی مالا پڑی ہوئی ہے - اور کہلے خزانے شراب بیچ رہے ہین
گاہک بوتل کو چادر مین دبائے ہوئے آتا ہے اور سامنے سے تہپا ٹہکنا - یا پاؤن پڑنے کا
شبد اُچارن کرتا ہے اور وہ اپنے آپکو مہنت سمجہکر اسیس دیتے ہین "سُکہی رہو"
(ضرور رہیگا) پاس آکر چپکے سے بوتل اور دام لیکر سامنے رکہدیتا ہے کہ پنڈت جی! ایک
اوٹھا دیدیا - ذات کے ویش یا اگروال کہلاتے ہین مگر انگریزی شراب کی کوٹہی کرتے ہین
برابر ساقی گری ہوتی ہے وہان چوبے چار ہندو مسلمان عیسائی سب یکسان ہین مگر

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کے مصداق بنے ہوئے ہین یہہ غلامی نہین تو اور کیا ہے۔ کسی نے ٹوکا تو جواب دیتے ہین کہ بہئی! تم ابہی جمعہ جمعہ آٹہہ دن کی پیدایش ہو ان باتون کو کیا جانو؟ اپنا تو قول یہہ ہے کہ ؎

خلاف رائے سلطان رائے جستن ٭ بخون خویش باید دست شستن

یاجی پنے کی زندگی بسر کر رہے ہین۔ مونہہ پر آمنا صدقنا ہر بات مین کہہ دیتے ہین دگو پیچھے سے مدلے نقط صلواتین سناتے ہین۔ خواہ مخواہ حضور! بندہ نواز! خداوند! عالیجاہ! کہہ کہہ کر آسمان سر پر اٹہایا ہوا ہے۔ مگر اپنے صاف گو ہونے۔ شرافت اور نجابت خاندانی کے قصے سنا سنا کر لوگونکے کان کہائے جاتے ہین۔ ٹکنیکل ایجوکیشن (تعلیم صناعی) زراعتی وغیرہ کا مسئلہ سنکر جس پبلک کی ناموری بہی شرافت اور بہادری منحصر ہے جو معزز زندگی بسر کرنیکا طریقہ بتلاتی ہے سنکر غم و غصہ کہاتے ہین۔ مگر جاہل مطلق بے دست و پا دوسرون کے دست نگر اور ننگ خاندان ہونیکو شرافت سمجھتے ہین۔

نشہ آور چیزین جو دنیا کی تمام برائیونکی جڑ ہین اُسکو مذہبی پیرایہ مین لاکر دیوتاؤن سے منسوب کیجاتی ہین تاکہ ٹٹی کی آڑ مین شکار کا عمدہ موقعہ ملے۔ اور کوئی معترض بہی نہو۔ شراب (جسکو مسلمان [illegible] اور شیطان کا پیشاب کہتے ہین) جسکی بدولت پاگلخانون کو

مدن ہے جسکی بدولت صدہا بچے لاوارث ہوئے۔ جسکی بدولت لاکھون کے گہر خاک ہوگئے۔ جسکی
بدولت فیصدی بچہتر جرم ہونیکے مرتکب ہوتے ہین۔ جسکی صورت دیکہکر دولت اور تندرستی معاً
کوچ کرجاتی ہے۔ اُسکی شان مین ہم ساقی نامہ لکہتے ہین۔ اُسکے دیوتاؤنکے نام پر دہار
دیتے ہین۔ وہ برم پستکون مین من گہڑت اشلوک ڈالے ہوئے ہین اور ناٹک بنے ہوئے
ہین۔ موسم برسات اسکے بغیر خشک گنا جاتا ہے۔ محلون مین جہان اسکا چرچا نہو وہ
بزم ماتم کہلاتی ہین۔ جو شخص اس سے کنارہ کش ہین۔ جو اسپر نفرین کرتے ہین۔ اپنے
بھائیونکو اسکی برائیان بتلاکر اُنسے بچانیکی سعی کرتے ہین اُنکو صوفی اور واعظ کہکر
اور اپنے آپکو رند مشرب سمجھکر صدہا نامائم الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ افسوس صد افسوس
اسی آدمیت اور لیاقت پر فخر ہے۔ سچ ہے کہ جسطرف طبیعت کا زیادہ میلان ہوتا ہے
یا جس رخ کی ہوا زمانہ مین ہوتی ہے اُسیطرح کی مثالین بھی گہڑی جاتی ہین۔

گورنمنٹ پر دھبہ ہے۔ کہ وہ نشہ کی تجارت کو ترقی دیتی ہے اور شراب کو
گورنمنٹ شیم ولٹر (سرکار کی شرم کا پانی) کہتے ہین۔ چنانچہ پارلیمنٹ مین ایک دفعہ سوال
ہوا تھا کہ "گورنمنٹ اپنے نفع کی خاطر ہندوستان سے افیم لیجاکر اہل چین کو گنہگار
بناتی ہے" اسقدر [illegible] ٹھیک نہین۔ دوسرے کو ایسے امر مین دوش دینے سے پیشتر

اپنے آپ کو بھی سنبھالنا چاہیئے - گو ظاہر میں سرکار شراب پر محصول بڑھا کر اس کی رفتار کو
گھٹانا چاہتی ہے - مگر حقیقت یہہ ہے کہ وہ بھی مجبور ہے - حد سے زیادہ سختی اُس کے نزدیک
روا نہیں رکھی گئی - کیونکہ بہت سے لوگوں کا نشہ زندگی کی ضرورت ہو گیا ہے - اگر
وقت پر نہ ملے تو تڑپ کر ادہ موئے ہو جاتے ہیں - دوم خزانہ پر بھی بہت گھاٹا آتا ہے
جو لیکا ایک ناقابل برداشت ہے - اگر پینے والوں کی عادت د سوائیٹیوشن کے ذریعے مفرت
ستبلا کر یا جیسی مناسب و مصلحت وقت ہو شرم دلا کر) چھوڑائیجاوے تو یہہ عقدہ حل ہو سکتا ہے
مثلاً جو شخص آٹھہ آنے روز کا نشہ اُڑاتا ہے اگر وہ ترک کر دے تو ۴ سرکار کو دیکر ۴
بچ سکتے ہیں جو اُسکو کسی حالتمیں شاق نہیں گذرینگے - اس سے اُسکی بہتری بھی متصور ہے
اور سرکار کا گھر بھی پورا ہو جائیگا - جسکا فائدہ بھی ہم ہی اُٹھاتے ہیں - پرماتما سے پرارتھنا ہے
کہ ہماری - ہمارے گرو اب بلا میں پھنسے ہوئے بھائیوں کے نکالنے میں سہائتا کرے

یہہ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکماؤں نے جان لیا ہے کہ بیماری کی حالت میں
مریض کے اندر ایک خاص طاقت ہوتی ہے - جسپر بیماری کا گھٹنا بڑھنا منحصر ہے - اُس کا
اور دوا بات پر مدار نہیں ہے البتہ وہ اُس طاقت کے لئے سہارا اور مریض کی تشفی کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دامن بچھاتی ہے - اور تبدیل ماہ شگفتگی سجا کر بے سروپا بیات گیت گانے لگتا ہو ؎
پیا چلے پردیس پیا کو کب جانے دونگی - اسی طرح جیسے کہ لڑکی کا بوجھ بار ہونے لگتا ہے
ماہ وار میلا کے لئے لڑکوں کا کھیل ہے - گو خیال یکتی ہیں کتنے ہی لڑکوں کی اندرونی
حالت کو وہ توڑ ہے - جب ابتدا سے بچوں کو اپنا سبق ملا تو آگے چلکر جو وہ کرینگے سو معلوم -
اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے گھر سے باہر نکلنے کو سفر اور موت کا سامنا سمجھتے ہیں مکڑی کی طرح
ہاتھ پاؤں والے بکھر جانے کو آس پاس کسی چیونٹی یا مکھی کا شکار کر لیا اور غنیمت سمجھکر
بیٹھ رہے - اسلئے پھر جگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انکا بہی زیادہ تر باعث یہی لڑکوں کی
جہالت ہوتی ہے جو کسی اپنے عزیز کا سفر جانیکا ارادہ سنکر مہینوں پیشتر رونا پیٹنا شروع کر
مجھکو کسکے بھروسے پر چھوڑ جاؤگے" ہم طرح طرح کے سوانگ کرنا شروع کر دیتی ہیں - دولہا
تیوہاروں کے موقعہ پر ایسے فحش اور نامعقول گیت گائے جاتے ہیں کہ جسکو کسی سمجھدار کو
مجبوراً شکر طبیعت سوختہ ہو جاتی ہے - مثلاً ایک دو مصرعہ یہ ہے کہ ؎
نیگا دیس چھاؤ رے بالم دالکی مار سیاں ÷ دن کو بنا دیں مینڈھا بکرا انکو بیٹے ہاں
یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ جملے متعلق قافیہ اور صحت الفاظ کے لحاظ سے کہاں تک ٹھیک ہیں
کیونکہ ان خیالات سے بنانے والوں کی لیاقت ظاہر ہے - گو مطلب ناظرین پر پوشیدہ نہ رہا ہوگا -

اب تو کچھ مدت پیشتر جو شخص بنگالہ یا حیدرآباد دکن ہو آتا تھا وہ عجب جہاں دیدہ سمجھا جاتا تھا [illegible]
کیونکہ تو جوتشی کے واسطے تھک ہی اور یا ہے اور جب وہ صحیح و سالم واپس گھر آجاتا تھا
القصہ داستانیں اس کی ہوئی پڑھائی جاتی تھیں۔ دعوتیں ہوتی تھیں۔ لوگ سفرنامہ سننے کے لئے
مہمانات ادھر ہی ہوتے تھے اور مدتوں انہیں باتوں کا چرچا رہتا تھا۔ وہ بھی اپنی نسبت
قدر و منزلت دیکھکر اور اپنے آپ کو لال بجھکڑ سمجھکر خدا ہی کی گپ ہانکا کرتا تھا خصوصاً
اسیطرح یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ بنگالہ یا دکن میں سحر جادو کا زور ہے کہ وہاں جاکر
واپس آنا مشکل ہے۔ دور نہ جائیے۔ یہ نادون جو کانگڑہ کے ضلع میں واقع ہے
اسکی نسبت یہ مشہور تھا کہ "گیا ہے نادون تو لوٹ کر آویگا کون ہے"۔ اب حالانکہ
اسطرف ریل بھی نہیں جاتی۔ نادون تو یہ معا۔ رنگون یا بمبئی [illegible] میں
لوٹ آئے ہیں اور سر بھی نہیں مڑایا۔ سفر کو چلتے وقت زن مرید اور دقیانوسی خیال
والوں کی عجب کیفیت ہوتی ہے۔ ضروری کام جاتا ہے اور وقت پر پہنچنا ہے مگر پنڈت جی
پترا دیکھکر سامنے ہو گئی۔ پیچھے جنڈالی ادھر ادھر بھدرا کا پھیر ملتا ہے جس میں آخر شدہ
بمشکل وسواس کیلئے پترا مقرر ہوا۔ اور کچھ شانتی کے لئے پوجن کرائی گئی (جس میں
خاص پنڈت جی کا واسطہ تھا) اب چلنے کا وقت آیا۔ گھر میں عورتیں اور باہر دوست آشنا

ہندوستان میں اگر کوئی کسیکو یہہ کہے کہ تیرا بزرگ چارپائی پر طبعی موت سے مرگیا تو
بڑا بھاری طعنہ اور گالی شمار کیجاتی ہے - گو اسمین جہالت کا حصہ بہت کچھ شامل ہے
مگر [illegible] مہابہارت وغیرہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کو مدت مدید [illegible] ہوئی کہ
کشتری ایسے دلیر اور [illegible] استریاں جنگ کے موقعہ پر اپنے شوہر دل بیٹون کو
للکار کر کہتی تہین کہ بس اب تمہارا گہڑی بہر بہی گہر مین رہنا مجہے سوگ کے برابر ہے
دہرم اور مریادا کے رستہ پر مرنا چاہیے - تمہارا بہادری سے دہرم اور [illegible] پورن
کرتے ہوئے جنگ مین کام آجانا میرے لئے سہاگ ہے اور تمہارا وقت پر پہلو تہی
میرے لئے باوجود تمہارے زندہ ہونیکے رنڈاپے سے بدتر ہے - پیاری مائین اپنے
لخت جگرون کو خوشی اور شوق سے دودہ بخشتی تہین کہ جاؤ اور اپنا دہرم پالن کرو
سنسار ہمیشہ ساتھ نہین چلیگا - چارون کی [illegible] کیلئے ہم کو نرک گامی بنکر [illegible] کو
سات پیڑہیون کو لاج مت لگاؤ - اور ساتھ ہی وہ سپوت بہی ان باتون کے کہنے کی
بغیر اپنے فرض کی بجاآوری اور بزرگون کی تعمیل حکم مین کسی قسم کی کوتاہی نہین کرتے تہے
شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ اس سمے مین ایسے استری پرش درلبہ ہین ۔
البتہ بچے کو [illegible] بہلانے سے شاید کسی زمانہ مین اسکو باحوصلہ اور [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیکھی گئیاں کہیں۔ یہاں کچھ نہیں کہ برائی دو چار روز تک نعالہ اترا کر اور گھڑی بھر کی
ہو ہیڑ اور دھوم دھڑم دیکھ سنکر لیتے ہوئے تالیاں گئیں وہ لہا دولہن کے اتھے اور پسند ہونیکو
سر سبھاؤں میں وہ بھی خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ لاشعور بزم کا سمان ہوتا ہے جسکو
اہل بصیرت ہی خوب دیکھ سکتے ہیں۔ نفس آمارہ نے جنکی آنکھیں پھوڑ دی ہیں۔ !
جنکو زہریلی صحبتوں نے جذامی بنا دیا ہے جو نا عاقبت اندیشی میں پھنسکر ظاہری
ٹیپ ٹاپ پر مر رہے ہیں انکو البتہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور انہیں طبع کے سامان جسقدر
ہمارے ہاں موجود ہیں وہ تا ہنوز دوسروں کے خواب و خیال میں بھی نہیں گذرے
تمدن کا شائستگی پر مبنی۔ اخلاق پر حاوی۔ جن صاحبوں کو کہیں ناٹک دیکھنے کا اتفاق ہوا ہوگا
وہ سبھات کا کسیقدر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ اجنبی سبھائیں جنکو دیکھکر انگلش تھیٹر کا سمان
آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ وہ دیوم کا پرچار۔ گو دیوتاؤں کا آدرشکار۔ پریوں کی رکھشا۔
وہ گندھرب کی شستہ دنیا جسکی صفائی کو دیکھکر عش عش کرنا پڑتا ہے۔ وہ لیڈی پارٹ
جسکی خوبصورتی کو دیکھکر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ وہ کامک پارٹ ظرافت کا حصہ
جسکو دیکھکر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ پڑ جاتے ہیں۔ سجا سامان۔ ساز نہایت درست
ایکٹر ویکٹو پارٹ۔ سوال جواب۔ اصلی حرکات و سکنات کو ظاہر کرتے ہیں

ایک صرف ناچ پر منحصر نہیں رہی کیسے تھیٹر میں ہم کسقدر عمدہ باتیں سیکھ سکتے ہیں جیسے

وقت و موسم پر مستقل رہنا۔ سچ بولنا۔ قول کا پابند رہنا۔ رنگ و کل ریت چلی ہے آپ ؟

بیان جائے پر پھر نہ جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جسکا اثر ہمارے تماشائی پر بہت اچھا پڑتا ہے

کیونکہ ناٹک کی خوبی ہی یہی ہے کہ اپنا پورا اثر کرے اور ہر ایک حالت کا فوٹو کھینچ کر دکھا دے

اور علاوہ ازیں اور بہت سامان ہیں۔ مثلاً پہاڑی تفریح گاہیں۔ عجائب گھر۔ چڑیا خانہ

اچھے اچھے باغ۔ گھوڑ دوڑ۔ قسم قسم کی ورزشیں۔ تیراکی۔ کرکٹ وغیرہ۔ جن میں ہم

علاوہ تفریح کے قوائے جسمانی درست ہوتے ہیں۔ اور انسان بہادر اور ذی ہمت بن سکتا ہے

یہ کہ ایسی تفریح کے لئے رہس لیلا جیسا بیہودہ اور گندہ ڈرامہ جسکو مذہبی پیرائے میں لاکر

اور ایک مہاتما کی ذات سے منسوب کرکے زن و مرد میں لغو۔ لچر اور بیہودہ اثر ڈالا جاتا ہے

کیا کوئی شخص بھی جسکو خدا نے کامن سینس ہی عطا کیا ہے جیسے لیلا اور کرشن لیلا

کو ٹھیک کسی پہلو (اخلاقی) نتیجے کے نکالنے کی تائید کر سکتا ہے کیا ہم بھاگوت اور

تعبیر لوڑان کو بغل میں دبا کر کسی مہذب عالمانہ انجمن میں بیٹھ سکتے ہیں؟ کیا ایسی

ستیہ نتوری اور کلہ دراز لونگ وچھی صفت اور فرقی دمن جیسے گوبر و طنبورہ میں جو

میکو بدم ارتھیہ بتلا کر دوسروں کے تماشے عیب پوشی کر سکتے ہیں اور اپنی فضیلت جتا سکتے ہیں؟

ح ۔ ہیں مجالست و محاسن و طبعہ ۔ [illegible] و لوز [illegible] ۔ بعلیں)
اور فاحشہ عورت کی ناچتی ہیں مگر آج شرمناک زندگی بسر کر رہی ہیں ۔ بجائے اسکے
اگر ہم انکی ہر طرح حمایت کریں کہ انکو اس کام سے نفرت دلائیں ارباب نشاط اور
بزرگ بوڑھے ناموس کی ناز برداری کرتے ہیں ۔ دیکھا گیا ہے جو اپنے حسب و نسب پر بہت
نہیں شرماتے دیر تک مستی اور شاہد کا سبب بنے ہوئے سر عام بعض طوائف کی پیک
مکے لئے اگالدان اپنے ہاتھ سے اٹھا کر سامنے رکھ دیتے ہیں ۔ انکے طبلہ نوازوں کو
استاد استاد کہتے کہتے منہ نہیں تھکتا ہے ۔ ایک ایک رات کو سو سو روپے چپکے سے
گن گن دیتے ہیں مگر کار خیر کے لئے چھدام دینے میں بھی دشواری معلوم ہوتی ہے) ۔
اور پھر اوپر سے کہا جاتا ہے کہ برگ سبز است تحفہ درویش ۔ چہ کند بینوا ہمیں دارد ۔
وہ محفل کہ جہاں سب بیٹھے بڑے ایک تھیلی کے چٹے بٹے نچاتے ہیں ۔ وہ محفل کہ
جہاں شرم و حیا پاس نہیں پھٹکتی ۔ وہ محفل کہ جہاں ۶ آسیب زدہ بے پیر
مرشد بیٹھے ہیں ۔ جیسے فحش راگ گاتے وا[illegible] ہیں ۔ وہ محفل کہ جہاں معرفت کا سبق
دنیوی و عشقیہ نازو ادا سے خالی نہیں ہوتا ۔ داور ہو کیونکر جب یہ قول ہے کہ
المجاز قنطرۃ الحقیقۃ کوئی حیوان ناطق اپنے کانشنس ضمیر سے کہہ سکتا کہ

کہ ہم کو اصلی خوشی دے سکتی ہے یا خوشی کا سامان بن سکتی ہے؟

بلاد سیر کی تہیٹر بالکل کہانیاں جو اب سے کچھ مدت پیشتر اعلیٰ نہایت حیرت اور
قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔ اب انکی تقلید میں گلی گلی انہیں سے بھانڈوں کی تماشا
ہو رہی ہے۔ دو چار ٹکے شہدے اوباش جمع ہوئے۔ پاس سے کسی جہل پھیلا کر
مضحکہ خیالی اور اشتہار تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ نالائق لڑکے بغیر اطلاع والدین گھر سے بھاگ کر
یا وہ شریر لڑکے جنکو بری صحبت لگ گئی اور آوارہ گرد کر دیا ہے کہ کل (الف لیلیٰ داستان طلسم) سے
جان چھوڑا کر ایسے کمپنیوں میں داخل ہو جاتے ہیں طوائفیں جنکی ناچنے گانے میں
کم پرسش ہوتی ہے وہ بھی اکثر یہاں آکر پناہ گزین ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ ایسے
تھیٹروں میں جاتے ہیں وہ چھپے ہوئے نہیں۔ جو پڑھے لکھے ہیں وہ انکو بھانڈوں کا
تماشہ اور بہروپیوں کا سوانگ سمجھتے ہیں۔ انکو علم کے تھیٹروں سے کچھ حاصل
ہو سکتا ہے ہم انکو دوہی نامی طائفے جانتے ہیں۔ جب تک دیا جو کوٹھی نہ بجے
اور کھروے میں "گوری دہیری سی اچھو گگری چھلک نہ جائے" کی تان اٹھی
تب تک سرور نہیں آتا۔ یہی سکولوں کے طالب علم۔ وہ ان تھیٹروں میں جاکر کچھ سیکھ کر
آتے ہیں تو انکی غزلوں ٹھمریوں۔ کدر پیا کی چپل بتاو۔ اور موتیا دانی جیسی ... نقلیں

ہمسایون سے بیگانگی ہو گئی ہے جیسے پرخیشو نہیں اپنے دانتا کے بلو بھی برابر
ہیں بچے بیٹے دو گھڑی کی جیتی جاگتی تصویر ہے مگر حال میں محنت کی ضرورت کو دیکھکر
ان کمبختون سے جنہیں نہ بہی بے پڑھے ہیں خود اور نہ جاہل ہیں مگر اپنی ساری عمر بھی اور
زندگی کو اور بہت سے کار بیکار تعلیم ہیں - اور ہمارا فرض ہے کہ اپنا وقت اور زر
دیہہ اپنے اور نتیجہ خیز کامون میں صرف کرین ؛

کیسا وجہہ ہے ؟ کہ یہ مثال مشہور ہوگئی ہے کہ "دہلی کی لڑکی اور
متہرا کی گائے - کرم پھوٹین جو باہر جائے" کیا وجہہ ہے کہ شہرون اور قصبون کے
لوگ بیچارے گانون والون کے ساتھہ رشتہ ناطہ کرتے ہوئے کراہت ظاہر کرتے ہیں کیا
باعث ہے کہ شہر کی لڑکیان جب کبھی گانون میں بیاہی جاتی ہیں - تو اپنے رشتہ دارون سے
نفرت ظاہر کرتی ہیں - اور گانون کی لڑکیان جب شہر میں جاتی ہیں - تو وہ دل سے
چاہتی ہیں کہ سب سے محبت سے پیش آوین - مگر انکو شہر والی بیہودہ اور گنوار سمجھکر
بات بات میں ٹھٹھہ کرتی ہیں اور ہنسی اڑاتی ہیں - اور بیچاری کو حقیر بنکر رہنا پڑتا ہے -
یہ سوال ضرور ان کے جواب طلب ہیں - ہم سب جانتے ہیں کہ عموماً شہر کی لڑکیون میں آرامطلبی

شہر کی لڑکیاں ذہانت حاذق تعلیم میں ہوتی ہیں لڑکوں سے زیادہ ہوتی ہے
کی باتیں بھی کو طبع سمجھہ جاتی ہیں کسی بھی جاہلی ہوتی بہیرو دیکھکر حیران نہیں ہوتیں
پہننے پڑھنے میں شعور رکھتی ہیں کپڑے پہننے میں صفائی اور سگہڑ کمالی ظاہر ہوتا ہے
گانوں کی لڑکیاں بھولی بھالی سیدھی سادی - اگرچہ تعلیم سے نابلد محض ہوتی ہیں لیکن
وہ بھی دسترس دستکاریوں میں تو ان کا کام آتا ہے - اگر کتابیات کو چھوڑکر اور صحبت کو
سامنے رکھکر غور کیا جاوے تو گانوں کی لڑکیاں عصمت - حیا پرہیزگاری اور صبر اور شکر
کا رجوع میں کسی حالت میں شہر والیوں سے کمتر نہیں ہوتیں - بلکہ اپنی سادی عادت اور
دہرم کی طرف رجوع زیادہ ہونیکے لحاظ سے فضیلت کی مستحق ہیں - بدیہی ثبوت ہے کہ
اکثر سادہو درویش فقیر وغیرہ جا کر گانوں ہی میں جاکر خوب گھر کرتے ہیں - اور
بہگوے بھیس میں خوب سمجھتے ہیں مگر یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں
شہر اور گانوں والوں میں حالانکہ وہ ایک قوم ایک برادری برابر حسب و نسب کے
ہوتے ہیں ، یہ تمیز ہوتی ہے سو ظاہر ہے کہ شہر کی کہاوت ہی ہے جب تک لوگ جنگل میں جا کر
[illegible] دنیا کی ایک شہوار ہو جاتا ہے - اسکا جواب مختصر الفاظ میں
یہ ہے کہ قانون قدرت کا اصول [illegible] یہ سمجھانا ہی مقصود ہے

مگر ابھی بہادر میاں کو بات کرتی ہنگ ہوئے تو یہ بھی ساتھہ ہی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ
اب گئی کرم سب باؤں کے لئے جو کچھہ کہنا تھا وہ جو کچھہ ذہن کرنے سے اوجھے ہو سو جہ
پانچویں حصہ دلان ... اپنی طبیعت سے خیال انسانی امورات سے کچھہ
سروکار نہیں ہے مطلب نہیں نکلتا۔

استری سکشا دھرم کا پیارا نام زبان پر آتے ہی بڑی بڑی امیدوں کا نقشہ
آنکھوں تلے پھر گیا) ایک ایسا عمدہ ذریعہ ہے جس سے ان سب دکھوں اور خرابیوں
کی جڑ یکدم اکھڑ سکتی ہے۔ بہت سے پرش استری سکشا (تعلیم نسوان) کے کلمہ کو
سنکر گو بعض وقت کسی وجہ سے مونہہ سے نہیں کہتے کیونکہ زمانہ کی ہوا ایسی ہی ہے
مگر دل میں خوب پیچ و تاب کہاتے ہیں۔ اور اگر مجھ سے پوچھا جاوے تو بادی النظر میں ان کا
پیچ و تاب کہانا سراسر خبط یا وہم ہی نہیں ہے بلکہ کچھہ اصلیت بھی رکھتا ہے۔ وہ حکایت
کہتے ہیں کہ ایک درزی کی بیوی نے اپنے میاں سے دیوان حافظ کے اس شعر
کے معنے پوچھے کہ ع کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز ۔ باشد کہ باز بینیم
آن یار آشنا را ۔ درزی نے آہ بھر کر حسرت سے جواب دیا کہ بیوی اسکے معنی یہی ہیں
کہ تم ہمارے گھر رہتی نظر نہیں آتیں۔ جب وہ زیب النسا بیگم کی عاشقانہ غزلیں

اور زیبائش و آرائش کا حال سنتے ہین جب وہ حال انکی بیگمات [illegible] ہوئی [illegible]
مطالعہ فرماتے ہین جب وہ لیلی مجنون اور شیرین فرہاد وغیرہ کے شورش انگیز اور
[illegible] سنگ [illegible] کو [illegible] کرنے والے قصے پڑھتے ہین اور سو انکو نہین دیکھتے ہین
جب وہ ملکیشن وزیر کی بڑی لکھی عورات کو دنیاوی عیش و عشرت کا دلدادہ پاتے ہین
جب وہ فرنگیون کو مع وضع قطع ہی پر فریفتہ [illegible] مین [illegible] چاپ
پرستیدا اور دائی ڈیر دائی ڈیر کہتے ہوئے سنتے ہین۔ تو انکے دل کو عجب ہول [illegible]
ہو جاتا ہے۔ جب انکو یہ خیال دامنگیر ہوتا ہے کہ یہ ہماری کپوت اولادین شاید
پوتر آریہ ورت بھی خدانخواستہ وہ دن دکھلانیوالی ہین۔ تو انکی طبیعت پر وحشت
چھا جاتی ہے۔ ہم اپنے ایسے خیال والے بزرگون سے باادب گذارش کرتے ہین کہ ان
باتون کا وہ اپنے دل مین نشان و گمان بھی نہ لادین۔ ہم آپکے کپوت نہین بلکہ
ایسی سپوت اولادین بننا چاہتے ہین۔ جیسے مہاراجہ رامچندر جی اور انہین کے
سمان کسی ست جگی زمانہ مین ہوا کرتے تھے۔ ہم اس زمانہ کے [illegible] ایسے
[illegible] جیسی مہارانی سیتا جیسی تھی [illegible] ہوا کرتی تھین
جیسی [illegible] جیسے [illegible] سینہ پر [illegible] ہوکر [illegible]

دنیا کی تاریخ میں اب تک نظیر نہیں ملتی) جسمیں ست سنگ کا شائبہ پرماتما کی کرپا سے
ابھی زندگی ہی میں دکھلانے کے لئے تن من دھن کو ارپن کر رہے ہیں۔ جہیں سرمتی کنتی جی جیسی
ودوان استریاں ہوتی تہیں۔ جنکو سری بیاس جی مہاراج نے بہی اپنا گورو مانا ہے
جہیں سرمتی لیلاوتی جیسی فاضل علم حساب ہوتی تہیں۔ جنکو اسوقت ہم پاسنگ کو بہی
نہیں پہنچ سکتے۔ آپ کا کدہر خیال ہے؟ ہیمنی اور دیگر زبانوں کو ہماری پورن برہم
ودیا سے کیا نسبت ہے جہیں پرماتما کا بہی دھیان کیا گیا ہے تو بزرگان عشق بنا کر

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ہمارے یہاں وید شاستر ذکی آگیا ہے کہ استری سکتا ہو۔ ہمارے یہاں اسکے کامل طور پر سامان
موجود ہیں۔ کہاں ہماری برہمچریہ آشرم کی بندشیں؟ کہاں وہ مانس مدرا کا سیون
اور عطر پھلیل کی بہار؟ کہاں یہہ مدہر منوہر لوپن ودیا اور ست گیان؟ کہاں وہ
خلق شگاف اور وشیوں سے بہری ہوئی ادہوری زبان؟ جہیں فرضی خیالات
جہوٹے توہمات بہرے پڑے ہیں۔ کہاں یہہ علیحدہ علیحدہ گورو کل جہیں رشی آتما
گوروں کا پرکار کی اُتم اُتم ودیا؟ کہاں وہ نامعقول لیلیٰ مجنوں والے کمتب شیطان سیرت
[illegible] خدا کی حقیقت تعلیم ہو۔ کہاں یہہ آب باب خوش رنگانہ کی افسانہ سرداری

ادب ولحاظ؟ راج - قوم - اور ملک کی خیرخواہی کی شکستا - کہان وہ حکام اللہ المعین
سرکشی و مکاری - اپنے بیگانون سے شوخ چشمی - کو بکو رسوائی - بدمعاشی کی مجسم
مثال اور آخر مین دُور از عقل خاتمہ ہے

غرضکہ ان سب باتونکو بہیئت مجموعی ذہن نشین کرکے ذیل کے فکر مین
غوطہ لگائیے - پہر دیکھئے زمین و آسمان کا فرق ہے کہ نہین؟

بہت سے شکم بندے آریونپر آوازہ کسنے یا مختصر کلام کرنیکے لئے کہدیتے ہین
کہ "جو کہالینگے - پی لینگے وہی اپنا ہے اور باقی سب جہگڑے ہین - ع تامس بنان
سب گہاس رسوئی"۔ درحقیقت وہ اپنی سٹری ہوئی حالت کے مطابق ٹہیک
کہتے ہین جنکے دماغ اور طبیعتین مردارخوری نے ٹہوس اور سخت کردی ہین جنکے
مونہہ لہو لگ گیا ہے انکو ساگ پات سبز ترکاریان اور قدرتی میوؤن کا لطف
اور اثر کب معلوم ہوسکتا ہے ہم انکو سینؤ وکیطرح ہڈیان چبانے کے آگے
وگدھ اور گہرت کے ایک بیار ہتوں کا کب ترالقیہ آسکتا ہے ہم جن صاحبونکو
گوشت خوار اور اس سے پرہیز کرنے والون کے ہان مہمان ہونیکا اتفاق ہوا ہوگا

وہ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہین کہ کہان وہ رونق کہ جسمین طرح طرح کے آچار
مربّے - چٹنیان موجود ہین - کئی سبز ترکاریان - موسمی میوہ جات - قسم قسم کی شیرینیان
علیحدہ قرینے سے رکھی ہین؟ کہان وہ غلاظت کی رکابی جسمین کہین بڑا ان سمیت!
کسی مین بغیر ان کے رکہا ہے اور اگر بہت بڑے تکلف کی قبر برپات ماری تو دو ایک
سبز ترکاریان - کسی مین نمک کم کسی مین زیادہ لاپروائی سے رکہی ہو نگی - کیونکہ انکے
نزدیک گہاس ہے اور پہر اسکا بنانا کیا ہم - بعضے نیم ڈاکٹر یہہ بہی کہتے ہین ڈاکٹری
شائین اور انکی رائین سب چوپٹ ہین - دیکہو! وبا و ہیضہ کے دنون مین
گہاس پات کہانیوالے زیادہ مرتے ہین - اور گوشت خور کم - انگشت نمونہ از خروار
راولپنڈی کے سینٹری کمشنر کی رپورٹ ۱۸۸۱ء دیکہنی چاہیے - جس سے معلوم ہوگا کہ
قریب تیرہ سو کے اموات ہوئین - جسمین شاید اکیس ہندو تہے اور باقی سب وہ
مسلمان تہے جنمین گوشت اور چربہ کا زیادہ کام ہوتا ہے اور خورش ہے - کچہ ایسے
مسلمان غریب غربا جو نہایت غلیظ رہتے تہے - وغیرہ - موٹی عقل والا آدمی بہی سمجہ
سکتا ہے کہ ساگ پات کی نسبت گوشت مدہ جہاد دیر ہضم ہے تو پہر ہیضہ مین یہہ
کیونکر مفید ہو سکتا ہے البتہ باسی اور سڑے ہوئے ساگ ضرور مضرت رسان ہوتے ہین

[illegible]

اور بہی اکثر اشیاء کا خاتمہ ہے ؛

بعض نوجوان جنکو جنٹلمین بننے کا غرہ ہے وہ اس مضمون پر زبردستی فلاسفی اور سائنس بحث کرتے ہین - فلان ڈاکٹر کی یہہ رائے ہے نیچر نے ہمین کینن ٹیتھہ (جنکو شاید سوئے کہتے ہین) کیون دئے ہین - ابتداء مین اسی قسم کی دلائل ہوتی ہین - اگر وہ ڈاکٹر کہنگر ایم ڈی کا لیکچر جو انہون نے کلکتہ ویجیٹیرین سوسائٹی مین دیا تہا - اور جو لاہور آرین ٹریکٹ سوسائیٹی سے بطور پمفلٹ شایع ہوا ہے منگواکر ملاحظہ فرمائین تو ان سب باتونکے جواب وہان دندان شکن پاوینگے -

نیچر صاف بتلا رہا ہے کہ ان بتیس دانتون مین جب صرف چار دانت ایسے ہین جو کینن ٹیتھہ کہلائے جاتے ہین - اور وہ بھی نامکمل - بلکہ آرائشی ہین - تو کسطرح ثابت ہوسکتا ہے کہ گوشت انسانی خوراک ہے - کبھی نہین سنا کہ درندہ جانور کیطرح آدمی نے ان دانتون سے کسی جانور کو پہاڑ ڈالا ہو اور گوشت کچا چبالیا ہو - خوب اُبال کر اور پھر بہون کر شکم کے دوزخ مین ڈال لینا کچھہ اور بات ہے - انسان کی قدرتی خوراک دودہ ہے جسکو بچہ پیدا ہوتے ہی پینے لگجاتا ہے - دوم نباتات ہے - (گیہون اناج وغیرہ سب نباتات ہی کہے جاتے ہین) - ڈاکٹر صاحب موصوف نے

ایک نقشہ دکھلایا ہے جسمین نباتات اور گوشت کی طاقت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس سے
صاف ظاہر ہے کہ معمولی سے قوی گوشت کی طاقت ایک اونس مٹر کے دانہ کے سوین
حصہ کو بھی نہین پہنچتی۔ دس روز تک گوشت کہا کر آدمی کسی حالت مین صحیح نہین رہ سکتا
مثلاً سکروی وغیرہ امراض لاحق ہو جاتے ہین۔ اور پہلو نباتات پر عمر گذر جاتی ہے

ہمارے بہولے بہالے اردو ہندی خوان بہائیون کو ایسے نیم جنٹلمین اپنی
انگریزیت کے رعب مین لے آتے ہین اُنکے ملاحظہ کے لئے ایک تازہ خبر انگریزی
اخبار سے ترجمہ کرتا ہون۔ کیونکہ انکی تسلی اُسوقت تک نہین ہوتی جبتک ڈاکٹر لیلر
اور پروفیسر سکسمر او وغیرہ کے برہان نہ دئے جاوین۔ خواہ اُنکی اصلیت محض غلط فہمی پر
ہی کیون نہ مبنی ہو۔ وہو ہٰذا۔

ویجیٹیرینس کی حوصلہ افزائی۔ مفصلہ ذیل فقرہ ولائت کی تازہ انگریزی اخبار سے
اقتباس کیا گیا ہے۔ ویجیٹیرین سوسائٹی (یورپ دیش کے اُس فرقہ کا نام ہے
جو ماس کو نہین کہاتا) کی سالانہ کانفرنس ۱۷ اکتوبر کو مقام مانچسٹر مین منعقد ہوئی
پریزیڈنٹ جے۔ اے۔ بی۔ میر کیمبرج یونیورسٹی کے پریسیڈنٹ تھے ملک کے
مختلف حصون سے بہت سے ممبر اور ہمدرد تشریف لائے تہے سالانہ رپورٹ سے ہویدا تہا

کہ عام رائے بتدریج اسبات کو پہنچتی جاتی ہے کہ ویجیٹیرینیس کے اصول سچائی کی
بنیاد پر اٹھائے گئے ہین۔ اور وہ دلایل جنپر وہ اصول قایم ہین۔ کھلے طور پر معرض بحث
مین لائے گئے تھے اسکی علم حکمت کی رو سے خوب چھان بین کیگئی تھی۔
جسکے بہت سے ممبران نے ویجیٹیرین طریقہ کی تحقیقات کی ہے اور اسکی عظمت کو
ویجیٹیرین مریضون کو گوشت دینے کی بغیر معلوم کیا ہے۔ یہانتک کہ گوشت خورون
کے لئے نباتات خوراک کے واسطے تجویز کیا۔ اس تحریک کی ہونہار ہونیکی صورت
شاید اب سے پیشتر کبھی اسقدر امیدین دلانے والی نہین تھی۔ پروفیسر مئیر
دوبارہ صدر نشینی کے لئے منتخب ہوئے اور اس کانفرنس کا دوسرا جلسہ [illegible] مین
مقام ناروچ مین ہونا قرار پایا۔

غور کا مقام ہے کہ جنکو ملیکش کہتے تھے وہ سطرح سے اسکو ترک کرتے
جاتے ہین۔ اور وہ جو اسکے نام سننے سے گھڑی بھر تک رام رام کیا کرتے تھے۔
اب وہ ترتے سے اڑاتے ہین۔ اور کوئی پرسان نہین کہ تمہارے منہ مین
کتنے دانت ہین۔ جنم کے برہمنون کا تو خیر کیا مذکور ہے کیونکہ ان کا قول ہے کہ ہم تو [illegible]
ہین اور ہمارے گلے مین برہمی پھانس پڑی ہوئی ہے۔ ہم کو سب کچھ ہضم ہے چنانچہ

۴ اور صفحات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیج کے تخم منگوا کر اپنے ملک مین اگر کاشت کئے اور جون جون تکلف بڑہتا گیا
ویسے ہی خمیرہ - بیچوان - گڑگڑی - وغیرہ بنتی گئین - پورا انک دیوانا فرماتے ہین
کہ یہہ پودا ابرہامی کے خاص مرغوب طبع تہا - انہون نے ازراہ دریادلی سب لوگوں کے
فائدہ عام کے لئے عطا فرمایا - (خوب فیاضی ہے) کچہہ ہی کیون نہو اس سے جو ہم فائدہ کے
مقابل نقصان عظیم پہنچے ہین - ڈاکٹرون نے کئی طلبار کے معاینہ سے جو
مدت تک انکے زیر علاج تھے یہہ تجربہ حاصل کیا کہ انکے خواب و خورش مین نصف کے
قریب فرق اگیا - سب کے معدے کمزور پڑ گئے - بعضوں کو خشکی دماغ کی وجہہ سے یا سگار چرٹ
کے انکے دہوئین سے بینائی مین فرق اگیا کلیجہ سیاہ اور کہردرا پڑ گیا -
دیکہا جاتا ہے کہ بعض طالعلمونکی اسوقت تک مطالعہ پر طبیعت نہین جمتی جبتک کہ
مونہہ مین حقہ کی لگالی نہ لگی ہو - یا سگار انگلیونکے بیچ مین نہو - رفع حاجت کی بیشتر
اور کہانا کہانیکے بعد تو ہر حقہ نوش کو اسکی حاجت ہوتی ہے ان کی [illegible] کا سہل ہے
بہت سے باوقار بہلے مانس سفر مین یا باہر کام پر طلب سے مجبور ہو کر ہر کس و ناکس کی
چلم بلا تکلف لے لیتے ہین - یا حقہ نوشی مین انکے ہمنشین ہو جاتے ہین - بعض
سویرے سے مونہہ اندہیرے آگ کی خاطر گہر گہر ڈہنگی کہاتے پہرتے ہین - کسیکو [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیجاتے - گاہے گاہے سکولون اور دیگر انجمنون مین اسپر لیکچر ہوا کرین ،

ہمارے ملک مین بعض بعض خاندانون مین یہہ رسم ہے کہ جب لڑکے کا
بیاہ شادی ہو جاوے اور بارہ برس کی عمر سے زاید ہو جاوے تو رسم حقہ نوشی ادا کیجاتی ہے
چاندی کا یا حسب توفیق با خوبصورت حقہ بنوایا جاتا ہے - لڑکے سے اس کے
رشتہ دار پہلے پہل حقہ مین کش لگواتے ہین اور پہر اب جتنے ہین غرضکہ رفتہ رفتہ اسکو
حقہ پینا سکہایا جاتا ہے اسدن دوستون اور عزیز و اقارب کی دعوت کیجاتی ہے
گنوارون مین بہی اسکی عزت کچہہ کم نہین ہے - چنانچہ بیاہ وغیرہ مین وحشیانہ طور پر یہ
چلاتے سُنے جاتے ہین - کہ حقہ حکم خدا کا اور چلم کنول کا پہول - بہر پہر
لادین بیوی فاطمہ اور پیوین نبی رسول - یہہ بہی وہی بات ہے کہ بہنگ کو جایز
کرنیکے لئے مہادیو کی بوٹی کہی گئی ہے - متشرع لوگ حقہ کو بدعت قرار دیتے ہین
اسی حقہ کی بدولت ریل مین ناحق آپسمین چخ چلجاتی ہے - سرکاری دفاتر مین اکثر
اسکی بدولت بہاری نقصان ہوا - بیش بہا کاغذات جلکر سیاہ ہو گئے - جب کچہہ
نہین ملتا تو کپڑے اور چارپائی کے بان جلانے پڑتے ہین - شدہ شدہ جب آدمی
زیادہ عادی ہو جاتا ہے تو ایک نوکر کی خاص اس کام کے لئے ضرورت ہو جاتی ہے -

نہ تو خود چلم لیکر ادہر ادہر پڑوس میں گہومنا پڑتا ہے۔ مسافرت میں بہت سے
اٹہائی گیرے گٹہ کٹون نے صدہا آدمیون کو اسی بدولت مفلس قلاش کر دیا۔
چلم میں دہتورا وغیرہ ملا بیہوش کیا اور اپنا کام کر گئے - دیکہا گیا ہے کہ حقہ کے
گرنے سے قیمتی فرش جل گئے اور سو روپیہ کا مال داغی کرکے بیس کی حیثیت کا بہی نہ
رکہا۔ اگر ساتہہ کے ساتہہ صفائی نہ کی جاوے تو گہر میں راکہہ اور تنباکو کے گلون کا ایک
انبار لگا رہتا ہے - حقہ کا پانی جہان پہینکا جاتا ہے وہان سے ناک دبا کر نکلنا پڑتا ہے
جاڑے کی راتون میں چارپائی پر لیٹے ہوئے حقہ پی رہے تہے کہ آنکہہ لگ گئی اور
چلم صفائی یا کپڑے پر گر پڑی - اور دفعتہً محشر بپا ہوگیا۔ قحبہ خانون میں اسکی وجہہ سے
شہدون کا مجمع ہوجاتا ہے - جس سے اکثر مسافر اور آنے جانے والون کو کئی قسم کا
گزند پہنچتا ہے - چوری چکاری کی یہہ کونسل ہوتی ہے - گر جب پہوٹ پڑجاتی ہے
تو کہتے ہیں کہ سات جوتے اور حقہ کا پانی - اکثر شرابی اور حقہ باز کہدیا کرتے ہیں کہ اگر
اعتدال کے ساتہہ انکا استعمال کیا جائے تو کچھہ ہرج نہیں ہے۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں -
وہ دو گناہ کرتے ہیں نہ تو خود اچہے بنتے ہیں نہ اپنے لواحقون و دوست آشناؤن کو
اچہے بننے دیتے ہیں - کیونکہ ہر خفتہ را خفتہ کے کند بیدار - جو جز دین ہو وہی کل ہے

اگر من بھر تلوں سے تیل نکالو تب بھی تیل ہی نکلیگا - اگر ایک دانہ تل میں سے تیل نکالو
تب بھی اپنی مقدار کے موافق تیل ہی نکلیگا - اگر ایک ذرہ لوہے میں سے تیل نکالو
تو نہیں نکلیگا - اور اگر دس من میں سے نکالو تو تب بھی نہیں نکلیگا - جُرم جرم سب
برابر ہیں - البتہ حیثیت اور میعاد مختلف ہے - اگر ایک شخص نے کسی کی لُٹیا چرا لی -
تو اسکو مہینے بھر کی قید یا جرمانہ ہوگیا - اگر کسی نے کسی کے ہاں نقب زنی کی تو اسکو
دو چار برس کی سزا ہوگئی - جرم وہ بھی ہے اور یہہ بھی ہے - ہاں میعاد میں کسیقدر
فرق ہے - مگر ساتھہ ہی یہہ بھی یاد رہے کہ لُٹیا چراتے چراتے ہی بڑے ڈاکو بنجاتے ہیں -
آجکل جتنے بدمست شرابی اور گھر پھونک تماشہ دیکھنے والے جوری وغیرہ دیکھتے ہو
یہہ کسی زمانہ میں بہت کم پیتے تھے - یہہ کبھی گھونٹ یا [illegible] لے لیتے اُنکو
اب بھی اول نمبر کے اُستادوں میں شمار کئے جاتے ہیں - ایسے آدمیوں کی لائف (سوانح
عمری) ملاحظہ فرمائے - کسی سے یہہ معلوم ہوگا کہ یہہ اپنے کسی بزرگ یا دوست کے
ہمراہ شرابخانہ جایا کرتا تھا - یا پڑوس میں کسیکو دیکھا کرتا تھا - رفتہ رفتہ مونہہ لگنے لگی
اور لگ گئی - کوئی شخص دعوے سے نہیں کہہ سکتا کہ میرے پینے کی مقدار میں کبھی کمی بیشی
نہ ہوگی - ایک گلاس پیتا ہوں تو ہمیشہ ایک ہی لئے جاؤنگا - کبھی زیادہ نہ ہوگا -

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گرمین کتب دیکھتا تھا - کا طفلان مکتب رشد - اور بہت منہ سے

افیم پوست چرس وغیرہ کی طلب سے بیتاب ہو کر سر بازار صدہا بے نقط بھلے مانسون کو
سناتے ہین - اور طرح طرح کے خوف دلائے جاتے ہین - کسیکو کہتے ہین - تیری دوکان
مین آج گورو کی کرپا سے نہ آگ لگجائے تو جبھی کہنا کہ کوئی فقیر کہتا تھا - کسی کو سامنے مین
کو دیکھکر تیرا لڑکا آج رات ہی کو نہ مرجائے تو ہمارا نام پہیر دینا - خاصکر سکرات کی دم کا نہیر
اسکا اچھا نظارہ ہوتا ہے نہ معلوم صبح سے شام تک اس افیم بھنگ والے کو کسقدر
بد دعائین ملتی ہین مگر وہ بہی بلا کا بنا ہے جو اسپر کچھہ کارگر نہین ہوتا - افسوس کہ
ہم کو یہہ حالت دکھلانی پڑی - ایک چرسی کو دیکھا کہ کسنے شراب پیکر چرس کا دم لگایا
فوراً کھوپڑی تالو سے چٹک گئی اور دم کے دم مین کام تمام ہو گیا -

اسطرح سے شراب سکرات خمیرہ تمباکو مین جو روپیہ برباد کیا جاتا ہے اگر
اسکو دوسری طرف کار خیر مین لگایا جاوے تو پھر دیکھئے کیا کیا عمدہ نتیجے نکلتے ہین -
مشہور بات ہے کہ بزرگون اور اُستادونکی جوتیان بہرنے سے سعادتمندی اور فیض حاصل
ہوتا ہے مگر ساتھہ ہی یہہ بہی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے بزرگ اپنے خوردونکو جوتیان بہرکر
چلانے مین معلوم نہین کونسی سعادتمندی حاصل ہوتی ہے - اکثر رذیل اور سفلے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور جہاں اُسکا سونے چاندی کا ملا دان اُنہہ دنگی دہرم ایک ہی دہرم کہتا ہے۔ وہاں اُن میں کوئی انوکہی بات نہیں اسکا برتاؤ ہر وقت رہتا ہے۔ سرشٹی کی آدی سے چلا آیا ہے۔ اور اسیطرح چلا جائیگا۔ آریون کا دو کچہ ورت کیلئے ہندو نام سے نامزد ہوگئے تہی دانائے دنیا پر پوشیدہ نہیں ہے۔

برہمن سنیاسی۔ سادہو۔ جوگی۔ ان سب کو دنیا ملا تک پرم دہرم ہے اور وہ اسکے مستحق ہیں مگر فی زمانہ جو نقیض پیدا ہو رہی ہے وہ صرف اونکا رونکی نبا پر ہے۔

اونچ نیچ۔ درماندہ ہماری خاص توجہ کے لائق ہیں جنمین ہم السیور ہنیم کا پالن اور انسانی ہمدردی دکہا سکتے ہیں۔ اب ہم کو اسبات کی تحقیق ضروری معلوم ہوتی ہے کہ دان پُن کے بارہ مین جو طوفان بدتمیزی برپا ہے اسکی کیا وجہہ ہے۔ بعد تامل کے یہہ دکہلائی دیتا ہے کہ موجودہ بگڑی ہوئی شکل کو اصلی شکل پر لائے جانیکی کوشش درپیش ہے۔ جیسے پاؤن کی ہڈی اپنی جگہہ سے سرک گئی ہو اور مالش کرکے ٹہکانے پر پہنچاتے ہیں۔ تو اُسوقت جو درد مین شور ہوتا ہے اُسکی بہی بعینہ وہ حالت ہے۔ مگر اس بات کے کہنے سے بہی باز نہیں رہا جاتا کہ اسی اصلاح کے جوش مین کم و بیش جائز حقوق کو بہی نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً خاندان کے قدیمی تعدادناتی باری بہاٹ وغیرہ۔ یہہ لوگ کار جون کی امید پر سالہا سال برابر محنت کرتے مین

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دق ہو جاتا ہے۔ بار ہی تجلی کیکر ہاتھہ کچھ سے ہی کر ہوا اٹھنے لگتا ہے کہین قریب ہے
ملی ہلکے لیے اپنا تنگ مانگ رہا ہے۔ غرضکہ اندر باہر عجب وحشت کا عالم ہوتا ہے اور ہر
کاریگر کے ارنبہہ بادمین سوائے اس شلوک کے (او ونگ قسکلا تگ برد ھنگ لشنگ
مسی ہرفنگ چتر ججنگ الخ) دوسرا پڑہنا قسم ہے۔ (یا لیاقت ہی اتنی اجازت
دیتی ہو۔) ویدکت (واہ یا سنسکار) دن مین انکو اخیر مین تہا شکت یکشت ملہانا چاہیئے
اسکو بہہ اُس ملنے پر ہزار درجہ ترجیح دیتے ..

بعض جہلاء مین یہہ مشہور ہے کہ انگریزی خوان بابو لوگ جو آریہ ہو جاتے ہین۔
صرف اسوجہہ سے کہ بڑون کا شرادہ نکرنا پڑے۔ تیج تیوہار مالی برہمن کو نہ دینا پڑے
بہائی برادری سے چلن بہاجی کی ضرورت نہ ہے۔ افسوس یہہ لوگ بڑی غلطی پر ہین۔
انکو یہہ نہین معلوم کہ ہر ایک آریہ کی اوسطا ایسے دان پُن سے دہ چند زیادہ سال بہر مین
پڑ جاتی ہے۔ مگر ہان سوا یہہ - ایک نام اتر ہندو جو اپنی زندگی اور دہرم وغیرہ مین سوائے
اسکے اور زیادہ نہین جانتا کہ مین اہل ہنود کی فلان ذات مین پیدا ہوا ہون اسلئے ہندو ہون
نفتا نیکیلیے سر پر چوٹی اور حسب دستور جنیؤ ہے۔ کرمون مین یہہ جانتا ہے کہ کہان پانی مین
اخیر اسی سے ہنر کرنیا چاہیئے - اگر ایسا کرتا ہے تو اسکے کٹم مند دہ ہوگا کافی ثبوت ہے - گوانچ کہہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوکر آئندہ کیلئے سوچنا سادہ لوحوں کا کام ہے۔

مقدور یا حسب توفیق آٹھوین ساتوین حصہ سیدھا دینے کا دستور اگر اسکی اصلی غرض پر دہیان رکھکر کیا جاتا تو نہایت عمدہ تہا۔ بیچاری پردیسی ودیارتہی جو جیٹھ دن مین پڑہتے تہے انکی قوت کا اچہا ذریعہ تہا۔ اور حقیقی دان تہا۔ ہر ایک دہرماتما نہایت سخت سیدھا پاٹشالاؤن یا چہیترون مین بہیجدیتا تہا۔ وہان مہتمم کی نگرانی مین خاص انتظام ہوجاتا تہا اب یہہ سیدھا ان ترسے جنم کے برہمنونکا حصہ رہگیا ہے جو نشہ بازی کی علت سے کاہل الوجود ہوگئے ہین۔ نراکشر ہین۔ سلفہ کا دم لگاتے ہوئی دوسرونکو پند ونصائح کرتے ہین کر بہئی! اپنا اپنا کام دیکہو۔ ہمارے طرف نہ جاؤ۔ ہم برہم تیتر ہین۔ جن سے دیوی دیوتا بہی کانپتے ہین۔ (کوئی شبہہ نہین) اگر صبح صبح چار گہرونسے جہلکی یا سیدھا ملے آئینگے تو ایک اور کہلا کر آپ کہا دینگے۔ اس سے یہہ نوبت پہنچی کہ ہمارے پیارے ودیارتہیونکو خود پڑہانا کال اٹہکر گہر گہر سے بہکشا مانگنی پڑتی ہے۔ اب مہاتما جن غور کرسکتے ہین کہ انکی پڑہائی مین کتنا ہرج ہوتا ہوگا اور انکی عادات پر کہان تک خراب اثر پڑتا ہے ؟

بعض بہلے مانس جب کسی اچہے خیال والے یا آریہ کو کسی سائل کے جواب مین یہہ کہتے ہوئے سنتے ہین کہ "اگر ودیا سے کورے ہو تو محنت کرو۔ پورشارتہہ کا گیان سیکہو" تو

چین بچھین ہو کر منع کرتے ہیں - اور یہہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ع -

"چیزے بدہ درویش را چیزے بگو درویش را ۔" [illegible]

البتہ اگر اسکا یہہ مطلب ہے کہ مہا تما یا اوپکاری کو برا بھلا نہ کہنا چاہئے - بلکہ عجز و نیاز کے
ساتھہ جو حاضر ہو اُس سے سلوک کیا جاوے تو بہت درست ہے - مگر وہ بدذات اور نیچ جن کو
حرامخوری کی چاٹ پڑگئی ہے اور جو بدمعاشی کیوجہہ سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے ہیں
جو اچھے کاموں اور مشقت سے دم چراتے ہیں - ایسے ہی سلوک کے مستوجب ہیں -
اس سے دو فائدے ہیں - اول اُنکو یہہ خیال ہو جاتا ہے کہ ہاں اب ایسا کہنے والے بھی موجود
ہیں - اور دوئم جب رفتہ رفتہ اُنکو یہہ معلوم ہو جائیگا کہ ہماری موجودہ حالت قابل تحقیر ہے تو
محنت میں نمایاں ترقی ہو گی -

ان سنڈے مشٹنڈے بھکمنگوں کو بہت بڑے نرم دل یہہ کہکر ٹال جاتے ہیں
"میاں انہوں نے تمہارا کیا لیا ہے بیچارے ٹکڑا مانگ کہاتے ہیں ع روٹی لوگ کہائے
کسطرح پچھندر - بابا تمہارا خدا دلوائے دیدو ورنہ خاموش ہو رہو کچھ دماغ نہیں ہے
مگر کسی کی روزی میں کیوں خلل انداز ہوتے ہو؟ یہہ بات اچھی نہیں ہے ؛ افسوس!
کہ انکی یہہ ہمدردی چنداں مفید ثابت نہیں ہوتی + اگر سچی ہمدردی کرنی ہے تو ہر طرح یہہ کوشش کیجائے کہ

وہ اپنے ہاتھ پاؤن کی مشقت پر مایل ہون مثلاً ایک جوان آدمی گھر گرانی چھوڑ کر
کھیتی باڑی مین معروف ہو جائے تو کتنے فائدے ہین - اول کے لئے کماؤ پوتر ہے - اپنے
گھر اور کنبے کے لئے سپوت ہے - بھائیون کا قوت بازو ہے اسکو اپنے آپ یہہ فخر ہے کہ
کاہل الوجود بے غیرت اور برا آدمی نہین بنا - ملک قوم کو اپنے بار سے زیر بار کرنا
نہین چاہتا - بلکہ اپنی مدد آپ کرتا ہے - پھر وہ اپنی کمائی کو جایز کامون مین
خرچ کریگا جس مین ملک کی بہبودی کا حصہ ہے - کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص کمانا نہین
جانتا وہ کھونا بھی نہین جانتا - یہی وجہہ ہے کہ بہت سے مشہور معروف متمول
خاندانونکو تنگدستی کی صورت دیکھنی پڑی - بزرگ جو مشقت اور طرح طرح کی کوششون سے
جمع کر گئے تھے اولادون نے بے محنت اندوختہ پاکر فضولیات مین برباد کر دیا - کیونکہ
انکو اسکی قدر نہ تھی - اور نیز اچھی تعلیم و تربیت سے بھی کورے تھے - اسلئے زور
دیا جاتا ہے کہ اگر بچونکو پیرایہ و زیور پہنانا چاہتے ہو تو اعلے تعلیم دلواؤ - زیور اخلاق
و تہذیب سے آراستہ کرو - ہاتھ پاؤن مین سونے چاندی کی بیڑیان ڈالنے سے
سوائے ظاہری بھڑک کے (وہ بھی اسوقت تک کہ "تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و
ہنرش نہفتہ باشد") اور کچھ فائدہ نہین نکلتا بلکہ تم ہاتھ پاؤن کی [illegible] لیکر جلدی سے نہین

[illegible]

جہان کئی سال اس بارہ مین تعلیم دیجاتی ہے یونیورسٹیون سے گریجویٹ ڈہال ہو کر نکلتے
بڑے امیر لڑاؤنکے لڑکے پڑہتے ہین کیا ہم ان لنگوٹی بند گنوارون سے اپنی زراعت
کی بہتری کی امید کرسکتے ہین۔ ہ۔ جاور اوڑہ لٹھ کندھے پر رکہ لیا اور اپنے مطلب کے
واسطے منشی متصدی لوگ جو بتیان سیدہی کرتے پہرتے ہین۔ اور جب کام نکل گیا تو
تو کون اور مین کون ہ اور انکا روکہی عادت ہی انہین لوگونکی وجہہ سے خراب ہوتی ہے
کیونکہ ان لوگون کے سبہاؤ کے مطابق انکو اینچ پینچ اور اترا چڑہا و سیکہنے اور
کرنے پڑتے ہین۔ یہی تعلیم نام کو بہی کسی راج مین نہین چہو گئی۔ فصلین روز بروز
ابتر اور ردی حالتین ہوتی جاتی ہین۔ راج اپنا خراج وقت پر چاہتا ہے تاکہ ضروریات
لاحقہ کو پورا کرے۔ زمیندار اور کاشتکار علیحدہ جہنجٹ مین پہنسے ہوئے ہین۔ اخبارات
اور خیر خواہ ملک زمیندارونپر رعایت کے بارہ مین زور ڈال رہے ہین۔ بحالتین کیا کیا جاوے
اور کیا نہ کیا جاوے۔ سرکار علیحدہ حیلا رہی ہے کہ وہ رعایتین اور آزادی دینے دیتے
ہماری آنکہی اور دوسری طرف زخم پر انگور ہی نہین آتا۔ ۱ ۔ آوے کیونکہ۔ اول تو جاہل کو
آزادی حاصل نہین ہوسکتی۔ اور اگر گلے منڈہی گئی تو وہ بندر کے ہاتہہ مین آئینہ کا کام
دیتی ہے وہ اسکے سوا اسکو اچہی جگہہ نہین برت سکتا کہ اور بید رآزاد ہونے کی

گہنڈوں مین اگر کسی بھلے مانس سے لڑپڑے اور بات بات مین یہہ کہے جاوے کہ "ہم کو
کیسے باوا کا ڈر نہین پڑا - کوئی ہمارا کیا کرسکتا ہے الخ" - پوشیدہ نہ رہے کہ اس زمانہ مین
اسکی کرسیدہی چوٹی اسوقت تک محال ہے کہ جب تک اسکی اصلی کایا پلٹ نہو وے
علمیت سے کام نہ لیا جاوے محنت مین نمایان ترقی نہو۔" ہزارہا مثالین ہمارہ مین
دی جاسکتی ہین - ہمارے مین ہر ایک کوشش اور حصول دولت کے لئے اچھی اچھوتی
تہمت پڑے ہین - مگر ہمارے نواسیون کے دماغ اور توجہہ سے مجبور ہین -

ان باتون سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جتنے آدمی اپنی محنت پر آپ مستعد
ہونگے اور اپنے اپنے آبائی پیشونکو زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق ترقی دینگے
دوسری ولایتون مین جاکر صنعت و حرفت مین کمال پیدا کرینگے - مختلف صنعتون مین
جوہر دکہلائینگے - اتنا ہی ملک کے حق مین بہتر ہوگا - مگر ساتھہ ہی (گو جملہ معترضہ ہے)
ملک التماس ہے کہ ہر ایک معاملہ مین خوشحالگی اور خالص سادگی کا خیال رہے
(اگر فروغ دیا چاہتے ہین) اور اسلام کو اپنے کاروبار مین مقدم سمجہین - مثلاً
آپ دیکھتے ہین کہ زمانہ حال مین ہر ایک شے مین نت نئی ایک نہ ایک خوبصورتی
اور دانائی نکلتی آتی ہے - کپڑے دیکھو تو رنگ برنگ کے گل بوٹے نقش بنکر

استعمال بند کردیا جاتا ہے اسکے مطابق ضرورت رفع نہیں ہوتی۔ کاریگر جب اپنی ساخت اشیاء کی ضرورت اور قدر و منزلت دیکھتے ہیں تو بے ایمانی کا آسرا لیتے ہیں۔ شاید اسکی جہالت اور کوتاہ اندیشی کی وجہہ سے یہہ خرابی ہو۔ بہرحال خالص کا خیال رکھنے میں ہی بہتری متصور ہے

جہانتک ان نکمے ٹہرکٹے سادہو فقیروں کی ابتدائی حالات سُنتے ہیں وہ بہت مضحکہ آمیز معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مین اپنے بہائیوں مین سب سے چہوٹا تہا گہر مین کہیتی باڑی ہوتی تہی۔ بڑے بہائی کی عورت نے طعنہ مارا کہ ہاتہہ پاؤں کیوں نہیں ہلاتے بیٹہے بٹہلائے کیا کہاتے ہو؟ وہ بات میرے دل کو ایسی لگی کہ گہر سے بہاگ کہڑا ہوا (خوب! لگی بہی تو اُلٹی) اور فلانے مہنت کی گدی کا چیلا ہوگیا و علیٰ ہذا القیاس ایسی ہی خرخرفات ہوتی ہیں۔ اس بہگوے بانے مین جو کسی زمانہ مین مہاتما پراوپکاری رشی اور سنیاسیوں کا ہوتا تہا۔ کیا نرسے سے آکر پناہ گزین ہوگئے جہان بیٹہکر تر مال ملتے ہیں۔

تقریباً ہر مقام پر سدابرت کا سلسلہ جاری ہے جو اکارتہہ اور ہر طرح ناقابل اطمینان ہے۔ اس سے یہہ لوگ جہاں جاتے ہیں وہاں پہلے دن خوب چیز کرتے ہیں

سے بعض صبح و شام تک ملا کر پھیری شروع کر دیتے ہیں۔ بعض گھر گھر دونوں کانون سے
مانگ کھاتے ہیں۔ بسا اوقات یہہ دیکھکر نہایت رنج ہوتا ہے کہ یہہ رنگے سیار بہت سے
معصوم بچوں کو ولادت کے دو چار سال بعد اُنکے والدین سے لے لیتے ہیں۔ اور اُنہیں
تمام عمر کے لئے برباد کر کے کئی نسلوں کا ناش کر دیتے ہیں۔ والدین عقل کے اندہے
جنکی ہندوستان میں کمی نہیں منت مان لیتے ہیں کہ پہلا بچہ فلان فقیر کی گدی پر چڑہائینگے
یا فلانے تیتہہ کا چیلا کرائینگے۔ اسیوجہ سے مقررہ میعاد کے ختم ہونے پر (شاید
کبہی اصلیت گورکل ہو) نذر نیاز کے ساتہہ اپنے کلیجہ پر پتہر رکہکر ان گرگ صفات
سادہوؤن کے حوالہ کر دیتے ہیں۔

سپردم بتو مایۂ خویش را ۞ تو دانی حساب کم و بیش را

آخرش یہہ معصوم بچے ان نالائق لوگونکے زمرہ میں سب مکاری کے ہتہکنڈون سے
واقف ہو کر پکے ٹہگ بنجاتے ہیں۔ افسوس! ہندوستان کی فی کس سالانہ اوسط پہلی
ہی برائے نام ہے۔ دوسرے یہہ جوگین رہا سہا خون پئے لیتی ہیں۔ کیا اچہا ہو
کہ ہم ان بے زبان بچون کو ان ہوذیون کے پنجہ سے بچانیکے لئے گورنمنٹ سے
سہائتا کی درخواست کریں۔

ہمارے دیسی آرائش محفل کے حاتم طائی (جو آدمیونکے فرضی کوہ قاف کی پریون کو
ساتہہ نکاح پڑہواتا اور قسم قسم کے دریائے طلسم مین غوطے کہاتا پہرا ہے) اور دا لکہہ تا
کے دُور از قیاس اور بناوٹی قصّے سُنکر اصلی اور سچے دان کی ماہیت کو فراموش
کر بیٹھے ہین۔ کچھ عرصہ سے دیکھا جاتا ہے کہ اوباش آوارہ گردونے شریفونکے لباس مین
ریل پر اسباب اُڑ جانے یا مصنوعی بال بچونکے اظہار مصائب سے چندہ کی نہر ستین
لے کر خلقت کو دق کرنا شروع کیا ہے۔ یہہ لوگ اپنی طلیق اللسانی اور درد آمیز
تقریر سے لوگونکو ایسا موم کر لیتے ہین کہ انکو خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے۔ وہ روپیہ جو
اس طرح سے بے فکر پیدا کرتے ہین۔ شرابخانہ۔ چکلہ وغیرہ مین جاکر دم بہر مین صفایا
کرکے پہر ویسے ہی بینوا قلّاش بن جاتے ہین۔ اور بیچارے بہلے مانس جو در حقیقت بعض
اوقات ایسی ناگہان مفلسی کی بلاؤن مین گرفتار ہو جاتے ہین۔ اور غریب الوطنی کی
حالتین نہایت ششدر اور پریشان ہوتے ہین۔ جوتیان چٹخاتے پہرتے ہین۔ اور
کوئی انکا ایک اعتبار نہین کرتا۔ جو انکے لئے اور زخم پر نمک کا کام دیتا ہے۔
اسلئے مناسب ہے کہ خیرات کو موقعہ پر دُور اندیشی کو کام فرماکر دینا چاہئے۔ اس کا انتخاب
مستحق یقین ہو سکتا ہے کہ نقد نہ دیا جاوے ۔

سبب ہے کہ بکھیر کی رسم بتدریج شادی بیاہون سے موقوف ہوتی جاتی ہے

ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے از راہِ مسخراپن یہہ غپ اڑادی کہ فلان روز ایک بڑی
بہاری برات آویگی - اور خوب بکھیر ہوگی - اتفاق سے اُسدن ایک غریب آدمی کی
برات تہی - اُسنے شیخی دکہلانیکے لئے بکھیر کا بہی سامان کیا - دَوڑ دَوڑ کے چوڑے
چار سانت طے کرکے اور روپیہ دو روپیہ خرچ کرکے اُسدن پہنچے - بکھیر کے لُٹو
پہلے ہی شکل سے پانچ چہہ روپے کی منصوری ٹکے ہونگے اوپر سے حسب قاعدہ
دو چار بنئے بگڑیان اُتار اُتار کر بندش کے درپے ہوگئے - حد چہہ سات مٹہیان
زبردستی پہینکی گئی ہونگی - البتہ دو تین جنین پیسونکے ساتہہ دونی چونیان ملاکر
عورتونکیطرف کوٹہونپر پہینکی گئی تہین وہ اسکے علاوہ تہین - ان کمبخت باہر والونکے
شاید دو چار ٹکے پلے پڑ گئے ہون تو پڑ گئے ہون - ورنہ اپنا سا مونہہ لیکر بیرنگ
ڈاک واپس جانا پڑا (خوب ہوا ایسون کا ایسا ہی علاج چاہئے) یہہ بڑی بُری رسم
ہتی - اس سے لولے لنگڑے اپاہجون کو بجائے اسکے کہ کچہہ ملے ہو اور نقصان
پہنچتا تہا - زخمی ہوکر اور عذاب مین گرفتار ہو جاتے تہے - کیونکہ ہٹے کٹے چوہڑے چار
بانسون مین کپڑے باندہکر مٹہیون کو اوپر ہی اوپر سے لیتے ہین - اور بیچارا اپاہج

اُنکے پاؤن مین کچلے جاتے ہین - اور جنکے وہ پیسے لگاتے ہین وہ عمر بھر آنکھ ناک سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے -

ہر بڑے مقام پر میونسپل (روزگاری) ننگے دیکھے جاتے ہین جنکے اقوا یا تو اردون کو جھنڈ کے جھنڈ پھرتے نظر آتے ہین - اور انمین سی معدودی چند اور دن دیہات مین کام کرتے ہین - بہت مفید ہوگا - اگر انکا ہر مقام پر رؤسا ملکر خاص انتظام فرماوین - اس سے بجاے درماندون اور اپاہجون کی حق تلفی نہوگی - اور جو اپنے ہاتھہ پاؤن ہلاکر کما سکتے ہین - انکو حرام خوری کی عادت نہین پڑیگی - اور ایسے ایسے درویشون سے (اصلی لفظ دریوزہ - دروازہ پر لٹکنے والی) جو عوام کو طرح طرح کے سوانگون سے دق کرتے ہین - اور عموماً بچے کنے بعلم زیور ہلاکت کے باعث ہوتے ہین محفوظ رہنے کی اچھی صورت ہے -

بعض سیکرٹری صاحب اعتراض کیا کرتے ہین کہ اتنے کہان کہان انتظام کئے جاوین اور کتنے جگہہ جگہہ چندے دئے جاوین - انکی خدمت مین التماس ہے کہ جب یہہ فضولیات (جنپر رسمون کی رقمین گل جاتی ہین - اور یہہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ کس اندھے کنوئین مین چلی گئین اور کیا خاک دھول نتیجہ نکلا) دور ہوجاوینگی تو یہہ قلیل چندے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

دُشٹ کرم ہوتے ہین ۔ ہائے افسوس تیرتھ اور دُشٹ کرم ۔ مگر کیا کہا جائے
اندھا دُھند تقلید کا نتیجہ ہے ۔ جسمین نکتہ چینی (جو ترقی اور دائمی خوشی کی جڑ ہے)
کرنا خود دُشٹ ۔ دہرم نندک اور مہا پاپی بنتا ہے ۔ سب جانتے ہین کہ ہمارے
ملک مین دہرم کے نام مین کسقدر کشش ہے عوام کی کسقدر اسطرف رُچی ہے
ہردوار ۔ کاشی ۔ گیا ۔ پراگ ۔ جگناتھ ۔ بدری نارائن کی یاترلویون کی تعداد پر غور
کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بھولے بھالے بھائی کیسے لکیر کے فقیر ہین ۔
فقط تیرتھون پر کیسے دل و جان سے فدا ہین ۔ کچھ بگڑا نہین ہے ۔ اگر وہ ہی مقام
پہلے کیطرح سے تیرتھ کا کام دے سکین ۔ مگر موجودہ حالت مین جبکہ دریائے گنگ مین
غوطہ لگانے جگناتھ کا بہرشٹ بھات کہانے اور بدری نارائن مین [illegible]
یک استہانون کو دیکھنے ہی سے چار دہام کے تیرتھ کرلئے اور مکتی کے ادھکاری ہو گئے
اصلی تیرتھ حاصل کرنا دشوار ہے ۔ ایسے تیرتھون سے ہم باوجود مالی اور جسمی تکالیف
برداشت کرنیکے بجائے سکھ ساتھ لانیکے مرض وبائے ہیضہ وغیرہ کے ملک مین
پہیلانیکے اسباب بنجاتے ہین ۔ یہان پر ایک گنواری مثل درج کیجاتی ہے ۔ جس کے
اصلی مطلب کو سوچنے سے موجودہ میلون کا فوٹو نظر آتا ہے ✦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سبق دیکر گھر واپس لیگئے۔

پیارے ناظرین! دہلی اندر ننکے ہجوم کی یہی کیفیت ہے۔ یا تو میلے شہروں قصبوں کی تنگ و تار گلیوں میں ہوتے ہیں۔ جہاں جگہہ کی غلاظت آدمیوں کی بہیڑ سے نہایت عفونت پیدا ہوتی ہے۔ کچھ تو ہوا پہلے ہی خراب ہوتی ہے رہی سہی اور بھی اسحالتمیں آکر زہریلی ہو جاتی ہے۔ بہت سے آدمی جو گہر سے بن ٹھن کر نہایت شوق سے جاتے ہیں وہ اپنے بیمار بیہوش ہو کر ڈولیوں اور گاڑیوں میں واپس آتے ہیں۔ یا اگر کھلے میدان میں ہوئے تو وہاں سایہ کا اچھا مقام نہیں ہے۔ دھوپ بیتابی ہوتی ہے۔ پانی کا اچھا انتظام نہیں۔ سواریکے واسطے زیادہ تر یکّے ہوتے ہیں۔ جو نرے چرخے ہی چرخے نظر آتے ہیں۔ ایک پیٹھ مشرق کو جاتا ہے تو دوسرا مغرب کو۔ گھوڑے مری ہوئے۔ پیٹھہ لگی ہوئی کہیاں بہتی ہیں۔ سواریوں کا شمار کرو تو تین یا چار مربع فٹ کھٹولے پر پانچ پانچ چھ چھ ٹھسائی ہوئی ہیں۔ کوڑے پر کوڑا پڑ رہا ہے۔ سلوانیوں کے بکے۔ جو اُنکے خریدار پہلے ہی سے ٹھہر لیتے ہیں۔ عموماً اچھے ہوتے ہیں۔ انکا یکہ یان اچھا عمدہ تیز گھوڑا اور پر فخر سواریاں ہونیکی وجہ سے بے تحاشا اڑ لئے جاتا ہے

اگر کوئی دوسرا بھی ایسا ہی لگیا تو پھر دیکھئے ایک تلاطم بپا ہوتا ہے۔ کچھ آگے
پیچھے کا خیال نہیں رہتا۔ کسی کا لڑکا کہیں نکل گیا۔ کسیکا جوت ٹوٹ گیا
سواریاں علیحدہ دہائی دے رہی ہیں۔ کسیکا ہاتھ ٹوٹا۔ کسیکا چہرا رگڑ گیا
کسیکا سر پھٹ گیا۔ غرضکہ "مرگ انبوہ جشنے دارد" ہو رہا ہے۔ گاڑی بگھیوں کے
سائیس علیحدہ حلق پھاڑ رہے ہیں۔ اگر ریل کا راستہ ہوا تو ایک ایک درجہ میں
بیس بیس پچیس پچیس آدمی ٹھونسے ہوئے ہیں۔ بعض اگر گھبرا کر نکلنا چاہتے ہیں
تو وہ نکل بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ باہر تالا بند ہے۔ اگر گرمی کی موسم ہو تو وحشت
اور شور و غل دیکھنے والوں کو پریشان کر دیتا ہے۔ اسپر نرا افسوس! یہہ آدمی ہو کر
حیوانوں سے بدتر ہیں۔ کیونکہ انکو جگہہ تو مقدار سے ملتی ہے۔ انکو [illegible] مطلق
لحاظ نہیں۔ پھر کیوں نہ دوسری ولایت کے مہذب ہم کو نیم وحشی بلکہ [illegible]
[illegible] کہیں۔ اب میلہ کی سرسری کیفیت سنیئے۔ جہاں خاص شوالہ مندر ٹھہہ
بازار لگا ہے وہاں گنوار [illegible] سے ایک عجیب چلی چال پڑا ہوا ہے
مجاور اناج کوڑیاں۔ گوڑ وغیرہ جمع کرنے میں چاروں طرف سے معروف ہیں۔ کوئی
اپنے لڑکے کو سجدہ کرا رہا ہے۔ کوئی ہاتھ باندھے مرادیں مانگ رہا ہے۔

ہیں نو شادی شدہ لکر طواف کر رہے ہیں - وہاں سے چلو - دروازہ سے نکلتے ہی
دو رویہ فقیر چادریں بچھائے آسمان سر پر اٹھا رہے ہیں - تماشائیوں کا ٹھٹ دور دور
تک بچھا کرتے ہیں - کوئی سانپ کو آگے ڈالے بین بجا رہا ہے ایکطرف ایک
حلقہ میں بہت سے لوگ جمع ہیں - جمیں ایک مچھندر پاؤں میں گھونگرو باندھے
لنگوٹی لگائے سر پر ایک تھان کا پگڑ باندھے اچھل رہا ہے اور بیہودہ بے تکے
گنواری راگ گا رہا ہے - دہقان ریجھے ہوئے ہیں اور بیساختہ ملے ہوئی ٹک کے
نعرے مار رہے ہیں - ایکطرف میلے کے وہ شوقین جو بڑے ٹھاٹھ سے گھر سے چلے تھے
غیر معمولی کپڑے (جو شاید ایسے وقت کے لئے خاص ہوتے ہیں) پہنے تھے - عطر پھلیل
میں بسے تھے - اب گرد و غبار سے سراپا اٹے ہوئے ہیں - رومال منہ میں دبا لیے ہیں
اور ادہر ادہر بھاگتے پھرتے ہیں - ایکطرف جاٹ دیسی شراب سے بدمست - کوئی [illegible]
کے لئے سوکھیوں کو لگائے رلیتے چلے آتے ہیں - اپنے لڑکے اور دھینگا مشتی کر
میلے کو تہ و بالا کر رہے ہیں - بازار کی طرف نکل جائیے - آہ بدبو اور سڑاندھ کے مغز
پھٹا جاتا ہے - ندیدے گنوار سڑے ہوئے گوشت مچھلیوں پر روٹیاں ہاتھ میں
لئے مکھیوں کی طرح گرے پڑتے ہیں - گنجڑے دن گئے آم ترلونہ [illegible] پر لوگ ٹوٹے پڑتے ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بدمعاشوں پر ڈنڈا برس رہا ہے - جسمیں بعض اوقات جونکے ساتھ گہن بھی
پس جاتے ہیں - میلے سے کسیقدر فاصلے پر نکلکر شیطانی جہولے والونکی قطار ہے
جسمیں زیادہ تر منڈی باہر دسے اوباش شوق سے جہولتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں
شام ہوتے ہی خلقت بھیڑ یا دہان کیطرح اپنے اپنے مسکنونکو واپس ہو جاتی ہے
جیسے سارے دن جانورون کا گلہ چر کر شام کو واپس آجاتا ہے غرضکہ ہیئت مجموعی
مختصر طور پر اسطرف کے میلونکی یہہ کیفیت ہوتی ہے - ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اس سے
کیا مارل یا سوشیل نتیجہ نکلتا ہے ؟

جہان کہین مقامی حکام کی توجہ ہوئی یا لوکل بورڈ اور کمیٹیون نے خاص تدبیر
کی - منڈی دنمائش وغیرہ کی اطلاع مضافات میں پہنچ گئی - وہان البتہ نمائش کی
وجہہ سے رونق ہو جاتی ہے - ست بھینے رئیس اپنی گاڑی گہوڑے بہیجکر حکام کے
ساتھ ساتھ ہو لیتے ہیں - میلے میں گلے پوش جابجا دکہائی دیتے ہیں -
تھیٹریکل کمپنیان ایسے سر نمایانہ میلو پر مغتنمات میں شمار ہوتے ہیں - گرخاص
رونق کا باعث وہی جہتی فرقہ ہے جنکے بغیر میلہ کا شایقونکو لطف نہین آتا
کہین طرحدار بدوپٹہ کی فرمایش ہے - کہین کسی طرح کا زیور برامد - غرضکہ انکے بغیر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

کنوئین مین گھنٹہ یا سوا پہر گنگاجی آتی ہین - چنانچہ ضلع جالندہر مین ایک مقام آدمپور کے
وہان اجبالی کے متصل ایک کنوئین مین جسکو گنگ سر کہتے ہین مشہور ہے کہ سوا گھنٹہ
گنگاجی آتی ہین - مگر یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ کسوقت آتی ہین - کنوئین پر بہت سے
جاہل لوگونکو پکڑ پکڑ کر نہلاتے ہین - اور آپ تقریباً سارے دن کنوئین پر کھڑے
رہتے ہین - ان کا خیال ہے کہ دوسرون کا ایسے موقع پر نہلانا نہایت ثواب ہے
اور نہ جانئیے کسوقت گنگاجی کنوئین مین آوین اور ہم پر چھینٹ پڑجاوے -
ایک پادری کے ٹریکٹ مین دیکھنے مین آیا کہ احاطہ مدراس مین برہمنون نے
حولہ مین مشہور کردیا ہے کہ فلان روز اس تالاب مین گنگاجی آتی ہین - وہ تالاب کچا
اور بہت چھوٹا ہے - خلقت کے اژدحام اور اشنان کے باعث پانی کا اسقدر نام نہین
رہتا - اور آخر اس پانی کو کیچڑ اور مٹی (جو خلقت کی آلایش اور شریر کی میل وغیرہ
سے متعفن ہوتی ہے) بدن پر تھوپنا پڑتی ہے - بعضے جو اندھو نہین کا نے راجا کی معرفت
مین اس کیچڑ کو لیجاکر اور کنوئین کے پانی مین ملاکر نہاتے ہین - اب سوائے اسکے
کیا کہا جاوے کہ لوگونکی مت ماری گئی ہے -
گنگاجی پر کہتر دیکھا جاتا ہے کہ کئی ننگے برہمن بچے لڑکے پانون مین گھونگرو باندھے

بال بڑہائے سُرخ جامہ پہنے جگہہ جگہہ ناچتے پہرتے ہیں اور پیچہے پیچہے ایک لنگوٹا
آدمی ایک ٹوٹی پہوٹی سارنگی یا کنگری لئے ہوئے گاتا جاتا ہے - جسکو شاید
بہگت کرانا کہتے ہیں - اور وہ بہی فیس کے موافق - مطلب صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ
گنگا کو بہاگیرتہہ لائے اور اپنے خاندان کو تار دیا - اور ساتہہ ہی خلقت کو بہی - البتہ
اگر اصلیت کو لیا جاوے جو استعارات کے ذریعے بیان کی گئی ہے یا تواریخی طور پر
ٹہیک ہو تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ بہاگیرتہہ کے آباؤاجداد دریائے گنگ کی
نہر کو لانیکے لئے نہایت کوشش کرتے تہے - آخر بہاگیرتہہ جی نے اُسکو سرانجام دیا لیکن یہ
ع - اگر مید نتواند لسپر تمام کند - ایسی کامیابی کے موقع پر اکثر کہا کرتے ہیں کہ فلان
آدمی نے اپنی سات پیڑہیوں کو تار دیا (یعنے نام روشن کر دیا) اور سورگ لوک سے
بوجہہ اونچائی شاید کیلاش پربت کی بہی اترائی چڑہائی ہو - اور ممکن ہے کہ
مہادیو جی اُس علاقہ کے مالک ہوں - مگر اب یہہ دیکہنا چاہئے کہ اتنے کہدینے سے
پاپ کیا دور ہو سکتے ہیں - اور بہگتی کہاں ہے؟ گو یہہ تاریخی یادگار بہی یاد ہو شاید
عوام بوجہہ تشبیہات اور انکار کے شکل سے سمجہہ سکتے ہیں مگر اسکا اثر ہماری تبدیلی پر
نہیں پڑ سکتا - اسیطرح سے ہم یہ بہی کہہ سکتے ہیں کہ کلکتہ کی نہر کو [illegible] لائے ہیں ہے)

فرنگی ملاتے - اور کل علاقہ کو تارد یا -

جگناتھ - بدری ناتھ وغیرہ تیرتھو نہیں دشوار گذار پہاڑون اور پچیس جہولا جیسے خطرناک راستون سے جانا اور وہان جاکر صرف مُرلتے رشی مُنیون کی دہونیون اور مہدیست دیا مورتیونکو دیکہہ آنا کیا فائدہ مند ہو سکتا ہے - اب وہ زمانہ اور وہ آسایش ان مقامو نپر نہین ہے - جیسی کہ پہلے ہوا کرتی تہی - اور نہ ہی وُہ ست سنگ ہے - اگر سال مین دو چار دفعہ یا عمر مین ایکدو مرتبہ کسی سکول یا کالج کو کوئی شخص دیکہہ آیا کرے تو کیا وہ عالم ہو سکتا ہے - اور وہان سے جاکر کچہہ ثواب حاصل کرلاتا ہے جو مین کہو نگا ہرگز نہین - بہت سے لوگ گنگاجی کو دریائے گنگ کہنے پر نہایت برافروختہ ہوتے ہین - اور کوشش کرتے ہین کہ سکولونکے نقشون سے بجائے دریائے گنگ کے (جسکو لڑکے ابتدا ہی سے کہنے لگجاتے ہین) شریمتی گنگی گنگاجی وغیرہ لکہوا دین - یہہ بات البتہ وہان ممکن ہے جہان خاص ایسے اعتقاد والون کے ہی لڑکے پڑہتے ہون - ورنہ سرکاری مدارس مین جہان ہر ایک مذہب کے طلبا پڑہتے ہین - یہہ بات ہونا کٹہن ہے - کیونکہ یا تو سب کے اعتقاد کے موافق ایک دریا کے جُدا جُدا نام ہون - یا جو بات کہ ظاہر اور عام پسند ہو — میری رائے مین اس سے وہ کوئی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تواریخ سے روشن ہے کہ ایک آدمی نے لاکھوں کا سدھار کیا ہے - الا اس کام کے
لئے استقلال اور ہمت درکار ہے ۔

بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ گنگا جی کے پانی میں جو یہ تاثیر ہے کہ مدت تک
نہیں بگڑتا - اسکا باعث ہڈیاں ہیں - ہڈیوں میں جو فاسفورس ہوتی ہے وہ
پانی کو خراب نہیں ہونے دیتی - نہروں کے پانی میں بہت کم پائی جاتی ہے
فاسفورس ایک رقیق مادہ ہے جو اکثر ہڈیوں سے برآمد ہوتا ہے - یہی وجہ ہے
کہ اکثر قبرستانوں میں رات کو آگ روشن معلوم ہوتی ہے - اسمیں کوئی کلام نہیں کہ
ابتدا ہی سے گنگا جی کا پانی نہایت شدہ پوتر ہے اور صحت بخش ہے اسلئے
مہاتما لوگ رشی منی اسکے کنارہ پر باس کرتے تھے - اس زمانہ میں بھی تبدیل
آب وہوا کیلئے جانا اچھا ہے - گر میلوں کے موقعہ پر بہتر نہیں -

جو لوگ یہاں [illegible] چھوت وغیرہ کا بچار کرتے ہیں - وہ جگناتھ میں جاکر
بغیر کسی قسم کے پرہیز کے بھرشٹ بھات کھاتے ہیں - ان سے دریافت کرنا چاہئے کہ ولایت کو
جو لائق ہونہار نوجوان جاتے ہیں انکے واپس آنے پر جو طوفان بدتمیزی برپا ہوتا ہے اسکا
زیادہ تر باعث کہاں پاں ہے - جگناتھ سے جو لوٹ کر آتے ہیں وہ قطعی پرایشچت

کرنے پر بھی مستعد ہوتے ہیں۔ سونے کی ریت اور پارس کی انگلی کی تو اچھی طرح
سے قلعی کھل گئی ہے۔ اب پا سہائنج کو بھی دم کا جاتا ہے

پوشیدہ نہیں ہے کہ جو جگناتھ وغیرہ کی نسبت ہندوؤں کے پہلے خیالات تھے
انہیں اب زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مسٹر ٹویل سابق کمشنر کماؤن نے اپنے
اقتدار کے ذریعے کیدارناتھ اور بدری ناتھ کے درمیان یاتریوں کی آسائش کیلئے
سڑک تیار کی۔ ایسے وقت میں حریفوں نے نہایت شور و غوغا مچایا کہ مسٹر ٹویل نے
عیسائی ہو کر بت پرستی اور نامعقول کاموں کو ترقی دی۔ مگر اسکا جواب کس خوبی
اور صفائی کے ساتھ دیا گیا کہ عین [illegible] ہے وہ کہتے ہیں کہ گپ
معجزات اور بت پرستی وغیرہ کو نیچا دکھانے یعنے قدرتی طور پر بار ڈالنے کا یہی
سہل نکلا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اسکو سستا اور عام کیا جائے۔ ایسے ذرائع
بہم پہنچائے جائیں کہ جن سے خلقت بآسانی جا سکے آخرش اوہامی باتوں کی تکذیب
ہو کر اعتقاد سست پڑتے جائینگے۔ اور ایکدن خیالات باطلہ کا خاتمہ ہو جائیگا۔

جوالا جی دیوی کا نام اسم بامسمی ہے۔ آگ کی لاٹوں کو دودھ اور پیڑے
چڑھائے جاتے ہیں۔ غریب بکرے بھی جانوروں کی ناحق شامت آجاتی ہے۔ ظاہر میں

سالک کو ثابت طوان کہا جاتا ہے - مگر ہم تو جانتے ہین کہ نزل ابن عینیہم سیر نزدیک
ادہر ادہر سینکڑون گنڈ ہین - ایک گو کہہ گنڈ ہے جسکو ذرا لکڑی سے ہلاؤ تو گندہک
کی فورا بو آنے لگتی ہے - وہان کہا جاتا ہے کہ گورو گوبند جو الامائی کر بہائی کھچڑی
کہچڑی پکاتے تہے - نمک نہین رہا تہا - سو نمک لینے گئے ہوئے ہین - ابتک لوٹ کر
نہین آئی - اسلئے انتظار مین ابہی کہچڑی کا ادہن ہو رہا ہے - منی کرن بہی بڑا تیرتہہ
گنا جاتا ہے - جہان پانی مین چاول ضرور پک جاتے ہین مگر کہانیکے کام کے نہین
رہتے - کیونکہ گندہک کی حرارت جس کیوجہ سے پانی گرم ہے چاولون کو بالکل
بیکار کر دیتی ہے - اور رنگت بدل جاتی ہے - بدبو آنے لگتی ہے اور قابل استعمال
نہین رہتی - گوردوارہ کیطرف ایک ایسا کمرہ ہے کہ جسکو ہلاؤ تو وہ جہولنے لگتا ہے
خوب چڑہاوا چڑہتا ہے - کیا ان لوگون کو ٹہیک تیہر دیکہنے کا کبہی اتفاق نہین ہوا؟
کسی تیرتہہ مین زیادہ بھوم - یہہ ہے کہ دروازہ کے عین وسط مین ایک لوہا گولا
لٹکتا ہے - جسکا کسی پر سہارا نہین ہے - سیاح بہولے بہالے زن و مرد کرامات سمجہکر
خوب سجدہ کرتے ہین منت مانتے ہین - اور ہدیہ چڑہاتے ہین - عقلمند پرش
ذرا سمجہ جاتا ہے کہ اوپر نیچے دروازہ کے سنگ مقناطیس لگا ہے جسکی برابر کی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو پہنکو ملک و چندر رکہتے ہین۔ اسلئے راج کے باعث پرجا بہی اندو کہلانے لگ

گئی۔ خلاصہ یہہ کہ چندر بنسی ہوگئی۔ یہہ بہی انکا ثبوت ہے۔ پہلے تو از روئے تاریخ

یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ چندر بنسی راجہ کس زمانہ مین راج کرتے تہے۔ کیا سرشٹی

کی آدی سے ہی؟ اگر کہو نہین بہت بعد مین۔ تو اندو کہلانیکے پیشتر کیا کہلاتے تہے

اور یہہ کیا ضرور ہے کہ راجہ کے کُل کی پدوی یا گوتر پرجا بہی اختیار کرے۔ اگر ایسا ہی

چاہیئے تو آجکل انگریز راج کرتے ہین انکی بہی پدویان دہارن کرنی چاہئین۔

اسطرح دہرم سبہا والے لیکچر کے وقت بیچ بیچ مین سناتن دہرم کی جے جے کے

نعرے بلند ہوتے ہین۔ اگر انسے دریافت کیا جائے کہ وہ کونسا سناتن دہرم ہے

اور ہندوؤن نے وہ دہرم گرہن کیا ہوا ہے۔ انکو کیا کہتے ہین؟ بس قفل سکوت

بردہن۔ جہانتک سمجہ سکتے ہین یہہ دلایل لچر پوچ ہین۔ پیر نابالغونکے سمجہانیکیلئے

شاید کچہہ کام دیتے ہون۔ آریہ دہرم سے یہانتک منحرف ہین۔ اور ہندو دہرم پر یہانتک

جان نثار ہین۔ کہ ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ جوالاجی کے مندر مین ایک

ہندو برہمن نے جوت کو دودہ پیڑون کا بہوگ لگانیکے بعد اور اپنی نیچ کی مراد

مانگ کر دلی زبان سے یہہ پرارتہنا کی جو زبان پنجابی مین تہی اور جسکا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ

"تیبے مہامائی! اس کلجگ کے سمے میں تیری جاگتی جوت ہی ہے جسکی سیوا ہی سب دیتے ہیں۔
تیری ہی مہمان سب گاتے ہیں۔ آجکل ایک آریہ مت چلا ہے جس سے سناتن ہندو
دہرم کو بڑی ہانی پہنچ رہی ہے۔ دیوی۔ دیوتا۔ برہمن کو نہیں مانتے۔ ایسی کرپا کر
کہ اس پنتھہ کا بیج ناش ہو جائے اور تیری سدا ہی جے جے ہوتی رہے"

یہہ سنکر انکو بڑی ہنسی اس بہولے پن پر آئی چونکہ تفریح طبع اس سیاحت سے مطلوب تہی
اسلئے خاص مندر میں ٹوکنا نہ چاہا۔ جب مندر سے نکلے تو سامنے کا نگڑہ شن کا ایک پادری
وعظ کر رہا تہا۔ اُنہوں نے ہندو کو مخاطب کرکے کہا کہ کیوں جی مائی انکو نہیں بخشش
لیتی جو بلا کہتکے میں چھاتی پر مونگ دلتے ہیں۔ ایکبے تو آریوں کے لئے مائی سے کہا ہے
ہمکو بہی آؤ تو بخشنے کے لئے بہی ضرور کہنا۔ غرضکہ وہ یہہ معلوم کرکے کہ خاص استہان میں
بہی آریہ موجود ہیں۔ اور میری پراتہنا سن لی۔ نہایت نادم ہوا ؀

ہر ایک بہی خواہِ ملک اور قوم کا فرض ہے کہ جو بات اُسکو اپنے ملک
اور گورنمنٹ کے حق میں بہتر معلوم ہو۔ اُسکو بلا تامل ظاہر کردے۔ اور پبلک اگر گورنمنٹ
کو یہہ مناسب ہے کہ اپنی سٹیٹ کی سپرٹ پر لحاظ رکہکر اُسکی تدبیر پر توجہہ کرے۔ اگر

سرایسوا بھی سبب زوال ہو۔ اگر نقص ابتر ہے تو ترمیم کی جاوے اس کے بعد گورنمنٹ
اور پبلک میں روز بروز اتحاد بڑھتا ہے۔ اور خیرخواہوں کو مدد و مشورہ دینے کا حوصلہ
ہوتا ہے جسکی صورت ہر طرح پر منفعت نکلتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اسوقت کئی معزز پروفیشن ہر طرف سے انگشت نما ہو رہے
ہیں۔ اور یہاں تک کہ حقارت کی حد کو کچھ پہنچ گئے ہیں اور کچھ پہنچنے والے ہیں
وہ پیشے جو آپ سے کچھ مدت پیشتر نہایت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے
انہیں پر اب ناک بھوں چڑھائی جاتی ہے۔ سچا نامور اور خیرخواہ کسی حالتیں کسی کو
گراہ حقیر پائے اسکو علم ہے گر وجوہات حل نہیں کر سکتا۔ دیکھکر رہ نہیں سکتا
خاصکر ایسی حالتیں کہ جو معزز ہوکر حقیر ہوتے جاتے ہیں۔ اسلئے وہ خوش ہوا خواہی
و ہمدردی میں خاموش نہیں بیٹھیگا۔ بلکہ ان وجوہات کو معلوم کر کے جو ان
خرابیوں کے موجب ہوئے ہیں۔ انہیں دور ہو میں سے کسی کیطرح نکالکر اور انکو
ویسے ہی اصلی حالتیں دیکھکر خوش ہوگا۔

مثلاً وکالت کا پیشہ آزادانہ اور معزز شمار کیا جاتا تھا۔ اور جو سرکار کی غرض
اس سے تھی وہ خوب تھی یعنے کہ قانون دان صاحب کی وساطت و وکالت سے

پبلک گورنمنٹ کے قانونی انصاف اور آزادیوں سے بخوبی مستفید ہو سکے اور
وہ باریکیاں اور ایچ پیچ جو مقدمہ کی بنا اور دوران مین پیدا ہو گئے ہین
ان قانون دانونکی معرفت عدالت کے روبرو حق بجانب فیصل ہو کر انمین دودہ کا
دودہ اور پانی کا پانی ہو جاوے - مگر آجکل دیکھا جاتا ہے تو وہ بات ہرگز نہین
پائی جاتی - یعنے ایک خفیف سا تنازعہ جو ایک راہ چلتا بھلا مانس معقولیت کیساتھ
طے کر سکتا تہا - عدالتین چڑھکر اور ان قانون دانونکے ہاتھ مین پڑکر عجب مخمصے مین
گرفتار ہو گیا - نہ طے ہوتا ہے نہ ختم ہونے مین آتا ہے - نت نئے دن گرگٹ کیطرح
رنگ بدلتا جاتا ہے - حتیٰ کہ مقدمہ کرنے والے مرجاوین - گر مقدمہ نے آبحیات
پیا ہے اُسکے لئے ایک سو ایک ٹیڑا اور سرکاری انصاف کا دروازہ کہلا ہے اس
دفتہ بر فتہ یہہ نتیجہ نکلا کہ پبلک مکاریاں اور داؤگہات سیکہہ کر کہونٹے کے بل
شیر ہو گئی - اور مقدمہ بازی کا چسکہ پڑ گیا - نوجوان تعلیمیافتون کو منٹلمین بننے
اور باجاہ و حشم رہنے کے لئے حوصلہ افزائی ہوئی - اور اظہار لیاقت کا سہل لٹکا
ہاتھ آیا - ایرا غیرا عدالت اور عدالتون کے جوائیونکو جہوٹی شہادت کا صیغہ لبا
لہہ آیا - جیسے بلی کے بہاگون چہینکا ٹوٹا - جابجا فرشتہ صورت شیطان سیرت

نظر آنے لگے۔ دیکھنے کو عبارت بندش بنی ہین۔ لیاقت اور ضابطہ ملکی کی پیشانی پر
خستگی گواہی دیتا ہے۔ ابتدا مین ملا اور گلے مین کنٹھی پریسائی کا باعث ہے۔ گر
مدعا اسنے وکیل اور میونسپل عدالتین جتنی بار چاہو گنگا جلی اٹھالین۔ تقریباً
ہر ایک ضلع ہر زبان حال یون پکار پکار کر کہہ رہا ہے بقول شخصے کہ ع

جتنے درکار ہون اس ضلع سے لیجائے کوئی۔ شاہد کاذب و تکرار [illegible]
قاضی و حاجی و مفتی مین بہت این پہرتے۔ ایک دو آنے پر قرآن اٹھانیوالے

اور گورنمنٹ کو آئے سال نئے نئے قسم کے ایکٹ بنانیکی ضرورت پڑی اور بجائے
رفع غلط فہمی و اتحاد کے رعایا اور سرکار مین قانونی پیچیدگیان حائل ہونے لگین۔
بھلے مانس عدالت کے دروازہ کو (خواہ کسی صورت مین ہو) دیکھنا قہر خدا سمجھنے لگے
بدمعاش اور عیارونکی چڑہ بنی۔ بھلے لوگ زمانہ کی ہوا کو دیکھکر صبر اور شکر سے
کام لینے لگے۔ بھئی سمہ ہی کچھ ایسا آگیا ہے۔ ع

میر صاحب! زمانہ نازک ہے۔ دونون ہاتھون سے تھامیے دستار

بعض لنگوٹی بند گذار ساہوکارون کے جور و تعدی سے جان تنگ ہین۔ گر
وکیلونکے ایجنٹونکے ہتھکنڈون سے بھولکر کیا ہوئے جاتے ہین۔ اگر

کو کچھ پرواہ نہیں۔ اندیشہ ہے ہو کر شامپ مین گھر بیٹھ سکتے ہین۔ بعض
خدا ترس بندے جنکے دلون مین رحم کے آثار پائے جاتے ہین رو دیا
جاتے ہین کہ شامپین سے خلق خدا تباہ ہوئی جاتی ہے۔ سرکار کا گھر بھرا
جاتا ہے۔ سرکار ہر دلعزیزی کی رو سے اپنا خرچ اور نمائش حالت دکھلا کر
چلاتی ہے کہ بیان پہلے ہی اتنا کہا گیا ہے۔

پیر خود درماندہ کرا رہبری کند

پبلک اور خدا پرست دونون طرف سے زور دے رہے ہین کہ [illegible] آبکاری
مین نمایان تنزل کیا جاوے۔ ادہر اکسائز کمشنر مالی حالت کی کمزوری
دکھلا کر کمشنرون اور ڈپٹی کمشنرون پر زور دے رہا ہے کہ فلان قصبہ
مین بقدر آبادی ہے وہان ایک نئی دوکان کھولیجاوے تو کیا عذر ہے
وہ مقام اتنا بڑا ہے کہ وہان دو لائسنس بآسانی دئے جاسکتے ہین۔
اب غور کرنے والے شش و پنج مین ہین کہ کیا کیا جاوے؟ کونسی اچھی
صورت نکلے جو یہ خرابیان بتدریج ملک عدم کو سدھارین۔ اسلئے ہم ایک مختصر
اصلاح دیا چاہتے ہین۔ جو امید ہے کہ آہستگی [illegible] کے ساتھ کارگر ہوگی؟

موجودہ فرقۂ وکلا جو عموماً قومی و مذہبی انجمنوں اور جدید
سوسائیٹیون مین زیادہ تر انٹرسٹ لیتا ہے اُسکو اگر وہ اپنے ملک
قوم کا حقیقی خیرخواہ ہے تو سفے الحال اگر زیادہ نہین تو اتنا مزید ملی
خیال رکہنا مناسب ہے کہ ایسے معاملہ مین جسمین اپنا تہوڑا سا فائدہ ملحوظ رکھ
اور علاوہ ازین چپنا چپٹی ہوکر خرابیان بہت برپا ہونگی اُس سے اجتناب
رکہین اور حتے الوسع اپنے پرائے انفلوئنس اور نیک نصیحت وغیرہ سے
حقیقہ کے فرو کرانے مین ساعی ہوا کرین - اور وہ نوجوان جو آئندہ اپنے
شوق کے موافق اس معزز پیشہ کو اختیار کیا چاہین - اُن کو مناسب ہے کہ
پریکٹس کرنیکے پیشتر حتے المقدور اپنا تعلق کسی زرعتی تجارتی مذہبی
پیدا کر لیا کرین جیکے فروغ کی انکی ذات سے بہت کچھ امید کیجا سکتی ہے
اس سے یہہ نتیجہ نکلیگا کہ آنکی کُل توجہ اور مدار و مدار صرف اسی بات پر ہوگا کہ
" یا اللہ بہیج ! ورنہ ہم صبح خالی ہی جاتی نظر آتی ہے" کوئی لڑے اور
ہماری ہانڈی چڑہے" - بلکہ جانثار اور سچا مقدمہ لینے مین فخر سمجھینگے - اور
یہانتک کہ کوئی شریف یا تنگدست بہلا مانس اگر کسی ناعاقبت آفت مین آگیا ہے تو

اُنکے اپنے پروفیشن کی بابت معقول دستگیری کر سکتے ہیں۔ اعداے پروفیشن
کو خیال میں پروفیشن ثابت کر دینگے۔ اور بدنامی کا دہبہ سب جاتا رہیگا
اسیطرح معاملے طوالانی نہیں پکڑینگے۔ اور اسٹامپ عدالتی اعلی تقلیلی
خرچ ہے اور نیز اُنکے دیگر فروعات سب رفتہ برفتہ اُس حدتک پہنچ جائینگے
جو واجبی ہے۔ مگر سچ تو یہہ ہے کہ ہم اُسیوقت واہ واہ اور آپکی مدحت
کے لایق ہونہار کہینگے۔ جبکہ ولیٹرن سولیزیشن۔ مغربی تہذیب کی جایز
تقلید کرتے ہوئے ساتھہ ہی دل رنگ ہوکر بہی دکہلا دیں۔ اب رہا اپنی گھر
کا اس کمی کے بدلے گہر گہاٹ پورا کرنا اور اپنے ہائیرنگ جنریشن کو
ٹہکانے لگانا۔ سو اُسکی نسبت بہی ہم قدرے قلیل لکہتے ہیں۔ دانا ر
رموز کو سمجہکر کاربند ہو سکتے ہیں۔ گر وہ جاہل کوتہ اندیش جو چار پیسے پاکر
دہنتا سیٹہہ بنجاتے ہیں اور مونچہوں کو شراب لگاکر دون کی لیتے ہیں۔ اور
جہوٹی شیخی پر اُدہار کہائے بیٹھے ہیں۔ اُنکی سمجہ میں آنا البتہ مشکل ہے
جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ تشخیص کنندگان انکم ٹیکس ونائجہ بکار حکام کے
یہہ بات ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ زمیندار اور اہلکار کے لوگ بڑے لدائے میں

اور سونی اسامی سمجھکر خوب کہاں کھینچتے ہین - جبکا خمیازہ اُٹھاتے وقت
ویسی ہی تباہی مچاتے ہین -

کریا اینچ پر سرسری نگاہ ڈالنے اور [illegible] اسکا اخبار ہوپ کی تائید کی رُو سے جو بعنوان "ای پونڈ برا گریس" ہوئی ہے صاف ثابت کہ اگر بعوض بحال کل لسان صرف زراعت کی ہی کاروبار کو ترقی دینے مین مصروف ہوجائین تو بھی بہت سے قطعات بغیر کاشت کے رہ جائینگے - علاوہ ازین پہاڑ و نیز صدہا قسم کے قدرتی میوہ جات کا ہونا اور وہین بغیر کا آمد ہوکر رہ جانا - بیشمار سرسبز قطعات کا جڑی بوٹی اور ساگ پات سے لہرانا اسبات کی لیوے شہادت ہے کہ اُس خالق نے اپنی مخلوقات کے لئے ہر طرح کا سامان بافراغت مہیا کئے ہین - اُسکے گھر مین کسی بات کی کمی نہین ہے ہم ہی اپنی جہالت اور غفلت سے اپنے پاؤن مین آپ کلہاڑی مار لیتے ہین - ایک سبزہ زار [illegible] سواے لید گوبر گوڑے کرکٹ کے اور کیا وہ نہین جانتے - ایک وہ بھی ہوجاتے معالجات کے جز اُنکو علم کیمیا کی رُو سے ملاکر وہ کیا طیار کرتے ہین جسکے نور کے آگے طلسم بھی مات ہے - خاصکر یہہ اسرار [illegible] کرشمہ نہایت ہی

نہایت عجیب وغریب کام لئے گئے ہین یہانتک کہ ڈاکی دل کا دفینہ بھی انکے
ذریعے سے کرتے ہین - حال مین ایک ڈاکٹر نے ایجاد کی ہے جسکا نام
"این اینڈ ٹو دی وار" (جنگ وجدل کا خاتمہ) رکھا ہے - یعنے ایک
مرتبان مین سے چند بجلی کے شعلون اور مومیون کو غنیم کے لشکر کی طرف
رُخ کرکے چھوڑ دیا - اور دم زدن مین ہزارون متنفسون کو بیحس وحرکت کردیا
ذرا زیادہ عمل کرنیسے "کارستان تمام شد" اسکا تجربہ زہریلی مکھیون وغیرہ
پر کیا بھی جا چکا ہے - مگر اسکے موجد اس ترکیب کو ظاہر کرنے مین تامل کرتا ہے
وجہہ یہہ کہ وہ اس خیال مین ہین کہ آیا یہہ ایجاد خلق خدا کے لئے کہانتک مفید
ہو سکتی ہے - انجنون اور کلون سے مہینون کا کام منٹون مین لیا جاتا ہے
غرضکہ یہہ سب علم وہنر کی برکتین ہین - اور اپنی چستی وچالاکی جسکے وسیلہ سے
یہہ انجام پذیر ہوتے ہین -

ہمارے ملک مین سرکار نے ابتدا مین تعلیم پر اچھی توجہہ کی مگر ابتدائی سے
اعلے تعلیم کو کسیقدر پہیلا کر اب حکمت عملی سے روکتی ہے - مگر ساتھہ ساتھہ ہی
پرائیویٹ کوششین بفضلہ روبترقی ہین - جب ہم اس پرائمری سرکاری تعلیم پر

ایک سرسری نظر دوڑانے میں تو صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ اسکا اثر کچھ اچھا
نہ ہوا۔ خاصکر دیہاتی مدارس میں زمینداروں کی اولاد پر۔ جو آدہ کچھ سے رہکر
دین و دنیا دونوں سے جاتے رہتے ہیں۔ نہ آگے بڑہنے کا حوصلہ نہ اپنے
کام پر توجہ رہتی ہے۔ اب جو زمینداری سکولوں کا ڈہنگ ڈالا ہے یہ بہی
اطمینان بخش نہیں۔ کیونکہ اسمیں ایسے کوئی عملی سامان مہیا نہیں ہیں جن سے
سلسلۂ زراعت میں ترقی مقصود ہو۔

یہ ظاہر ہے کہ جب تک گورنمنٹ خود بدولت یا پبلک (کسی انجمن وغیرہ
کی صورت میں) اپنے ہاں ینگ جنریشن کی سرپرستی قبول نکرے تب تک اسکے
معقول ٹہکانے ہونا دشوار امر ہے۔ جابجا ایسے انسٹیٹیوشنس قایم ہونے
چاہئیں جہاں ماہران فن زراعت عملی طور پر تعلیم دے سکیں اور ساتھ ساتھ
ان لڑکوں کی بہی پڑہائی ہوتی رہے۔ بعد مقررہ وقت کے اس تعلیمگاہ کے سند یافتہ
بخوبی وجہ معاش پیدا کر سکتے ہیں۔ یعنی جنکو زمین حاصل ہے وہ اسمیں نمایاں
ترقیاں کر سکتے ہیں۔ اور جنکے پاس قلت ہے یا نہیں ہے انکے لئے سرکار کو
مناسب ہے کہ وہ قطعات اراضی جو بغیر فائدہ کے پڑی ہیں۔ آسان شرایط پر

عطا فرما کر انکی حوصلہ افزائی کرے یا کوئی لیبنی بابنک اسکام کر اپنے متعلق کرکے
ابتدا میں ضروری اسباب بہم پہنچائے اور بعد میں منافع کثیر اٹھائے -
اور اپنے ریزنگ جنریشن کو آزادانہ زندگی بسر کرنیکا رستہ دکھلائے
اسیطرح جون جون تہذیب اور فارغ البالی بڑھتی جائیگی - جائز ٹیکسون سے
سرکار کے اخراج کو ترقی ہوتی جائیگی - اور یہ معقول ٹیکس (جو مہذب ہونیکا
ثبوت ہونگے) نامعقول ٹیکسون کی (جیسے شراب بھنگ افیون چرس) کمی کو
بخوبی پورا کردیگی - بانی اور نوجوانون کیلئے ملک خدا تنگ نیست ہر ایک تہذیب
صیغے کے دروازہ کھلے ہوئے ہین جسطرف چاہین ذوق شوق سے داخل ہون
اور جا بجا نہایت کا لطف حاصل کرین - الغرض سبکو سہارا دے کر مالا مال
کردیجے پیدا کرکے شبہہ کرم کرین :

دن رات کے عرصہ مین تقریباً ہم سب اس کلمہ کا ادا بھی
گناہ ہی کرلیتا ہے کہ اپنے گھر - باہر - دوست آشناؤن مین کہتے سنتے
ہین - ورہو قعہ و محل بھی پوشیدہ نہین ہے - سستی بے پروائی - پست ہمتی

بات کا ٹال دینا اسکے حرف حرف سے ٹپکتا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ زراعت تجارت مین چہوٹے چہوٹے جزیرے بقدر سبقت لیگئے ہین کہ ہندوستان سا برِ اعظم کیا کہین کہ کہان ہے ۔ مثل تہا کبہی ہم کہ ہم ہم تہا ہے تو سب کچہہ ہے ۔ گو پیچہے سو ایک دن سارا ڈہوڈہا ہی بنیاد سے گر پڑے ۔ چار دانگ عالم مین مشہور و معروف لایق فایق مسٹر دادا بہائی نوروجی کے نقشجات تجارت و زراعت جو انہون نے بڑی کوشش و کمالیت سے طیار کئے ہین انسے دکہلائی پڑتا ہے کہ البتہ ہندوستان چند چہوٹے چہوٹے جزایر وغیرہ کی فہرست مین بالا ہے ۔ کچہہ نہیہ ہی لاکہ غنیمت ہے۔ آخر مین کہنا چاہئیے بمبئی۔ بنگال ۔ مدراس وغیرہ کے تعلیمیافتہ پارسیون اور دیگر عالم تجربہ کار گروہون کو جنکی وجہ سے اتنی بہی ناک رہگئی۔ ورنہ سب سے بڑی لمبی ناک والے ہم نے [illegible] تو کچہہ شبہہ ہی نہین تہا ۔ افسوس! بہیسڈی ہین تو یہہ دونون نہین۔ یعنے ممالک مغربی و شمالی و اودہ و پنجاب ۔ جہانکا باوا آدم ہی نرالا ہے ۔ سبب کا کیا پوچہنا۔ یہ اندہا بہی کہہ دیگا کہ وہی جہالت کی ڈاین کلیجہ چاٹ رہی ہے ۔ ہان کہاوتین جہوٹی اور بیہدی مثالین خدائی کی سُن لو ۔ پڑہ پڑہ کر لسترانیان اور مردون کی لینگے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سپہ دیکھو قدرت کے کہیل - ایک بقول "گو سالۂ ما پہر شد و گاؤ نہ شد" - یہہ
ذہن بلند ہے بیٹھے ہین کہ جی ہارے کئے سو کیا ہوتا ہے - ہم تو سب
لوکل ہین - کہیتی پڑی ہے اسکی مہر ہوگی آپ ہری ہو جائیگی" - مطلب یہہ کہ
الینظر ہی آکر ل جوت جائے - کہاد ڈالے اور کہیتی پیدا کرکے روٹی بناکر
لقمہ بنکے موہنہ مین دیجائے - اور یہہ پڑے ہوئے ملارگا یا کرین -
اور کہا کرین کہ "ارے بہئی چند روزہ زندگی کے لئے کون اتنے بکہیڑے
کرے کوئی دم کا گذارہ ہے - بس بول تو - یہی ساتہہ جائیگا" اگر آپ
زیادہ دلیل کرینگے - تو دہنا جاٹ بلک کے ببرون کا یا کوئی اور
ایسا ہی قصہ سنا دینگے - جہان نہ تاب گفتن - نہ جائے رفتن - تم لاکہہ کہو ہم
ایک نہ مانی - طبیعت چاہتی ہے کہ ان جاہلون کے قضیہ مین دفتر کے دفتر
لکہہ دے - مگر حیف کہ اس سے صورت مطلب برآری کی نظر نہین آتی - اگر
اوسسے کیا [illegible] بے پروائے نباشد کسے دتوا

بہت دور نہ جائیے - اسوقت ذرا سی شے پر ہی نظر ڈالئے - قلم -
دوات - سیاہی - چاقو - جو روزمرہ کے کار آمد ہین - انکی تجارت کا کیا حال ہے؟

آپ نے سنا ہوگا کہ بعض وقت جب کوئی شکایت کرتا ہے کہ ہم سے لکھا نہیں جاتا
قلم اچھی نہیں سیاہی نہیں چلتی - وغیرہ وغیرہ - تب پاس سے کوئی صاحب پکار کر
جواب دیدیتے ہیں کہ " ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا " -

رقص کردن خود نداند صحن را گوید کج

اگر غور سے دیکھا جائے تو اس بیہودہ مثال پر کوئی دانا خیال نہیں کرے گا
میں پوچھتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ دیسی جراح ڈاکٹر کی طرح صفائی سے چیر پھاڑ
نہیں کر سکتے - عام کہدینگے کہ اچھے ویسے اوزار نہیں ورنہ کیا کسی سے کم ہیں؟
میں کہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ دیسی نجار معمار ولایتی چیز کی طرح کوئی کام نہیں
بنا سکتے - فوراً جواب ملتا ہے کہ مہربان! اعلیٰ بیت اور لیاقت تو خیر ہو سو ہے
اول ویسے ہتھیار کہاں ہیں - تو پھر کیا منشی محرر کے اوزار قلم دوات وغیرہ نہیں ہیں؟
جب ہتھیار درست نہیں ہونگے عمدہ صورت بننا ہی مشکل ہے - جبکہ کاغذ
قلم دوات صاف اور درست ہوں - تب آپ دیکھ لینگے کہ کیسا ہی بدخط ہو
اسکا ضرور دل چاہیگا کہ بنا کر لکھوں - اور خواہ مخواہ دیکھنے والے کی نظر میں عمدہ
لگے گا - اور اچھا معلوم دیگا -

اب ہم کو دیکھنا چاہئے کہ فی زمانناً انکی کیا حالتیں ہیں - انگریز جو
اسوقت تہذیب شائستگی اور علوم وفنون کے مخزن ہیں - ان کے یہاں
لکھنے پڑہنے کے سامان کی اسقدر بہاری تجارت ہے اور اتنا فروغ ہے کہ
یکایک عقل کام نہیں کرتی - روز بروز ایک نہ ایک نادلی نکلتی چلی آتی ہے
دواتین دیکھو تو طرحطرح کی - ہولڈر - نوکین عجیب غریب صدہا قسم کی مختلف
بسند اور طرز تحریر کی ہیں - ایک ہولڈر مین ربٹر - ہر دو قسم کی پنسلین - قلم وغیرہ
لے لو - کم خرچ اور بالانشین - ایک چاقو مین کئی پہل - مقراض اور نہرنی پیچکش
چہری کانٹا سب کچہہ موجود ہے - کاغذ گوناگون وضع کے چکنے رنگدار
غرضکہ اسطرح بیشمار کارخانے ہیں - انکو دیکھکر گوبرکہانے والے اور
موت پینے والے دانت نکال کر کہدیتے ہین کہ "مہاراج فرنگی بڑا چترہی"
"انگریج اکل کا بڑا دہنی ہے" (انگریز) (عقل) - یہہ نہین سوچتے کہ کیون ہیں - اور کیا
وجہہ ہے ہو - کاش یہہ پیدا ہوتے ہی کیون نہ مرے - جو کفن تہوڑا لگتا -
اردو فارسی والے ہم کو اسطرح مکانک (کلا کو شل دیا) سکہلاتے ہیں - اور
خوش نویسی کا ڈہنگ تبلاتے ہین - قطعہ -

ہو جائیں - جو ابر کو دیکھکر لمبے لمبے کے نعرے مارتے ہین - بوندین جو
آسمان سے گرتی ہین - اُنکے سینون مین چھُری او کٹاری لگتی ہے - بادل کی
شکل دیکھی - اور ٹھنڈی سانسین لینے لگے - پنڈت سے جو کہلاتے مین کہ
کوئی میگھہ (مراد بارش سے ہی) کا یوگ تو ابکے نہین ہے - اگر اُسنے کہدیا کہ
ہان - تو موتہہ نہایت ہین - مگر وہ بہی تو اُسے ہی چھینٹے ہوئے ہوتے ہین - وہ خود
چھیڑکر کہدیتے ہین کہ مہاراج! ابکے تو سمہ سوکہا ہی جاتا نظر آتا ہے - کوئی برکہا
یوگ نہین ہے - پہر لو سیدہا بانی - اور "پنڈت جی - پنڈت جی! تہارو سگن
جو کہو ہے" - مطلب یہہ کہ آپ ٹہیک بتلاتے ہو - خوب آؤبہگت کیجاتی ہے

وہ میلی دہوتی والے جنکی عورات بارش ہونیکے لئے گڈے
باندھتی ہین - وہ میلی دہوتی والے جنکی عورات آدھی کچی آدھی پکی روٹی بناکر
اُسپر باجا نہہ بہرکر چوراہو نمین رکھ آتی ہین - تاکہ بارش ہو دے - ہر طرح کے ٹوٹکے
کرتی ہین - کوئی دانا پڑھا لکھا آدمی کہہ سکتا ہے کہ کرنسے ترقی کی صورت متصور ہے

یاد رکھو کہ جب تک خود پڑھ لکھکر آدمی بنکر اُنکو ترقی نہ دوگے - لاکھہ
سر پٹکو - کبھی کچھہ نہین ہوگا - پُرانے شہزادے وزیرزادے ساہوکار بچے

اسکا خیال ہے کہ ہندوستانی آدمی درحقیقت متمول ہیں۔ ظاہر میں دیکھو تو سر پر دستار
مبارک کے چیتھڑے ہوئے ہوئے۔ پاؤں میں جوتی ندارد۔ پیوندی لتّے بدن پر لادے ہوئے
بات بات میں ہاتھ جوڑ کر یہہ کہتا ہے کہ "صاحب بہوت غریب"۔ (دیکھو صاحب بہت
غریب) مگر جب اسکے گہر جا کر چھپڑ کو جا کر ٹٹولو یا کہودو تو تم ضرور روپیوں کی بہری
ہوئی چاٹی (Chati of Rupees) پاؤ گے۔ مطلب یہہ کہ اسکے پاس
بہتیرے ولے چوڑے چمار۔ بادجی آؤٹ کاسٹ لوگ انکو شاید یہہ سوجہا دیتے
ہونگے کہ صاحب! یہہ ہمارے ملک کا مہاجن لوگ ہے۔ تم کیا جانتا ہے۔ شکل پر
مت جاؤ۔ بڑا روپے والا ہے۔ غرضکہ ہم کہانتک خامہ فرسائی کریں؟ یہہ
ساری بدحیثیتی ان کی اودیا کا نتیجہ ہے۔ اصول تجارت سے ناواقف۔ علم جیوگ[illegible]
سے کورے۔ جنٹلمین پہلے مالن سے بات کرنے تک کا بھی شعور نہیں۔
اپنی دانست میں بڑی تعظیم اور پیار سے کہتے ہیں۔ مگر یہہ نہیں جانتے کہ اس سے
ہماری کہانتک توہین نکلتی ہے۔ ایک وہ سوداگر ہیں۔ جنکے کارخانے صدہا طرح کے
جاری ہیں۔ دیگر ممالک سے لین دین ہے۔ برابر جہاز آتے جاتے ہیں۔ ہزاروں
نہیں بلکہ لاکہوں روپے اشتہارات کے چہپوانے میں صرف ہوتے ہیں۔ ہر روز چاندی اور

اور پانچسو روپیہ پر کل کوٹھے کا سودا کرلیا اور نصف روپیہ بیعانہ زمیندار کے ہاتھ مین
ڈالدیئے اور تاکید کردی کہ خبردار اس سودے کا کسی سے ذکر نکرنا۔ مین کل آکر
باقی روپیہ دیکر مال لدوا لیجاؤن گا۔ ہائے افسوس! ع

بدو زر و طمع دیدہ ہوشمند

زمیندار بیچارہ کوٹھا کھولکر اپنے کاروبار مین مصروف ہوگیا۔ جب دوسرے دن آکر
روپیہ دینے لگا اور کہا کہ مال دلواؤ۔ زمیندار کے سر ہوگیا کہ بھئی کہین عقل تو
نہین جاتی رہی۔ کہین دہوکا کہایا ہے۔ یہان دانے کیسے؟ اللہ سبحان کا
نام ہے سو جب چاہو لیجاؤ۔ اس اثنا مین پڑوسی بہی جمع ہوگئے۔ اور
مہاجن جی کے حواس باختہ۔ کاٹو تو بدن مین لہو نہین۔ لوگ بہی الٹا اسی کو
قایل کرنے لگے کہ سچ تو ہے۔ اس زمیندار کے باپ کے پاس بہی اسقدر غلہ نہ تہا
جو سودا کرتا۔ غرضکہ نوبت عدالت تک پہنچی۔ آخر جیتکر ساہوکار گہر بیٹھ رہا۔
یہی حال ہمارے ملک کی تجارت کا ہے جیسے مشہور ہے کہ لا پڑے ہین دانہین ٹہرے۔
دیش کے نام گہر کے کوڑی بہی نہین دے جانتے چمڑی جائے دمڑی نہ جائے وغیرہ
اس پر بہی اور وایاپاری کہاوتین بنا رکہی ہین جو حسب موقعہ نہایت عمدگی سے بیان کرا

دیوالہ نکال دیا ایک سہل لٹکا تصور کر لیا کہ صاحب ٹلٹ الٹ دیا۔

زمینداری کی حالت ابتر ناگفتہ بہ ہے ۔ پشو دکھی کی ۔ کسانون کی
جہالت روز بروز نیا رنگ دکہلاتی ہے ۔ ممالک غیر کے ایجنٹوں کی لوریان ہمیشہ
برابر لگی رہتی ہین ۔ بیچارے کم عقل ذرا سے فائدہ پر اپنا آگا پیچھا نہین سوچتے
اولادین پڑھ حرف پڑہکر دونون دین سے جاتی رہتی ہین ۔ نہ اپنے ہی کام پر تیار رہتے
نہ پڑہنے پر ہی چپ لگتا ہے ۔ اور ہے بھی سچ ۔ بیچارے کیا کرین ۔ کوٹ پتلون
بوٹ سوٹ پہنکر سڑے ہوئے تیل کے مونڈھے چہوتے ہوئے شرم دامنگیر
ہوتی ہے ۔ ادہر اودہر کے نالائق حرامخور جنکی عقل اور آنکھین پتھرا گئی ہین ہجو لیج
کرتے ہین اور آوازے کستے ہین کہ دیکھو بھئی ؎

عجب تیری گدرت عجب تیری کہیل ۔ چھچھوندر کے سر مین چنبیلی کا تیل
(قدرت)
کوئی میلی دہوتی والا ہنستا ہے کہ ؎

ٹڑ مین پارسی بیچین تیل ۔ یہ دیکھو گدرت کے کہیل
(قدرت)
آخرش وہ بیچارے نوخیز "کثرت مین وحدت" مگر انہین مین رل مل جاتے ہین ؎

حسرت پر اس مسافر بیکس کے روئیے ۔ جو تہک گیا ہو بیٹہہ کے منزل کے سامنے

[illegible]

بیاہ شادیوں کا ضروری سامان ہوتا ہوگا - مگر دوکان میں خیریت سے دیکہو تو وہی گنتی کے
دو آدمی اور ایک ٹوٹا ہوا ٹہیکرا - گاہک پر گاہک تقاضائی آتا ہے - کسیکو کہاٹی میں
ستلائی - کسیکو کسیکی ادہوری چیز دکہلائی - کوئی تو دق ہوکر وہیں براجمان ہوجاتا ہے
کریں کیا وہی مونہہ کی پہنکنی ہے اور رونا ہے -

کہتے ہیں کہ سنار کو جگن ناتہہ تیرتہہ پر جانیکی قطعی ممانعت ہے - وجہہ یہہ کہ وہاں
جاکر جگنناتہہ جی کی چہن انگلی پارس کی جانکر کاٹنے کی کوشش کی تہی - اور جب چہیا
چلایا تو انگلی سے خون بہہ نکلا اور وہ سنار اندہا ہوگیا - اسلئے غیب سے صدا آئی کہ
سنار کی ذات چونکہ زیادہ لالچی ہے - اور پارس کو لوہے سے سونا بنانیکے لئے اوڑانا
چاہتا تہا - اسلئے قطعی یاترا مسدود - جسکے کہ جب کوئی سنار کسی حیلہ سے قصد کرتا ہے
اور جگنناتہہ پوری کے نزدیک پہنچتا ہے تو جگنناتہہ جی اپنے پنڈوں کو خبردار
کردیتے ہیں - سنار کی نامعتبری کی یہانتک روایت [illegible] کہی ہے کہ ایک سنار کی
دادا نے کسے اپنی نتہہ درست کرنیکے لئے دی - اسنے اسمیں سے بہی مال اوڑا کر
کہوٹ ملادیا - اسلئے اور دیکہو اس کی دیانتداری پر توقع رکہنی عبث ہے -

واہ رے ہندوستان! تیری ناموریاں - کیا کیا انیک لیلا برتان ہو رہی ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مگر کیا کچھ کاریگری میں کاریگری ہے - لکڑی کا اوبالنا تک تو جانتے نہیں - پھر حروف
نقشے - فوٹو - تصاویر کیا کھینچ سکتے ہیں ۔

لندن میں صرف اخبار گرافیکل کے کارخانہ میں ہزار آدمی کارٹون
بنانے اور نقشے کھینچنے پر مقرر ہیں - ایک سے ایک ہنرمند - تعلیم یافتہ - اور
علم حساب اور نقشہ کشی سے ماہر -

سکدست جو اپنی اجرت کو آزادانہ طور سے دو دو ڈھائی ڈھائی سو
روپے ماہوار تک آسانی سے پیدا لیجاتے ہیں - کیا یہہ ہمارے ملک کے موجودہ بڑھئی
نجاران اس کام کو انجام دیسکتے ہیں - اگر مشق بہم پہنچائیں تو یقینا کرسکتے ہیں -

غرضکہ ہم سازدوش بجائے ناواقف کاریگروں کو ہی نہیں دیکھ
بلکہ ملک کی دوراندیشی اور حب الوطنی کا بھی کس قدر قصور ہے - گر ہر دل جل کر ہی
نسل ہو جاتی ہے کہ وہ جہاں چون، بگڑ دفتر سے خیال - وزیری جنس شہر کے خیال

اخیر میں ہم اپنے پیارے بہار سے مخاطب ہوکر یوں کہتے ہیں کہ ؎

گلشن میں بلبل چہک رہی ہے - خوش ہو ہو کر لہک رہی ہے - سارا گلشن مہک رہا ہے
نیند میں تو ہی بہک رہا ہے ۔ جاگ ذرا او سونے والے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوجاتی ہے - اور سرائے کو وحشت کدہ سمجھکر جون تون کرکے رات کا گذارنا [illegible]

بھٹیاریون کی لڑائی سے خدا کی پناہ - وہ فحش کہ الامان - حتے کہ جب تو لڑتے

تھکجاتی ہین - تو لڑائی کو دوسرے دن کے لئے ٹوکری مین بند کردیتی ہین - اور جب فرصت

ہوئی تو آپسمین مشورہ کرکے لڑائی پھر شروع کردیتی ہین -

کوٹھڑیان حد درجہ کی غلیظ - پرلے سرے کی تاریک - بدبو نکلتی ہے

چارپائیان ایسی کہ جیسے کروٹ ہی بمشکل لے سکتے ہین - دیکھنے والے یہہ تصور کرتے

ہین کہ "جیسی روح ویسے فرشتے" - مگر ہم کہتے ہین کہ جہالت کی خواری ہے - سچے

آسایش اور انسانیت کا فیلنگ ہی نہین رکھتے - ان امورات مین تہذیب اور

شائستگی کا پرتو ہی نہین ڈالنا چاہتے - ع "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" - لاکھہ شور

کرو ہی ان باتونکو خبر کہنے والے پر یہہ ریمارک پاس کرتے ہین کہ قرب کی

علامت ہے "کہین کہا سن کہا گیا ہے" - ان بزرگ اگر ہولی دیوالی کو

ناچ رنگ کرالتے تھے تو اولادین آئے دن جھکڑ ارکھتی ہین تاکہ بزرگون کا نام

روشن ہو - رئیس ابن رئیس بوڑھون کے [illegible] ہون - بٹیرباز - مرغباز

کبوترباز - وہ بازے مشہور ہین - ہولی کو گلے مین جوتون کا ہار گدہے پر سواری سر

ایک قول ہے کہ "بے بصر لے پر" دوسرے کا خیال ہے کہ "یہ پیٹ کی بیل ہے"

کوئی توکل کے بجا صرف تقدیر ہی پر شاکر ہے - ایک تدبیر کا قایل کہتا ہے کہ

شیر کو لاتے ہیں قابو میں بشر تدبیر سے

عام کہتے ہیں کہ "بن دیا نہ دیتو بھگوان" - دوسری طرف اعلم دل سمجھاتے ہیں کہ علاج یہہ ہے کہ "بہت پڑھا ہوا پاگل ہو جاتا ہے" - چنانچہ دیوان حافظ پر اس خاصیت کا اثر بتلاتے ہیں - اور بیان ہے کہ "صرف رام نام کو سمر لے او گیان دھیان سب چولہے میں پھینک دے" - کئی حیوان ناطقون کا اعتقاد ہے کہ جگت متھیا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے یہہ سب سپن کی حالت ہے - وغیرہ وغیرہ - ہم کہتے ہیں کہ یہہ سب آدمی کا آدھا ہی کہتا ہے - "نیچر" قانون قدرت پر نظر ڈالنے سے واضح ہو جائیگا کہ بغیر عناصر کی درستگی کے یہہ سب ڈھانچ ناکارہ ہے اور سچ پوچھیے تو کسی درجہ تک دکھدایک ہے - ویدون میں اسارہ میں ایشر کی آگیا اور تاکید کو بس سمجھ کر خبر پڑی ہے کہ ان دنیا میں سب فروعات حقیقت میں "ہوتی نگیہ" کا ہی گن ہیں -

سب سے پہلے عناصر کی تہا لوگ سدھی کا گیان حاصل کرنا ضروری ہے

جسکی کہ آپ دہم میں کما حقہ تشریح کی گئی ہے - یورپ میں - گو جیسا کہ چاہئیے
ویسا نہیں - مگر تاہم انکی بہت کچھ دیگر وسایل کے ذریعے قدر کرتے ہیں -
یہی وجہ ہے کہ انکی شان میں عوام بیان کرتے ہیں کہ "یہہ لوگ اسی جہان میں
بہشت کے مزے اڑاتے ہیں"۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ باوجودیکہ
محکمجات "آب ہوا" "صفائی" - اور بڑے بڑے ڈاکٹر - ڈپٹی سینیٹری کمشنر
سینیٹری کمشنر جیسے - جو برابر ان امورات کی نگران رہتے ہیں - پہر بارہ
یہی خبریں رہتی ہیں کہ وہاں اس وباء کی شکایت ہے - یہہ چمک رہا ہے -
وہ چمک رہا ہے - پس صاف ثابت ہے کہ اصلیت میں کوئی نقص ضرور ہے - ورنہ
اس صفائی اور تگ و دو پر یہہ کسر رہجانی ممکن نہ تہی - موسموں کا یہہ حال ہو گیا ہے
کہ کوئی اپنے وقت پر ٹہیک کام نہیں کرتا - اگہن کے اخیر تک جاڑے کی کچھہ پروا
نہیں ہوتی - گرمی بہاگن چیت میں دن کے وقت دولائی اوڑہنے کی ضرورت
ہوتی ہے - جیسا کہ جیٹھہ میں گہنگہور گہٹائیں اٹہتی ہیں - اور ساون بہادون
سوکہے ہی جاتے ہیں - اب سے کچھہ زمانہ پیشتر کی برسات کی خوشیاں اور بہاریں
جب سنتی ہیں - اور اب کا حال دیکھتے ہیں - تو بڑا تعجب ہوتا ہے - جہاں

موسم برسات کا آغاز ہوا - اور لوگوں کو طرح طرح کی فکریں پڑیں - دُنیا بھر کی بیماریان
اپنی اپنی رونمائی کرتی ہین - ایکطرف بارش ہو رہی ہے - سامنے دھوپ چمک رہی ہے
جس سے گرم سرد ہو کر بعض اوقات طبیعتیں بگڑ جاتی ہین - اس سے ظاہر ہے کہ
اہتمام سفیر مین خلل ہوتا ہے - غرضکہ جواب ہر ایک موسم سے مقصود ہے وہ حاصل
نہیں ہوتی -

صبح و شام جب ٹھنڈی سڑکوں پر ہوا خوری کو نکل جاتے ہین تو جہانکہ انگریزون
کی کوٹھی بنگلوں سے گلاب اور انواع و اقسام کے پھولوں کی بھینی بھینی مہک آتی ہے
وہان سے ساتھ ہی گوشت وغیرہ کی بدبو سے دور تک ہوا گندی ہو کر دماغ کو
متعفن کر دیتی ہے - یہان پر چودھری نول سنگھ جی کی لاڈلی کا یہہ شعر خوب یاد
آتا ہے - کہ ع اودھر ہون سی لوپن سدا رہیں اودھر لکیا انس رہے اسکو بگاڑ ؛
اودھر ملائی کھن بھوجن اودھر چاودین کر کڑ ہاڑ ؛ یہہ باعث اسکے ساکنین [illegible] زیادہ مضرت رسان ہے

چونکہ ہون کے فواید ہر کہ و مہ پر روشن ہو گئی ہین اور ہوتے جاتے ہین
اسلئے اسکا عمل در آمد بھی قدرے قلیل ہوتا جاتا ہے - چنانچہ پچھلے سال لوہیا کونسے
ایک مختصر مقام پر ہون کے لئے قریب ۳۰ روپے کی جمع کر لیا - جس سے اگر ہون کے طریقہ سے

ہون کیا جاتا تو بڑی بات تہی۔ مگر افسوس ہوا اُس ویسکہ کا رتبہ کہو یا۔ سات روز
برابر لگاتار راتدن اگنہوترامی کی جوت جلانے مین بہت سا گہی پہونکدیا۔ اور پاٹ کرنیوالے
برہمنوں کو گہنٹوں کی تعداد پر معقول محنتانہ دیا گیا۔ آخری دن جو اور تل پہونک کر
ایک مضبوط بہینسے کو جابجا ٹیکے لگا کر شہر بدر کردیا۔ وہی مثل ہوئی کہ "طویلہ کی بلا
بندر کے سر"۔ مراد یہہ کہ اسمقام کی ساری الابلا لیکر باہر چلا گیا۔ مگر یہہ نہین خیال
کرتے کہ جہان جائیگا۔ وہان یہہ بلا دوسروں کے سر منڈہیگا۔ شاید وہان والے
اسی عمل سے اور آگے اپنی بلا روانہ کردین۔ اسطرح ہوتے ہوتے سات سمندر
پار ہوجاتے۔ جہانکہ شہد۔ گہی۔ دودہ وغیرہ کے بہت سمندر ہین۔ ادہر
پورانکون کے گورو۔ گہی دودہ سے پلے۔ اُدہر اُن کا بہینسا خاص ساتوین
کے سمندر مین پہنچ گیا۔ مگر ہم تو یہہ ضرور کہینگے کہ یہہ لوگ کمزور دل اور اپنے ہی مذہب
والے بہائیوں کے بدخواہ ہین۔ ادہر ویدک ریتی کے ہون مین سگندہی کارک روگ
ناشک۔ اور پشٹی کارک اوشدہیان ہوتی ہین۔ ادہر دہی جو۔ تل کا دہوان۔ سچ تو یہہ ہیکہ ان
لوگوں کو ساگری ہی معلوم نہین۔ کیونکہ وہان تو مطلب پیٹ کی گنڈ مین حلوے کچوری
کا ایندہن ٹہونسنے خاص غرض ملحوظ رکہی گئی ہے۔ بیچارا تماسب کو سچی اُپکار کا گیان دے۔

مہاراجہ رامچندر جی و سری کرشن جی مہاراج کی نسبت ان دنون
پونہ کے [illegible] سربرآوردہ اشخاص کی زبانی عجیب وغریب حیلہ سازیان سنی جاتی ہین چنانچہ
ایک پنڈت صاحب فرماتے ہین - کہ لوگ بیفائدہ رام اوتار اور کرشن اوتار کی نسبت
بہتان لگاتے ہین - اور برہمنون کو دوش دیتے ہین - انہون نے کیا بیجا کیا ہے - آخر
انہین کے بزرگون کو انسے سمجہایا - اور یہانتک کہ آپ بہی پوجا - بیچارے برہمنون نے
کہین ایسا لبہا کوئی زبردست دیوتا قرار نہین دیا - اگر وہ نہین چاہتے - ایسی تیسی
مین پڑین - مارین انکے نام پر جوتیان - برہمنون کا کیا بگڑتا ہے - برہمن تو
ایک وقت لبشن مہاراج کو بہی انگلیو پر نچاتے ہین - چنانچہ لبشن بھگوان کئی مرتبہ
تیج اوتار کے مہمان ہوئے - انکے بچنہ طعام کہائے تیر اڑائی - کیا برہمن بہی
ایسا کرتے دیکہو - برہمنون نے صاف کہدیا کہ "تو نے جہان تہان جہک مارتے
پہرنا ہے - ہمنے تیرے لئے اپنا ایمان تہوڑا ہی کہو دینا ہے؟"
شاباش اپورانکو! شاباش!!! برہمنیت کی تدبیر خوب سوجہی - سو ہی مثل ہوئی کہ
"چہپر کو آگ لگا کے جمالو دور جا کہڑی ہوئین"۔

پنڈت برجموہن جی دتاتریہ نے لاہور میں [illegible] کے موقع پر

واقعی موزون مخمس پڑہا تہا - جسکا یہہ شعر نہایت چُست ہے ؎

بچہا یا تہا پوپوں نے اک جال ایسا - نہ تہا جس سے ممکن کبہی مرکے نکلنا

کہ اک نور حق ایسا چمکا دکن سے - کہ تاریکی جہل کہو دی وطن سے

ہر ایک متنفس ہوش و حواس صحیح و سالم ہو تبہی البتہ کسی امر پر رائے دے سکتا ہے اور رائے دینے کا مستحق ہو سکتا ہے اور اسی لئیے ہر ایک شخص اہل الرائے ہے - یہہ اور بات ہے کہ وہ رائے صائب رائے ہو - یا نہو - یا اُسکی کچہہ وقعت ہو یا نہو - وجہہ یہہ کہ رائے کا درست اور پُرمغز ہونا زیادہ تر لیاقت - قابلیت - تجربہ صحبت - کتب و اخبار بینی - دلچسپی - غور - وغیرہ امورات پر منحصر ہے - نابالغ بہی رائے رکہتا ہے - گو اسکی وہ رائے کسی گنتی میں نہیں ہوتی - مگر تاہم قابل حقارت بہی نہیں ہوتی - کیونکہ اگر اُسی وقت سے اُسکے مقدار کے موافق اُس کی رائے کی قدر اور اصلاح ہوتی رہے تو آگے جا کر وہ بڑا لائق اہل الرائے سمجہا جائیگا -

ہمارے ملک میں اسوقت "ساخی" اور "تکیہ کلام" کے بند [illegible]

ہمارے یہاں ہی برہم کر رکھا ہے - جو علامت گورنمنٹ مغربی کی ہے - واضح ہو کہ جس ملک میں
رائے کی قدر و منزلت اور اہل الرائے نہیں ہوتے - اسکا ترقی کرنا اور مہذب بننا
معلوم - ہمارے دلیسیون نے اپنی رائے کو ایسا سستا کر دیا ہے کہ بے سوچے سمجھے
بات بات میں یہہ تکیہ کلام اختیار کر لیا ہے کہ "جناب! میری رائے میں یہہ ہے"
"میں یہہ مناسب سمجھتا ہوں" - "اصل بات یوں ہونی چاہئیے" - "میری رائے
ناقص میں یہہ آتا ہے" "حقیقت حال اسطرح ٹھیک معلوم ہوتا ہے" - وغیرہ وغیرہ
یہہ دانا اور ہماری بہر کم اہل الرائے کی نظر میں محض چھچھوراپن ہے - دور نہ جائیے
کسی یوروپین سے جا کر کسی معاملہ میں اسکا "اوپینین" - رائے دریافت کیجئے -
دیکھئیے وہ کسقدر تامل کرتا ہے - صاف کہدیگا کہ جب تک میں معاملہ کے نفس مطلب
اور حقیقت کو نہ سمجھ لوں اور اسکے متعلقات کو نہ جانچ لوں اسوقت تک میں
اپنا اوپینین "ریزرو" محفوظ رکھونگا - تو کیا وجہ کہ وہ اسکی نہایت احتیاط کرتے ہیں
اور اسکو نہایت نازک معاملہ سمجھتے ہیں - جو اصل جنٹلمین ہونیکا دم بھرتے ہیں
وہ رائے دینے وقت اپنے کانشنس کو پہلے دیکھ لیتے ہیں کہ آیا مصفا ہے کہ نہیں
تاکہ بعد میں مبادا کوئی ذاتی تعلق - خود مطلبی - حسد - تعصب - کینہ یا طرفداری غرض کا

وہ تہمت عاید ہو - جس سے عمر بھر بے وقعت ہو کر ہر جگہ نادم ہونا پڑے - اور اگر [illegible]
کسی نوبت رائے میں خلاف ہو تو کچھ مضائقہ نہیں - اسکو خوشی دل سے لیتے ہیں - باز میں [illegible]
عذر نہیں کرتے - اصل جنٹلمین کی وہ مثل ہے کہ خواہ کتنا ہی تنگدست اور خستہ
حال ہو - مگر ایسے معاملہ میں چونکہ وہ تہذیب اور اخلاق سے آراستہ ہوتا ہے
راستبازوں کے نزدیک ہزاروں [illegible] بدباطنوں سے بدرجہا اعلیٰ اور عزیز
ہے - مصداق اسکے ؎ میں گو کہ حسن سے ظاہر میں مثل ماہ نہیں ؛ ہزار شکر کہ
باطن مرا سیاہ نہیں - ہمارے ہاں اول تو رائے دینے کی حیثیت کو ہی نہیں سمجھتے -
جب کہیں کہنے سننے سے مجبور ہوتے ہیں تو ۹۰ فیصدی ایسے نکلتے ہیں کہ جنکا
رائے دینا نہ دینا برابر ہے - بلکہ خاموش رہتے تو بقول [illegible] ؎

تا مرد سخن نگفتہ باشد ؛ عیب و ہنرش نہفتہ باشد

انہیں بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو خود فکر نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کی تقلید میں
"آمنت بچن" کہدیتے ہیں - خود نفع نقصان سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے
بعضوں کی طبیعتوں میں یہ مادہ ہی پیدا نہیں ہوا - اور کہاں سے ؟ جبکہ [illegible] پڑے با
توجہ کریں - بعضوں کو اپنی آزادی رائے کا بوجوہات خون کرنا پڑتا ہے -

بھی حالت اُسوقت البتہ آزاد منش کے لئے البتہ قابل رحم ہوتی ہے - اور وہ اس
قسم کو سب ظلموں سے افضل سمجھتے ہیں بعض بیچارے نیم ٹرل اپنے آپکو کنسرویٹو
یونین - لبرل - رڈیکل وغیرہ ناموں سے ملقب کر لیتے ہیں وجہ یہ کہ انگلینڈ
والوں کی تقلید ہو - انکی حالت ہر طرح مضحکہ آمیز ہے کیونکہ وہی مثل ہے کہ ؎
کے آدمی وکے پیر شدی - ؟

آزاد رائے کا مادہ پیدا ہونا اُسوقت تک محال ہے جب تک خوشامد
اور خوشامد پسندی پر لعنت نہ بھیجی جاوے - مطلب یہ کہ ؎
ہے خوشامد پیشہ اہل دغا ؛ انکی میٹھی بات پر مت دل لگا
دغا - فریب - دھوکے سے کوسوں بھاگئے - دور نہ جائیے - ہم کو قدرت پر
نظر تعمق ڈالنے سے ایک ادنیٰ مکھی سے ہی بہت کچھ سبق ملتا ہے ؎
مچھر سے سیکھے شیوہ مردانگی کوئی - جب قصد خون کو آئے تو پہلے پکار دے
سچ یہ ہے کہ جب تک جس ملک میں لبرل پروفیشن (آزادانہ کاروبار) زیادہ
مروج نہیں ہوتے تب تک آزاد رائے بھی مشکل سے پیدا ہوتی ہے - اسلئے
مناسب ہو کہ ع - خواب غفلت میں نہ موئے سر کرے انسان سعید -

"تکیہ کلام" وہ بیہودہ محاورہ ہے جو بار بار استعمال کرتے سے ایسا منہ
چڑھ گیا ہو کہ موقع بےموقع بیساختہ نکل جائے اور کہنے والے کو اسکے حسن و قبح کی
کچھ خبر نہ رہے۔ یہ تقریری عیب ایک نہ دفعی ہے۔ جو موجب انگشت نمائی ہے
بہت سے احباب بات بات میں "مشفق" "یار" "مہربان" "بس صاحب"۔
"پھر کیا ہوتا ہے؟" "جناب عالی" "پیارے" "قبلہ" "پیر و مرشد" "خداوند"
"غریب نواز" "بندہ پرور" "حضور" وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ اسیطرح گنوار بھی تکیہ کلام
رکھتے ہیں: "صاحب تمہارا نام" "کا کہا جاوے" "صاحب کا بیا جیو"۔
"رام تمہارا بھلا کرے" "سیمر نارائن کی کرنی کیا ہوتی ہے جی" وغیرہ وغیرہ
غرضکہ یہ عیب گو ظاہر میں خفیف ہیں۔ مگر سامع پر اسکا اثر کرخت ہوتا ہے۔
اگر ناظرین میں سے کوئی صاحب عیب رکھتے ہیں تو ناراض نہوں۔ وجہہ یہ
کہ ہمارے بہترین دوست وہی ہیں جو ہمکو ہمارے عیبوں پر مطلع کریں اور ساتھہ ہی
صدق دل سے یہ بھی بتلا دیں کہ ہم انکو کسطرح درست کریں؟

ہمکو آج کل پہ نیشنل لٹریچر (قومی انشاء) بنانے کی

ہے جسکو اسپر کمال فخر و ناز ہے) آپس میں اختلاف ہے - لکھنؤ والے دہلی والوں پر یہ
آواز ہے کستے ہیں کہ دہلی کے روڑے ہیں محاوروں کے مونہہ توڑتے ہیں
سے دعوی زبان کا لکھنؤ والوں کے سامنے ؟ : اظہار پدے شک نغز الوکے ساتھ ؟
دہلی والے لکھنؤ والوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ انکی زبان زنانی ہے - ادنی موٹی کے
الفاظ کی استعمال سے وہ نزاکت آگئی ہے - ورنہ ہم انکے استاد ہیں - اہل پنجاب
سرے ہی سے اس زبان کی باریکی کو سمجھنے اور بولنے کے (خواہ ہندو ہوں یا مسلمان)
ناقابل تصور کئے گئے ہیں - ان بیچاروں نے کسی مضمون پر دو چار ورق لکھے اور
زباندان پڑھنے والوں نے ناک بھوں چڑھانا شروع کیا - "توبہ پنجاب آمد توبہ
پنجاب آمد" - ضلع ضلع کی زبان نرالی ہے کوئی باگڑی - کوئی مالوی - کوئی
مارواڑی - ملتانی - سندھی وغیرہ وغیرہ مختلف نام ہیں - لاہور سے آگے
لہندا یا سا کہلاتا ہے - جہاں بات بات میں "پیکھاں" "ویکھاں" بولتے ہیں
جالندھر کی زبان کی سادگی اور ہی طرز سے ادا ہوتی ہے - امرتسر لاہور میں
اور ہی نمکینی ہے - جس سے سننے والا فوراً تمیز کر لیتا ہے - ہمارا ارادہ تھا
کہ چند مثالیں لکھی جاویں مگر وہ درستگی اردو الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتی - دیہات

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بولیاں ہماری ماترا بھاشا کا بگاڑ ہیں۔ اس حالت میں آپ خیال کر سکتے ہیں کہ
ہم حقیقی ترقی کہاں تک کر سکتے ہیں؟ ایک بھائی دوسرے بھائی کی طرز معاشرت
بول چال، عادت سے نابلد۔ دوسرا دوسرے کو غیر ولائت کا تصور کرتا ہے کیونکر اس سے
سچا پریم اور یکجہتی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح سے ہم اپنی زبان کی خوبی
دوسرے کے آگے بیان کر سکتے ہیں۔ نیشنل لٹریچر رکھنے کا کسی حالت میں دم
نہیں بھر سکتے۔ یہ زبان مکمل نہیں ہے کہ جس میں روٹی مانگ لی۔ گھر میں
بیٹھ کر روز مرہ کے کھانے پینے کا چرچا کر لیا۔ خانگی جھگڑے رو لئے۔
زبان وہ مکمل ہے کہ دوسری زبان کے خیالات اور جذبات کو ہم اپنی زبان
میں بغیر روک ٹوک ٹھیک اور برجستہ الفاظ میں فصاحت اور بلاغت کے
ساتھ ادا کر سکیں۔ ملکی اور قانونی معاملات پر ایسی پوری پوری بحث کر سکیں
کہ دیگر زبانوں کی سہائتا نہ لینی پڑے۔ دھرم و شاستر میں جب تقریر کریں تو
منو ہر بانی ہو۔ جو بات منہ سے نکلے وہ چوکس ہو۔ آج کل دیکھنے والے
جانتے ہیں کہ انگریزی کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت ٹھیک الفاظ کی تلاش
میں کیا سر کھپانا پڑتا ہے۔ جب پہلی زبان کے خیال کی طرف دیکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ

مصنف مجموعہ ہذا نے ایکدفعہ پنجاب یونیورسٹی کے منشی فاضل کے امتحان
کی طیاری کر رہا تہا۔ اسلئے ایک مولوی صاحب سے قصاید بدر چاچ وغیرہ
دیکہا کرتا تہا۔ اُسکے روکہے اشعار دل کو کبہی پہلے نہ معلوم ہوئے۔ ابجد ہوز
کا آرٹ پہیر۔ فرضی ستاروں کے وہمی حساب نے طبیعت اوچاٹ کر دی۔
کبہی کبہی مولوی صاحب سے اس بارہ مین جایز بحث ہو جایا کرتی تہی مگر مطلب
سوائے اسکے کہ ع دندان تو جملہ در دہان اند * چشمان تو زیر ابروان اند * اور کچھ
نہین نکلتا تہا۔ ایک دفعہ خیال آیا کہ ڈیڈہ پڑہنے سے بدہی کی جگمگاہٹ
مقصود ہوتی ہے۔ سچائیاں آنا چاہئیں۔ قانون قدرت کی اصلی ماہیت
معلوم ہونی چاہئیے۔ جسپر طبیعت خود بخود حیران ہو جاوے۔ نہ کہ فضول توہمات
اور فرضی نقشے دل مین جما کر وہم مین بندہ جائین۔ یکلخت ترک کر دیا۔

بکلے کی الیسیز (جو اسوقت انگریزی مین اعلے درجہ کا لیٹریچر)
پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگی اور ملکی۔ دینی اور دنیوی کاروبار کا مدار
اور قومی ترقی کا زیادہ تر انحصار نیشنل لٹریچر پر مبنی ہے۔ جس قوم نے
ترقی کی ہے اور سویلیزیشن کے زینہ پر قدم رکہا ہے اُنہوں پہلے اپنے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب کہیں مشکل سے ۸ بجے اٹھتے ہونگے"۔ کیا وہ پیروں کے روبرو ہماری
بیدلی اور غفلت نہیں ظاہر کرتا۔ آجکل ہماری جیبوں میں موٹی موٹی زنجیروں سے
جکڑی ہوئی گھڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ تاکہ ٹھیک وقت معلوم کرلیں۔ مگر
ہم سے تو وہ زمیندار جاہل۔ کاروباری ہی اچھے ہیں۔ جو دھوپ چھاؤں
اور مرغ سحر کی آواز اور تاروں کو دیکھ کر اپنے وقت پر کمر کس کر مستعد ہو جاتے ہیں
سندھیا اپاسنا کے پابند برہمن تڑکے سے لوٹا کر اگنی ہوتر وغیرہ کرم کاموں میں مصروف
سارے دن کی منزل کا توشہ طیار کرتے ہوتے ہیں اور ہم ابھی خواب خرگوش میں
پڑے ہوئے خراٹے مار رہے ہیں۔ صدہا مثالیں روزمرہ دیکھتے ہو
مثلاً اگر کوئی شخص صرف دن ہی کے ۱۲ گھنٹوں میں ۱۰ منٹ فی گھنٹہ ضائع
کر دیتا ہے تو وہ ۱۲ گھنٹوں میں ۲ گھنٹے ایسے اڑا دیتا ہے جو کسی صرف کے
نہیں ہوتے۔ اگر انہیں دو گھنٹوں میں کچھ کیا جائے تو کتنا کچھ ہو سکتا ہے۔ مگر
یہی وجہ ہے کہ وقت کے پابند ہمیشہ بازی جیت لیتے ہیں اور لاپرواہ منہ دیکھتے کے
دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں ٭ ۵

اے اہل ہند جاگو بہت ہو چکے پیدا کیا تھا تمنے جو کچھ وہ سب کھو چکے

اب کیا رہا ہے جب تغافل یہان تلک کہ دنیا مین ہم وحشی و جاہل ہو چکے

ایسے ایسے تم نے کیا تنبیہ نامے نہین سُنے۔ گر جو عمل کیا وہ تمہارا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔ یہہ ضرور ہے کہ پہلے پہل جب انسان تہذیب کی کسی اصول کا پابند ہوتا ہے تو اُسکو کسیقدر تکلیف اُٹہانی پڑتی ہے۔ اگر دل سے کرے تو بہت جلد وہ اُسکا عادی ہو جاتا ہے۔ یہہ ایسا ڈہب پڑ جاتا ہے کہ وہ ذرا سے وقت کو بہی الگار گنوانا ایک خون کرنا سمجہتا ہے اُسوقت اُسکو اُسکی سچی قدر معلوم ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ تہذیب اور انسانیت کے پورے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ جہان ہر ایک مشکل اُسکے سامنے آسان معلوم ہوتی ہے۔

بعض احباب جنکو عاشق مزاج ہونیکا سودا ہے یا جنہون نے اسی خبط مین اپنی حالت ناحق ابتر کر رکہی ہے۔ مثلاً بالون کا بکہرے رکہنا جان بوجہکر گریبان کا کپڑا پہاڑ دینا۔ بات بات مین بیموقع اخلاق کی دہجے اُڑانے گرے ہوئے اشعار سوز کے ساتہہ پڑہنا۔ جہان بیٹہہ گئے۔ وہان سے اُٹہنے کا نام نہین لیتے۔ کہڑے ہین تو دیوانو کیطرح کہڑے ہی ہین سے لیٹے ہین تو بس چارپائی کے ہی ہو رہے۔ اثنائے گفتگو مین مصنوعی آہ بہرنا سسکی لینا تاکہ

دیکھنے والی بچین کہ یہ دل پر چوٹ کہا یا ہوا ہے۔ وہ ایسی باتونکو سنکر بہت شرمندہ ہوتی
ہے فکر معاش عشق بتان یاد رفتگان ۔۔ دو روزہ زندگی مین کوئی کیا کیا کرے۔
(ایسے صاحب کا کیا کہنا ہے۔ اپنے وقت کے فرہاد ہین۔ کوہ کندن وکاہ بر آوردن)
اصل عذر تو کسیقدر ملک کی موجودہ حالت پر صادق آسکتا ہے۔ جبکہ بڑی بڑی زمیندار
اور رئیسون کے قرۃ العین چار حرف پڑھکر انگریزون کے سردار بہرہ [illegible] لینے
[illegible] پھرتے ہین۔ کہ صاحب بہادر سے ملاقات کروادو۔ سفارش کردو۔ معمول ہو گیا ہے بچے
لڑکے بوٹ سوٹ پہنے (اسی وضع کے باعث انکے خاندان کے لوگ نفرت
کرتے ہین۔) کوٹھی کوٹھی ڈالیان جھکاتے پھرتے ہین۔ تاکہ کسیطرح حضور کی
نظر پرورش ہو جائے اور عموماً دیکھا جاتا ہے کہ پانچوین جماعت تک جون تون
کرکے پہنچے اور منگنی ہو گئی۔ چھٹی ساتوین تک بیاہ سے فارغ ہو گئے۔ اور
[illegible] پاس تحصیل کرتے کرتے دو ایک بچے نکے باوا بنگئے۔ اب بیوی علیحدہ جان
کھا رہی ہے کہ مجھکو فلان قسم کا کپڑا چاہیئے۔ لڑکے کی واسطے یہ بنوادو۔ وہ
بنوادو۔ ماں جیسی والدہ سو تکرار ہے۔ بات بات مین نوک جھوک ہوتی رہتی ہے
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

درست کرو تاکہ جلدی بیڑا پار ہو جائے ۔

عشق بتاں کی سُنیئے - جو کچھ اصلیت ہے وہ انکی صورت اور ہیئت سے
ظاہر ہے - گریبان محبوبانہ پر لگانا - وقت بے وقت ہاؤس آف ایل نعیم (مراد
ازآن دوزخ است کہ آن را باصطلاح بیت اللطف گویند) کیطرف چکر لگانا
انکے گُن گانے اور باتوں میں بیٹھکر ہر گھڑی ڈیباچری آف مائنڈ کرنا یعنے
دل کے ساتھہ زناکاری - یہہ گناہ داناؤں کے نزدیک سب گناہوں سے
گناہ کبیرہ ہے - دل جو ایک نہایت نفیس و لطیف جوہر ہے اسکو بُری طرف
مایل کرنا پلید آدمیوں کا کام ہے ۔

رہا - یاد رفتگان کا ذکر - یہہ سراسر قافیہ بندی ہے - وہی مثل ہے کہ
مو جیوت بتا کی بات نہ پوچھی مرے ہوئے کا رچا بھنڈارا - بہت کم
دیکھنے میں آیا ہے کہ سال میں سوائے ایک دو دفعہ پانی یا فاتحہ دیدینے کی
رفتگان کی حقیقی یاد کرتے ہوں - کبھی نہیں دیکھا کہ انکی تاریخ وفات پر
انکی اچھی صفات یاد کی جاتی ہیں - جس سے انکی اولاد کو آئندہ کیلئے نیک سبق ملے
ہاں بچاؤ دان [illegible] کرتے ہیں - جسکا پھل کرنے والے ہی کو ملتا ہے - بہت کم دیکھنے

مین آیا ہے کہ اُنکی یادگار مین کوئی کتب خانہ - کلب - یتیم خانہ - شفاخانہ کہولا ہو - یا کوئی پاٹشالہ قایم کی ہو - پہر لوگ کہلاوے کے لئے واہیات باتین بنانا کچہہ پسندیدہ نہین ہین -

یہہ جو لوگون کا خام خیال ہے کہ تہرلکے جوتون کو ٹرہ ٹرہ کر کہلانا (انمین یہہ خیال کہ اگر کوئی برہمن کہاتے کہاتے وہین مرجائے تو مہاپُن ہے) - اور شادی بیاہ ہونے حوصلہ سے بڑہکر روپیہ لگانا اپنے نام کے لئے ہے - کیونکہ آدمی بات اور نام پر مرتا ہے اور روپیہ تو ہاتہہ کی میل ہے کسی کے پاس رہا نہ رہیگا - یہہ بہی نری خام خیالی ہے اگر فی زمانہ دیکہا جاوے تو وہ شخص جو شہر دہلی سے یہہ یتیمخانہ فیروزپور یا بریلی کو دیتا ہے اُسکا نام بذریعہ اخبارات وغیرہ سات سمندر پار تک پہنچتا ہے اور جس شخص نے ناحق گہر پہونک تماشا دیکہا - اور لوگونکے بہترون مین اگر گہڑی بہر کی واہ واہ کے لئے اپنے آپ کو برباد کرلیا - اُسکے نام اور ڈہب ڈہب کو دوسرے دن مین کوئی ٹہیک نہین جانتا کہ کیا ہوا تہا - سوائے چند خودغرض لیمون نچوڑ خوشامدیونکے جو موقع بموقع ایسا کہنے سے اُکہاتے رہتے ہین ۔

فسانہ آزاد مین پڑہا ہے کہ ایک چانڈو باز نے داس نمبرو مین

نواب اور رئیس وغیرہ بھی شامل ہیں)۔ اپنی عدیم الفرصتی کے عذرت اس ہیچ پوچ
بیان کیئے کہ میاں تم نہٹلے آدمی ہو۔ جو چاہو سو کرو۔ یہاں گھڑی بھر کی
سانس لینے تک کو مہلت نہیں۔ اب فرمائیے چانڈو کب پیئے۔ توا کب بنائیے
پتنگ کو مزے کب اڑائیے داستان کب سنو۔ پاؤں کب دبوائیے۔ یاران طریقت
میں زٹلیں کب ہانکے وغیرہ وغیرہ۔ کیا معقول وجوہات ہیں جن سے سارے
ملک کی اندرونی حالت کا خاکہ کھنچتا ہے۔

پیارے بھارت واسیو! آنکھیں کھولو۔ جاگو۔ ہوش میں آؤ
دیکھو! سمے بڑا انمول رتن ہے۔ اسکو برتھا مت گنواؤ۔ ایکدفعہ گنوا کر پھر پھل
پایا۔ اگر اب بھی نہ سمجھو گے تو نہ جانیئے آگے کیا حال ہوگا۔ کہیں تباہ نہیں ہے
سمے سمراتی سکھند ایک ہے۔ اسکا ایک پل گنوانا بھی بڑا ہانی کارک ہوگا۔ پہلے
ست دھرم کا اچھی طرح نرنے کرو۔ پھر اسکے سویکار کرنے میں دیر مت لگاؤ

تمہارے دیش میں بہت سے کام غلط فہمی کی وجہ سے بگڑ کر ایسے
افسوسناک پستی میں گر جاتے ہیں۔ جنکا پھر اٹھانا دشوار ہو جاتا ہے۔ یہی کمبخت غلط فہمی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

واضح ہو کہ انسانی زندگی اور صحت کا (جسکے بغیر آدمی کوڑی کے کام کا نہین رہتا) زیادہ تر
مدار انہین چیزون پر ہے - دانا روپیہ پیسے سے بڑھکر انکی قدر کرتے ہین
دیکھو انگریزون کے بچے جو گورے بھبوکا اور خاصے خوبصورت ہوتے ہین
شاید مہینے دو مہینے بعد ہی صبح و شام ٹھنڈی سڑکون اور باغیچون مین ہوا خوری
کے لئے بھیجے جاتے ہین - کیا انپر آسیب یا اثر کرنے سے ڈرتا ہے ؟ یا نظر کام
نہین کرتی - ہمارے ہان رواج ہے کہ اگر کوئی کسیکے بچے کی خوش ہو کر تعریف کرتا ہے
تو بجائے اسکے کہ اسکا شکریہ ادا کیا جائے اور خوشی سمجھی جاوے برعکس
ناک بھون چڑھا کر اسکے جانے کے بعد اسکے پاؤن کی مٹی بچے کو چٹائی جاتی ہے
یا ماتھے پر لگائی جاتی ہے - سر پر سے مرچین وار کر اولٹے ہو کر چولہے مین جلائی
جاتی ہین - جس سے دو دن تک رہنے والون کا کہانستے کہانستے سر پھر جاتا ہے - اسی
آب و ہوا کی قدر کی بدولت انگریزون کے بچون کا دماغ اسلئے قوی اور نفیس ہوتا ہے
باریک سے باریک اور مشکل بات کو چٹکیون مین اخذ کر لیتے ہین - جسم کثرت کی
وجہ سے سانچے مین ڈھلا ہوتا ہے - یہان دیکھو تو جون جون بڑے ہوتے جاتے ہین
ویسے ہی لاغر (جنمے سے ہی رستم نہین پیدا ہوتے) زرد کوڑہ مغز نجاتے ہین - اگر

انگریزون مین یہہ عمدہ صفت ہے تو ہم کو انکی تقلید مین کیا عیب ہے [illegible]
نہین پڑی جاتی - انہون نے جو کچھ حاصل کیا ہے - کہان سے اور سب
اپنے درست کی بدولت - گرد و کسی کی بہلائی کو تسلیم کرنے مین عار نہین سمجھتے
اسلئے گوئے سبقت لیجاتے ہین - اور ہمارے پدرم سلطان بود کے ہی مالیخولیا
مین گرفتار رہتے ہین - بچہ انکو روتے سے چپ کرانے کیلئے ہولناک ناموں سے ڈرانا
انکی دلیری کو ابتدا سے ہی روک دیتا ہے - انکے سامنے بہوت چڑیلوں کی
وہمی کہانیان کہنا سننا انکو سن بلوغ پر پہنچکر بھی اپنا اثر دکہلائے بغیر نہین
رہتین - یہہ آزما لیجئے کہ بہت سے آپ اور دیگر اچھے خیال والے جو کہ ان
باتون کو سراسر خبط اور بطلان سمجھتے ہین - جب کبھی اکیلے دوکیلے [illegible]
یا اندہیرے سنسان مقامون سے گذرتے ہین - جب تک اپنے اور دہیان مین
ہون تو سرے سے چلے جاتے ہین - جہان پرانی داستانون کا خیال آیا اور خوف کے
آثار چہرہ سے نمودار ہونے لگے - اگر کوئی معترض انکی ضعیف الاعتقادی گردانے
تو ٹہیک نہین - کیونکہ ان کا اسمین ذرا قصور نہین ہے - یہہ قدرت کا خاصہ ہے
یہہ [illegible] بات مین [illegible] ہمین بہہ جاتا ہے [illegible] النفس [illegible]

یہ چیزیں کی نسبت بہت سادہ اور نرم ہوتی ہین ۔ گو بعد مین ۔ کوشش صحبت
اور تعلیم سے بہت کچھ فرق بڑھ جاتا ہے ۔ مگر ابتدائی حالت کی کسی نہ کسی موقع پر
ضرور جھلک آجاتی ہے ۔ اگر بچے کو کہانیان ہی سنانی ہین تو ایسی سنانی چاہئین
جن سے کوئی اخلاقی نتیجہ نکلے ۔ اگر بھوت چڑیل ہی کی کہانیان سنانی منظور ہین
تو اسکے برعکس سناؤ ۔ جس سے انکی دلیری بڑہے ۔ مثلاً ایک عورت اپنے سسرال کی
لڑکر اندہیری رات مین اپنے مان باپ کے گاؤن کو بہاگی جاتی تہی ۔ اسنے اپنے
بچاؤ کی یہ ترکیب کرلی کہ سر پر اینڈوہ رکہکر دو کہری اینٹین رکہین اسکے
اوپر ایک مٹی کی چہوٹی سی انگیٹھی کوئلے ڈالکر رکہالی ۔ جہولی مین رال ڈال لی
تہوڑی تہوڑی دور پر کہیتون مین رال کو انگیٹھی مین ڈالتی جاتی تہی ۔ جس سے دو
فائدے نکلتے ہین ۔ ایک تو راستہ دکہلائی دیجاتا ہے ۔ دوسرے کوئی شخص پاس
آنے کی جرات نہین کرتا ہے ۔ بلکہ دور سے ہی دیکہکر ڈرتے ہین ۔ کئی مسافر
مارے ڈر کے بھوت اس بہاگے جلتے تہے ۔ ساتہ مین دو چار نڈر لڑکے ملے ۔
انہون نے یہ حال دیکہکر سبب دریافت کیا ۔ اور آخر سب لڑکون نے ملکر
صلاح کی کہ اگیا بیتال کو پکڑنا چاہئے ۔ وہ سب عورت کیطرف کو دوڑے ۔ اس عورت نے جب دیکہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موسوم کرتے ہین - وہ لوگ قانون قدرت اور ایشور گیان سے بالکل اندھے ہین - وہ
مورکھ اور خود غرض ہین جو لڑکے کو لڑکی پر ترجیح دیتے ہین - پرماتمانے لڑکے لڑکی کے
حق حقوق مین کوئی فرق نہین بتلایا - (بلکہ دنیوی طور پر دیکھا جاوے تو لڑکی کو لڑکے پر
کئی وجہ سے ترجیح ہے) - دُشٹ پاپی اور مہا چانڈالون نے اودیا اور
وشائک (شہوانی) خیالات مین پڑکر مورکھون کا ستسنگ کرکے یہانتک نوبت
پہنچادی کہ ان بیچارے معصوم بے زبان بچون کو پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ ڈالنا
شروع کردیا - جسکا قانون سے قرار واقعی انتظام کیا گیا - اور ان راکھشسون کے
کیفر کردار پر پہنچانیکے لئے محکمہ دختر کُشی کا انتظام کیا گیا -

زیادہ تر باعث شاید یہہ ہو کہ بوجہہ نمود اور بیجا رسومات کے جو لوگون کو
اخراجات شادی وغیرہ کے موقعہ پر اُٹھانا پڑتا ہے تنگ آگئے ہون - اور اسی لئے
لڑکی کو عار یا بارگران سمجھنے لگو - چنانچہ یہی ظاہرا وجہہ معلوم ہوتی ہے کہ لڑکی کو
پیار مین اگر "دمن سمیٹ لیجانے والی" "رانڈ" "خصمان کہانی" - "ڈائن" "جرّیل" "مرنی"
وغیرہ وغیرہ لکارتے ہین (لعنت برین......) چونکہ کہتے کہتے یا سنتے سُنتے
عادت ہوجاتی ہے جسکو انگریزی مین سکنڈ نیچر کہتے ہین - پہر نام لیکر بلانیکی بجاے

انہیں مندرجہ بالا خطابوں سے کسی خطاب سے مخاطب ہوتے ہیں۔ اور دیگر
شنندہ والے بھی حسب قاعدہ پہلے دو ایک دفعہ جو نکلتے ہیں پھر اُنکی بھی بی سکنڈ نیچر
ہو جاتی ہے۔ بہت بڑی بات ہے پرمیشر کی آگیا کے خلاف کام کرنا مہا پاپ ہے
ظاہر ہے کہ لڑکے سے لڑکی کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ دیکھو جنکو اوتار مانتے ہو
وہاں کیا سلوک ہے۔ سیتا رام۔ رادھا کشن وغیرہ استری کا کیا درجہ ہے ؟
شکتی (یعنی دیوی) جسے دیوتوں کو بھی بھسم کرنے والی خیال کرتے ہو کنیا
کہی جاتی ہے۔ پھر اُسکی سہیلیوں کی سخت درگت ہے۔ انگریز اسی وجہ سے زیادہ
سولیزیشن (یعنی تہذیب) کا دم مارتے ہیں کہ اُنکے ہاں لیڈیوں کی زیادہ
قدر و منزلت کیجاتی ہے۔ جلسہ کو مخاطب کرنے میں "لیڈیز اینڈ جنٹلمین"
کہا جاتا ہے۔ ٹوپی اُتار کر سلام کرتے ہیں (یہ سلام کی طرز ہے)۔ اُنکی ان
سے کوئی بے ادبی کا کلمہ کسی لیڈی کے سامنے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔ مونہہ
نکالنا حد درجہ کی گستاخی سمجھی جاتی۔ اور گدھا پن اور بڑا بھاری عیب سمجھتے ہیں۔
اپنی لیڈی کو گھر کی حکمران ملکہ۔ لائف لوٹ (مراد ہم رکاب۔ مونس۔ ہمراز
غمخوار زندگی) سمجھتے ہیں۔ وہ بچوں کی مہربان اتالیق ہوتی ہیں۔ انگریزوں [illegible]

[illegible]

آسانی سے کہہ سکیں) آمی - آد وغیرہ - رفتہ رفتہ وہ اُن سے اُٹھ جاتے ہیں
خوشکہ اسطرح ایک نتیجہ دو کام ہو جاتے ہیں یہی باعث معلوم ہوتا ہے کہ
بابو نبرجی کی کنیا نے جو اسوقت ۸ برس اور کچھ مہینے کی ہے - انٹرینس
پاس کر لیا ہے اور کالج میں پڑھتی ہے -

ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جب لڑکے نے گالی یا گندہ کلمہ زبان سے
نکالا دہن روک دیا - اس عمل سے وہ سمجھ جائیگا اور آئندہ ان کلمات سے
عمر بھر پرہیز کرے گا -

مدرسہ سے سوائے کسی خاص ضرورت یا ہرج مرج کے غیر حاضر نہ ہونے دیں -
نقدی حتے المقدور نہ دیں - کیونکہ طالب علمی اور زر آپسمیں صنعت متضاد
ہیں - اس سے لڑکوں کی طبیعتیں آوارہ ہو جاتی ہیں - اور عادات میں فرق آجاتا ہے -
بیچ لڑکوں میں کھیلنے نہ دیں - گر انگریزی مثل مشہور ہے کہ زیادہ محنت اور
بغیر کچھ کھیل کود تفریح نہ ہو تو شوخ سے شوخ لڑکا بھی غبی ہو جاتا ہے - اسلئے
کسی نہ کسی وقت کھیلنا بھی ضروری ہے تاکہ قوائے جسمانی مضبوط ہوتے رہیں
اور صحت ترقی پذیر رہے - اسلئے مدرسوں میں آجکل ورزش کے سامان مہیا کئے گئے ہیں -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناچتے ہوئے بت بنے از خود رفتہ ہین - گویا محو تماشا ہین - مگر بہت یہہ ہو کہ
یہہ حرکت ہی پسندیدہ نہین ہے بلکہ بدوضعی مین داخل ہے - کچھہ ایسے زود رنج
دیکھنے مین آتے ہین کہ وہ موافقت یا مخالفت کے جوش مین اکر لحظہ لحظہ مین
آپے سے باہر ہوئے جاتے ہین - چہرہ تمتما جاتا ہے ضبط جوش نہین بلکہ سبکی
کہتے ہین - بہت کم ایسے لائق اصحاب نظر آتے ہین کہ تحمل اور کشادہ پیشانی سے
ہر ایک ادب قاعدہ کو مدنظر رکھکر لیکچر سنتے ہین اور بعد مین اپنی رائے کو سہولیت
کے ساتھہ احسن طرز مین ظاہر کرتے ہین -

لیکچر کے ختم ہوتے ہی لوگ اپنی اپنی جوتیونکی ہڑبڑاہٹ مین
وہ بدتمیزی ظاہر کرتے ہین اور آپسمین وہ دھکا پیل ہوتی ہے کہ ایک مہذب
آدمی اس حرکت کو ایسا خیال کرتا ہے جیسے چوپاؤن کا گلہ پھاٹک کھولنے پر
جد و جہد کرتا ہے - یہہ ہے نہ بیٹھنے کا شعور نہ اٹھنے کا تمیز - ان کا ختم لیکچر
نام گنوایا - اپنے اپنے اشیاؤنکو لوٹتے وقت عجب کیفیت ہوتی ہے - رستہ مین
ٹولیان ہو جاتی ہین - اپنی اپنی سمجھہ کر سر بازار چلا چلا کر سنانا فخر سمجھتے ہین تاکہ
لوگ مرغون کی پالی والی ہار جیت کا معاملہ سمجھین - سیلی دھوتی والون کا عام مقولہ ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ބިސްމިއްލާހިއްރަޙްމާނިއްރަޙީމް

[illegible]

جہان مین ہے علم وفضل کا رونق جاہل سے | مشہور ہے یہہ کہ رہا گر اندہون کی محفل ہے
وہان یہہ بین کس سے وہ فیض علم جاری ہے | یہی مسئلہ ہے جسکا چار سو نا پیدا ساحل ہے
مگر اسکا ہے کہ دولت ورد لگا قول ہے گویا | کہ ہم کو کچہہ نہین پروا اگر فرزند جاہل ہے
ہزار افسوس ہندوستانکی قسمت ایسی ہوئی ہے | کہ ہے بیدار مغز اسکا لقب جو مرد غافل ہے
ہوئی ناپید ہر ملک سے چستی وچالاکی | کہ یانکا نوجوان بڈہون سے بڑہکر سست وکاہل ہے
عدو کو دوست اور احباب کو دشمن سمجہتے ہین | جو ہے دل سے شفیق انکا وہ گویا انکا قاتل ہے
وہی ہم ہین کہ جو استاد تہے سارے زمانے کے | وہی ہم ہین کہ جنکے فضل کی ہر قوم قایل ہے
وہی ہم ہین کہ جنکی دولت وعظمت کا دنیا مین | ہر اک ذی علم راوی ہے ہر اک تاریخ ناقل ہے
وہی ہم ہین کہ جنکا نام تک اب نیم وحشی ہے | ہماری جہل ونادانی کی لکہی جاتی ناول ہے

خدا ہی انکو سمجہائے تو شاید سمجہین کچہ نادان
فلاطون انسے عاجز ہے ارسطو انسے قایل ہے

اس تہوڑے عرصہ کے تجربہ نے ہم کو یہہ بہی دکہلا دیا ہے کہ ہمارے ہندوستانی بہائیون کے حوصلے بوجوہات ایسی گر گئے ہین کہ جسکا کچہہ ٹہیک نہین سنبہالنا دشوار ہوگیا ہے مگر سچ پوچہا جائے تو اس نادلی کے باعث یہہ اپنے دشمن آپ بنے ہین۔

وجہ یہ کہ جب یورپ والے دیسیوں کو کالا آدمی کہتے سنتے ہیں تو دل میں جوش غصہ کا
پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس سے کم ہیں - اس لڑکی نے نہ یہی عمر میں وہ فکر کی چال حاصل کی کہ ملک
کیا ہم بحرین (?) - مقام شکر ہے کہ یہ خیال الحمدللہ جوش تو پیدا ہوا - مگر دنیا ان ہی چالاکیوں
اپنے روشنی طبع تو برین بلا شدی - یورپین کی ریس میں یہ گت بنتی ہے کہ عزیز
جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہو - ملک کو بجائے نفع رسانی کے رنج پہنچاتے ہو - پہلے
اپنے اسباب اور طبعی حالت کو دیکھو - اپنے قوائے جسمانی اور دماغی قوت پر غور کرو
اپنے طرز رہائش و معاشرت پر نگاہ ڈالو - پھر سوچو کہ کتنا فرق ہے - تم چاہتے ہو کہ
اپنے نام کے آگے کل ابجد ختم کردو - اور وہ بھی آج ایک کل دو - جس کا ثمرہ یہ ہوتا ہے کہ
اپنی قوم کو داغ بھوری دیجاتے ہو ع آفتاب لایا ہوا اور نجاکہ تارا گیا -
اگر کچھ لطف زندگی اٹھانا چاہتے ہو - اور اپنے پیارے ملک کو واقعی فائدہ پہنچانا چاہتے ہو
تو انگریزی کی اس سنہری ہدایت کے مطابق کہ (سلولی بٹ سٹیڈیلی) آہستگی سے
پختگی کے ساتھ کاربند ہو -

ہو وقت اور بہت سی ضروریات سے قطع نظر کرکے ہم اپنے ملک کو صرف ایک ہی بچی
ضرورت کا شائبہ دکھلاتے ہیں جس سے انکو یہ معلوم ہوگا کہ ہم کہاں ہیں ؟ -

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسکے علاوہ فروغ ہوگا کاغذ جات کاغذ سازی جو کو کافی مدد ملیگی
کتب فروشوں کی جا بجا گرم بازاری ہوگی - پھر دیکھئے ملک کی حالت میں [illegible]
زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے یا نہیں ۔

انگلینڈ جو شاید صوبہ بنگال سے بھی چھوٹا ہے اسکے صرف ایک شہر
لنڈن میں جو اخبارات اور تازہ کتابونکی جسقدر کثرت ہے کہ جسکا کچھ حد حساب نہیں
مگر پھر بھی "اور لاؤ" "نئے نکالو" ہی کی صدا بلند رہتی ہے - اسی اندازہ پر غور
کر سکتے ہیں کہ ہندوستان سے انگلستان کسقدر فوقیت ہے مگر ہم کو اپنے موجودہ
دیسی پریس کی حالت دیکھکر نہایت قلق ہوتا ہے - سچ پوچھئے تو وہ اپنے اصولوں سے
ہی بے بہرہ ہے - معدودے چند اخبار ہیں جو اس صیغے میں کچھ کر دکھلا رہے ہیں
جن سے امید ہے کہ اگر انہوں نے اپنے آپکو مضبوط کیا تو شاید اور پرچے بھی انکی تقلید سے
کچھ فائدہ اٹھائیں - اخبارات کی حالت درست ہونے کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ
ایڈیٹر جو ہمیشہ رسوخ رکھنے والا ہوتا ہے نہایت سنجیدہ اور لائق آدمی ہو - تاکہ
اپنی نازک ذمہ داری کا اور اپنے منصبی فرض کو متانت کے ساتھ انجام دے سکے اور نامہ نگار
جو ہمیشہ راستی و بازرسی کے ہوتے ہیں آزادانہ ہوں تاکہ ملک کو انکی لیاقت اور [illegible]

[illegible] ہو۔ اس وقت ہندوستان میں [illegible] ہو سکے کہ [illegible]
[illegible] جب ملک میں ابتری پھیلائی جا رہی ہے موجودہ [illegible] کو ہی جسم میں [illegible]
[illegible] کی جاوے اور اگر شبھ ضرورت کے مطابق نئے اخبار نکالنے کی ضرورت پڑے تو
اسکے سرمایہ وغیرہ کا پیشتر بخوبی انتظام ہو جانا چاہئیے۔ یہ ظاہر ہے کہ جوں جوں
اخبارات میگزین رسالے گلدستے وغیرہ وغیرہ کو ترقی ہوتی جائیگی۔ ویسے ہی ہمکو
ملک کی شائستگی کا اندازہ ہوتا جائیگا۔ پرماتما کی کرپا سے وہ دن ہمکو دیکھنا جلد نصیب ہو۔

آریہ سماج کے بارہ میں اکثر معترض اعتراض کرتے ہیں کہ آریوں میں
پہلے پہل بڑی محبت اور پریم تھا۔ اب جوں جوں ان کا سماج [illegible] (ذکر [illegible] اوست)
زیادہ پھیلتا جاتا ہے ویسے ہی انمیں اتنی لیلا ہوتی جاتی ہے۔ ایسے لوگ یا تو
چوٹ کھائے ہوئے ہوتے جو چکنی چپڑی باتوں میں زہر اگلتے ہیں یا ظاہر میں
ہمدرد بنکر دل کے بخارات نکالنے چاہتے ہیں۔ اُن کو واضح رہے کہ پیار یا
پریم اسی فرقہ یا سبھا میں کم و بیش ہوتا رہتا ہے جہاں کہ خودغرض اور ذلیل العقل
[illegible] ہیں۔ آریہ سماج میں جو سبھاسد ہیں۔ وہ اپنی اپنی لیاقت کے سوا [illegible]

جو کام کرتے ہیں - اپنا فرض سمجھ کر لوگ دکھلاوے کے تکلف کو (جیسا کہ [illegible]
جاتا ہے) ناپسند کرتے ہیں - چھوٹی لٹو پٹو میں تضیع اوقات کرنا کی شعور نہیں ہے
وہ ظاہر و باطن کو ایک کرنیکی کوشش میں رہتے ہیں - ہاں جہاں کہیں مدت کے
بگڑے ہوئے بدباطن کینہ ور شریر - رند وغیرہ سماج میں داخل ہو کر اپنے جیون کو
بدلتے ہیں - البتہ پہلی رسم کسیقدر ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ دور ہو جاتی ہے اس
حالت میں ذاتی مخالفوں کو انگشت نمائی کا موقع ملجاتا ہے - افسوس وہ یہ نہیں جانتے
کہ جو شخص اپنے آپکو آریہ کہتا ہے اور آریوں کے کرم نہیں کرتا وہ ہرگز آریہ نہیں ہے
کیا کوئی چنڈال گیروے کپڑے پہنکر ابھیاگت بن سکتا ہے ؟ اور مہاتما اسکو
قبول کرلینگے - ؟ اور پھر ان کا اعتراض آریہ سماج یا اسکے اصولوں پر مطلق حرف نہیں
لا سکتا - مثلاً اگر وید کی جلد ٹوٹی ہوئی ہے یا خراب بنی ہوئی ہے تو کیا اس کی
صداقت اور عظمت کو دھبہ لگ سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں - اگر وہ سچے معترض یا خیر خواہ ہیں
تو خود مثال بنکر دکھلاویں - گری اور ناپاک روحوں کو پاکیزہ کرنے میں سعی فرماویں -
کیا ان کا فرض نہیں ہے - کیا پرمیشور کی بنا نیکی ہو سکتی ہے ؟ نیکی کا کام کرنا [illegible] ہے
ہوتا ہے بجز باتوں سے ہی اور البتہ نیکی کی راہ میں مصائب بھی جھیلنی پڑتی ہیں -

بھیں لوگ لاج کو اسوقت بالائے طاق رکھنا بہتر ہے ۔ اگر کوئی شخص چلا ہوا
ہی چاہے تو اسکا موہنہ بہتا نہیں ہو جاتا ۔ داناؤں کا قول ہے کہ پہلے
بات کو تولو پہر موہنہ سے بولو ۔

ان اسوقت ہم کو آریہ ساجون کی عنان توجہ اسطرف معطوف کرانیکی
ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ آریہ سماج میں مجا رٹی (کثرت) اُن نوجوانوں کی ہے
جنکو کہ مخالف چہوکرے کہتے ہیں ۔ اسلئے تجربہ کار سبہا سدون اور ذمہ وار عہدہ داروں کو
مناسب ہے کہ وہ اپنا فرض منصبی نہایت سنجیدگی سے ادا کریں ۔ اُنکو خوب
ہماری بہر کم بننا چاہئے ۔ کیونکہ وہ سماج کے مرکز اور امورات متعلقہ کے جوابدہ ہیں

وہ نوجوان جو آریہ دہرم کو گرہن کرتے ہیں اور اپنے منتشر
خیالات کو یکسو کر کے اصولوں کے پابند ہو جاتے ہیں تو درحقیقت اُن کا
اُسوقت سے نئی زندگی میں قدم رکھنا گنا جاتا ہے ان مینگ ممبرون
کی نگرانی دیگر تجربہ کار آریہ بہائیوں پر ہر طرح فرض ہے ۔ جہاں کہیں ایسے
ینگ ممبر (نئے سبہاسد) اپنے داخل ہونیکے بعد بہت جلد ہی کسی عہدہ پر
ممتاز ہو جاتے ہیں تو اُنکے سر پر دوسرون کے پند و نصائح کا بار پڑ جاتا ہے

لہذا اپنے آپکو اور دکھی زیر نگرانی سپجنے کا رکرنیکا موقع نہین ملتا - اس لئے
قدرے خامی رہ جاتی ہے - یہ بہی دیکھا جاتا ہے کہ جہان عمر رسیدہ اور
لڑک جاننے لگے - بس کل دنیا کے رنجا رمعیشن کا مواخذہ اُن سے ہی کیا جاتا ہے
(جس مین بعض اوقات آریہ بہائی بہی شریک ہوتے ہین) کوئی کہتا ہے
بتلائیے - جب سے آپ داخل ہوئے کتنے کام کئے - گنتی دو - کوئی اندرا
طنز کہتا ہے کہ پہلے گہر کو تو سنبہالو - اور طرفہ برآن اُسی حالتین اُنکو ایک
عالم کی زہر آلود مخالفت کا سامنا بہی کرنا پڑتا ہے - گہر مین علیحدہ بات بات
مین سختیان جہیلنی پڑتی ہین - اور رشتہ دارون بزرگون مین علیحدہ انگشت نما
ہوتے ہین - مگر وہ کیا شئے ہے کہ باوجود اس طوفان شورش کے اُن کو
ہراسان نہین ہونے دیتی - بجائے یکدم پس پا کر دینے کے اونکے حوصلونکو
اور بڑہاتی ہے - گہبراہٹ کی جگہہ چہرہ پر ہر دم بشاشت اور مزید ہونیوالی
فتحیابی کی چمکتی ہوئی امید دمکتی رہتی ہے - ایک جان اور ہزار صدمے
مگر وہ طاقت جو ان سب و گھیونکو پاس نہین پہٹکنے دیتی - وہ کامل الو
یوبتر آریہ دہرم کے اصولونکی طاقت ہے - اور بڑے بڑے مہاتما رشی منیونکی

[illegible] نظیرین جو ہر گہڑی انکہون کے سامنے پہرتی رہتی ہین - مگر یہہ بہی آپ
بزرگون کا فرض ہے کہ ایسے نیک ممبرون کی ہر طرح نگرانی رکہین اگر
ہر ایک جائز بات مین حمایت کرین - اگر وہ ایک وقت غلطی پر ہے (کیونکہ
ابہی ایسے کامل اسباب نہین ہین جیسے ہر بات مین جیسا کہ چاہئیے کمال
دسترس ہو جائے) تو اُسکو معقول طرز سے سمجہا دینا چاہئیے - جس سے
مطلب بہی نکل آوے اور بات بہی بنی رہے - تمدن کے بگڑے ہوئے
کام دونون ہی مین جاکر سدہرا کرتے ہین - مثلاً - ایکشخص دوسرے نوجوان کو
نصیحت کرے کہ بہئی پڑہ لکہکر اپنی بہتری اور قومی و ملکی ترقی کے لئے علوم
و فنون کو تحصیل کرو - صنعت و حرفت کو رونق دو - زراعت تجارت کی عمدہ
ذرایع نکالو - ہماری ہماری عہدون کے حاصل کرنے مین اظہار لیاقت کرو
اگر کوئی تیسرا شخص اسکی بات کی وقعت نکرے یہہ دلیل گردان کر کہ وہ
خود نہین کرتا تو اسکی یہہ نیادتی ہے اور وہ حقیقی خیرخواہ نہین ہے
ملک کے ایسے وجوہات ہین - جنسے وہ مثال بنکر دکہلانیکے لئے مجبور ہے

اگر کسنے ایک ہونہار کو اچہی نصیحت کی تو کیا برا کیا - ؟ پہلے دفعہ اور جانتکو ہی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر کے زندلا مذہب مختلف الاعتقاد آدمیون کا فی زمانہ
مسلہ عقاید مین بخوبی گذارہ ہے۔ کوئی نہین پوچہتا کہ تمہارے مونہہ مین
کتنے دانت ہین۔ بشرطیکہ وہ ذرا کہانے پینے مین عام رواج کے مطابق
پرہیز کیے (گو گوشت کہاؤ مگر گاؤ گوشت کا پرہیز) - مثلاً ایک لڑکا اپنے گہر مین
ہمیشہ کپڑے اتار کر چوکے مین رسوئی کہاتا ہے اور کبہی رسوئی سے مفرور
پرہیز ہے - اگر وہ اس آن کو توڑ دے تو اسکے والدین اور رشتہ دار و نیز
اسکے کوئی ایسا امر درہم برہم کر دینے والا نہین ہے - جیسا کہ یہہ - ان کے
نزدیک بدنام کنندۂ نکو نامے چند - ننگ خاندان - کرشان - سب کچہہ ہو گیا
حد سے زیادہ نفرت اور حقارت ہو گئی - اس مخالفت کے بندریج سلجہانے مین
عزیز وقت ناحق رائگان گیا - اور اصلی مطلب کیا کہا جاوے کہ کیا نکلا - اگر ان
چہوٹی چہوٹی حکمت عملیون کو (جن سے اصولون مین کسی قسم کا فرق نہین آتا)
جنہیں آج کل کے بزرگون کا دہرم اور بڑا دہرم خیال ہے نہ توڑتا تو کل خاندان
اور لوگون کا اعتماد اسپر بنا رہتا اور وہ اپنے ملک میں بہت اچہے کام کر اور کرا سکتا تہا
دیکہو روشن رہے کہ ہمارا بڑا فیلڈ پہلے ہندو سوسائیٹی ہے) اور جون جون وقت

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]